ایس قریشی
کی
عمران سیریز

شل فائر

نمبر ۹۰

ایس قریشی کی عمران سیریز

پشن فائر

مصنف
ایس قریشی

قیمت ——— چھ روپے پچاس پیسے

خط و کتابت کا پتہ

ایوب اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۲۶۳۲ لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹

نفیس اکیڈمی پریس کراچی میں آفسٹ پر چھپ کر شائع ہوئی

خط و کتابت کا پتہ

ایوب اکیڈمی لیاقت آباد کراچی ۱۹

اپنی باتیں

اور اب پیش فائر ملاحظہ کیجئے۔

یہ بھی ریما اور تھریسیا کی کہانی ہے سنگ ہی کی جھلک بھی دیکھنے کو مل جائیگی۔ اور یہی آپ کی خواہش بھی ہے۔کال گرلز، موت کا ناچ، قاتل کا نشان اور شعلوں کا تعاقب کی پسندیدگی کا شکریہ۔ ان ناولوں کو پڑھنے والوں نے بے حد پسند کیا ہے مگر ساتھ ہی کچھ باتوں کی وضاحت بھی چاہی ہے موجودہ ناولہ پیش فائر میں آپ کو ان کا جواب مل جائے گا۔

تھریسیا اور سنگ ہی ایسے کردار ہیں جو عمران کے ہر پڑھنے والے کو دل و جان سے پسند ہیں اب انہی تھریسیا اور سنگ ہی پسندوں کا اصرار ہے کہ بہت ہو گیا اب زیرو لینڈ کو ظاہر کر کے اسے ٹھکانے ہی لگوا دیا جائے۔ بھائی جہاں تک ظاہر کرنے کا سوال ہے وہ تو ہو جائے گا رہ گیا ٹھکانے لگوانے کا مسئلہ وہ کہانی کے اوپر منحصر ہے جیسا وقت پر ہو گا سامنے آ جائے گا۔

ہاں بھائی بلیک بزنس ضخیم خاص نمبر ہو گا قیمت کا اعلان ہو ہی چکا ہے اب آپ صرف یہ لکھیئے کہ آپ پلاٹینم جوبلی نمبر بلیک بزنس میں کیا چاہتے ہیں۔ تاکہ کہانی آپ کی پسند پر پوری اتر سکے۔

والسلام

اریبہ قریشی

ایس قریشی کے اب یہ ناول مل سکتے ہیں

عمران سیریز

- گولڈن گن ۹-۰۰
- پوزاشا ۹-۰۰
- ڈی تھری بی ۹-۰۰
- شنگ ہی کی واپسی ۹-۰۰
- ایکسٹو کا ہنگامہ ۶-۰۰
- موت کا سایہ ۶-۰۰
- نیلا شعلہ ۶-۰۰
- شعلے کا شکار ۶-۰۰
- برا آدمی ۶-۰۰
- قاتل مصور ۶-۰۰
- دولت کے پجاری ۶-۰۰
- حادثوں کا شکار ۶-۰۰
- سرخ دھبے ۶-۰۰
- گمشدہ چہرہ ۶-۰۰
- سنہری انگلیاں ۶-۰۰
- خطرناک جواری ۶-۰۰
- بھیانک سایہ ۶-۰۰
- مفرور مجرم ۶-۰۰
- پہلا اشارہ ۶-۰۰
- آواز کی چوری ۶-۰۰
- اونچا شکاری ۶-۰۰
- انجانا دشمن ۶-۰۰
- بھیڑیئے ۶-۰۰

- موت کی چوری ۶-۰۰
- خطرناک آدمی ۶-۰۰
- دھوئیں کے شکار ۶-۰۰
- سیارہ کی تباہی ۶-۰۰
- پہاڑی کا نغمہ ۶-۰۰
- موت کا جزیرہ ۶-۰۰
- پراسرار سیارہ ۶-۰۰
- لاہوتی آواز ۶-۰۰
- آسیبی چکر ۶-۰۰
- بلیک ڈیتھ ۶-۰۰
- ایجاد کی چوری ۶-۰۰
- آگ ہا ہا کار ۵-۵۰
- پراسرار آگ ۵-۵۰
- بدصورت فتنہ ۵-۵۰
- بلیک سرکل ۵-۵۰
- روگلو ڈیتھ ۹-۷۵
- نیلا نشان ۹-۷۵
- بلیک وومن ۲-۰۰
- بلیک نائٹ ۴-۵۰
- میڈ گرینز ۷-۵۰
- مرڈر بزنس ۷-۵۰
- گرین اسپاٹ ۷-۵۰
- ڈینجر زون ۷-۵۰

بلیک سیریز

- پنڈورلیسا ۴-۵۰
- کارڈیل ۴

- ایجنٹ نمبر سیون ۲-۰۰
- سیکرٹ سروس (ایجنٹ پرمود)
- ڈیتھ آف ڈیول ۰۰
- خطرناک بم -۰۰
- بلاسٹنگ اٹیک -۰۰
- پرمود کی موت -۰۰
- مرڈر ایجنٹ ۶-۰۰
- بلیک پاور ۶-۰۰
- بلیک ہاؤس ۶-۰۰
- درندے کی واپسی ۶-۰۰
- سرد جنگ ۶-۰۰
- برفانی جہنم ۶-۰۰
- اصلی چہرہ ۶-۰۰
- بے چین دشمن ۶-۰۰
- سیاہ بچھو ۶-۰۰
- بلو پرنٹ ۶-۰۰
- ہنگاموں کا موجد اول ۱۰/۵۰
- " " دوئم ۱۰/۵۰
- نائٹ گرل (اول) ۱۰/۵۰
- " " (دوئم) ۱۰/۵۰
- ھل آف ڈیتھ ۳-۰۰
- موت کا تجربہ ۱۲-۰۰
- خطرناک نور ۷-۵۰
- آپریشن سپاٹ ۷-۵۰

محدود تعداد میں موجود ہیں، آج ہی طلب کیجئے کراچی میں

کراچی بک ڈپو ۴۸ - اردو بازار کراچی سے طلب کیجئے

ایوب اکیڈمی لیاقت آباد کراچی ۱۹

اس شاندار کمرے میں ایک جوان العمر آدمی بے چینی سے ٹہل رہا تھا اسکے ماتھے پر پڑی ہوئی شکنیں اس بات کی غماز تھیں کہ وہ نہ صرف فکرمند ہے بلکہ کسی مسئلے پر سوچ و بچار بھی کر رہا ہے اسکی نیلی نیلی آنکھوں میں کسی چیتے کی آنکھوں جیسی چمک تھی وہ بار بار کلائی کو سامنے لاکر رسٹ واچ کو دیکھتا اور پھر بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگتا۔

اسکے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے کسی کا انتظار ہے مگر کس کا۔؟ اسکے بارے میں شاید اسکے علاوہ کوئی اور نہیں بتلا سکتا تھا بے چینی سے ٹہلتے ہوئے کئی مرتبہ وہ فون کے پاس رکا تھا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو فون کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہو مگر پھر وہ گردن جھٹک کر آگے بڑھ جاتا تھا۔ ایک بار جیسے ہی اسنے رسٹ واچ پر نگاہ ڈالی کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور وہ چونک پڑا اسنے بلند آواز میں دستک دینے والے کو اندر آنے کیلئے کہا تھا پھر دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر گھس آیا اسکے جسم پر معمولی کپڑے کا سوٹ تھا اور دونوں ہاتھوں سے اس نے ایک ٹرانسمیٹر پکڑا ہوا تھا۔

آگے بڑھ کر اسنے ٹرانسمیٹر درمیانی میز پر رکھ دیا جہاں پہلے سے فون رکھا ہوا تھا

اس شاندار کمرے میں ایک جوان العمر آدمی بے چینی سے ٹہل رہا تھا اسکے ماتھے پر پڑی ہوئی شکنیں اس بات کی غماز تھیں کہ وہ نہ صرف فکرمند ہے بلکہ کسی مسئلے پر سوچ و بچار بھی کر رہا ہے اسکی نیلی نیلی آنکھوں میں کسی چیتے کی آنکھوں جیسی چمک تھی وہ بار بار کلائی کو سامنے لا کر رسٹ واچ کو دیکھتا اور پھر بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگتا۔

اسکے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے کسی کا انتظار ہے مگر کس کا؟ اسکے بارے میں شاید اسکے علاوہ کوئی اور نہیں بتلا سکتا تھا بے چینی سے ٹہلتے ہوئے کئی مرتبہ وہ فون کے پاس رکا تھا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو فون کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہو مگر پھر وہ گردن جھٹک کر آگے بڑھ جاتا تھا۔

ایک بار جیسے ہی اسنے رسٹ واچ پر نگاہ ڈالی کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور وہ چونک پڑا اسنے بلند آواز میں دستک دینے والے کو اندر آنے کیلئے کہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر گھس آیا اسکے جسم پر معمولی کپڑے کا سوٹ تھا اور دونوں ہاتھوں سے اس نے ایک ٹرانسمیٹر پکڑا ہوا تھا۔

آگے بڑھ کر اسنے ٹرانسمیٹر درمیانی میز پر اس جگہ رکھ دیا جہاں پہلے سے فون رکھا ہوا تھا

پھر وہ مودب انداز میں ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہوا اور بولا۔

"رپورٹ ہے باس۔" اس کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا مگر آواز میں خوفناک پن سا جھلک رہی تھی

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ شخص پیشہ ور قاتل ہو۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔" جوان العمر نے ہاتھ ہلا کر کہا اور اس کرسی کی طرف بڑھ گیا جو میز کے

پاس ہی پڑی ہوئی تھی ٹرانسمیٹر لانے والا کمرے سے جا چکا تھا جوان العمر نے کرسی پر بیٹھتے ہی میز

کا ایک لیور گرا دیا فوراً ہی کمرے میں ایک مردانہ آواز ابھری تھی۔

"نمبر ٹو رپورٹنگ باس۔"

"دوہرا چلو۔" جوان العمر نے سنجیدگی سے کہا۔

"راکی اور یاسمین کو پولیس نے پکڑ لیا ہے باس۔"

"کیا بکواس ہے۔" جوان العمر غرا کر بولا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں باس۔" دوسری جانب سے نمبر ٹو کی آواز آئی۔ آپ کے حکم پر

میں اجمل فارورڈنگ اینڈ کلیرنگ کے گودام کی نگرانی کر رہا تھا کہ اب سے دو گھنٹے پہلے پولیس نے

کیپٹن فیاض کی معیت میں وہاں چھاپہ مارا اور راکی اور یاسمین کے ساتھ ہی اجمل کے

چھ آدمیوں کو بھی گرفتار کر کے گودام سیل کر دیا۔

"انھیں کہاں رکھا گیا ہے۔؟"

"وہ انھیں لیکر گرین پولٹری فارم آگئے ہیں باس۔"

"کیا مطلب۔؟ جوان العمر آدمی چونکا تھا اسکی نیلی نیلی آنکھوں میں یک بیک ٹری

تیز چمک پیدا ہوئی تھی ایسی ہی جیسی چیتے کے ہاتھ سے شکار نکل جانے پر اسکی آنکھوں میں پیدا ہوتی

ہے۔"

"انھوں نے مارٹن اور اسکے ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے باس۔" دوسری جانب سے نمبر ٹو کی آواز آئی اور جوان العمر کی پیشانی پر پڑی ہوئی شکنیں کچھ اور گہری ہو گئیں۔

"اب وہ کہاں ہے۔؟"

"گرین پولٹری فارم پر ہی ہیں اور وہاں تہہ خانوں سے مال باہر نکال رہے ہیں۔"

"پولیس کی تعداد کتنی ہے۔؟"

"بہت زیادہ ہیں جناب اور وہ سب ہی مسلح ہیں۔"

"مارٹن انکے قابو میں کیسے آ گیا۔؟" جوان العمر گویا خود سے مخاطب تھا۔

"ان لوگوں نے اس متروک گٹر کے راستے چھاپہ مارا ہے باس جسے مارٹن اور اسکے آدمی مال لانے اور لے جانیکے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔"

"اوہ۔ ہو۔" جوان العمر کے منہ سے نکلا۔

"انھوں نے مافیا کے آدمیوں کی لاشیں بھی برآمد کر لی ہیں باس۔" نمبر ٹو کی آواز آئی۔ "ان لاشوں کو گودام کے ایک خاص کمرے سے برآمد کیا گیا ہے۔"

"ہونہہ۔" جوان العمر کے منہ سے غراہٹ نکلی تھی۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے باس۔؟"

"تم ان لوگوں سے کتنے فاصلے پر ہو۔؟"

"کم از کم تین فرلانگ باس۔" نمبر ٹو نے کہا۔ "میں دوربین سے وہاں کی نگرانی کر رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے اگر حالات کوئی نیا رخ اختیار کریں تو مجھے کال کر لینا۔"

"یس باس۔" نمبر ٹو نے کہا اور اسنے ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن ابھی ٹرانسمیٹر کے پاس سے اٹھا بھی نہیں تھا کہ کسی اور کال کی آمد کا اشارہ ٹرانسمیٹر پر موصول ہوا۔

"ہیلو۔" اس نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

"ہیرسکس رپورٹنگ باس۔"

"دوبارہ جلو رکومت۔" اسنے چونک کر کہا۔

"مون گڈس کا دفتر پولیس کے قبضے میں ہے باس۔"

"تفصیلات نمبر سکس۔"

"اب سے ایک ڈیڑھ گھنٹے قبل پولیس کی ایک بڑی تعداد نے مون گڈس پر چھاپہ مارا ہے چھاپے کے وقت کیپٹن فیاض اور عمران دونوں ساتھ تھے مگر پھر وہ وہاں سے چلے گئے۔"

"عملے کا کیا بنا۔؟ جوان العمر نے پوچھا۔

"وہ سب پولیس کی گرفت میں ہیں باس۔" نمبر سکس نے کہا۔ اور پولیس بل کتے ہوئے ایک پیکیٹ کو کھول کر دیکھ رہی ہے۔"

"ان کے پاس وارنٹ تھے۔؟ جوان العمر نے پوچھا۔

"وارنٹ کے بارے میں پوچھنے کا ہوش کسی کو بھی نہیں رہا تھا۔ باس۔"

"تم کیسے باہر نکل آئے۔؟ کیا ان لوگوں نے تمہیں نہیں دیکھا۔؟"

"نو باس اتفاق سے میں اس وقت اڈے سے باہر تھا جیسے ہی پولیس دھمکی میں ہوٹل میں گھس گیا تھا پھر جب بھیڑ بڑھ گئی تو میں بھی ان میں شامل ہو گیا تھا۔"

"کیا ان لوگوں نے مال برآمد کر لیا ہے۔؟"

"نو باس مال تو صبح ہی روانہ کیا جا چکا تھا مارٹن[1] کو ڈر تھا کہ کہیں یاسمین[2] ملا بول کر مال پر قبضہ نہ کر لے وہ فی الحال یاسمین اور راکی کے اشتراک سے بید خوفزدہ ہے۔"

[1،2] ملاحظہ کیجئے حصہ اول کال گرل، حصہ دوم قاتل کا نشان حصہ سوم موت کا ناچ حصہ چہارم شعلوں کا تعاقب۔

"مگر۔ جوان العمر نے کہا۔ مارٹن مون گڈسن تک تو نہیں گیا پھر۔؟"

"مارٹن نے فون پر اطلاع دی تھی اور یہ اطلاع گزشتہ رات کو دی تھی اور اسی کے حکم کے مطابق مال صبح کے اندھیرے میں روانہ کر دیا گیا تھا۔"

"ہونہہ۔" جوان العمر کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ ٹھیک ہے جیسے ہی کوئی نئی بات معلوم ہو مجھے کال کر لینا یا اس وقت اطلاع دینا جب پولیس وہاں سے روانہ ہو۔"

"یس باس۔" نمبر سکس کا جواب سن کر اس نے رابطہ منقطع کر دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ بند کر کے پردے کھینچ دیتے کھڑکیوں پر پہلے ہی سے پردے پڑے ہوتے تھے وہ واپس ہوا اس کا رخ ایک الماری کی طرف تھا الماری کھول کر اس نے ایک سیاہ رنگ کا ڈبہ نکال کر ٹرانسمیٹر کے برابر رکھ دیا۔

اس کے ڈبہ کھولنے پر اندر سے ٹرانسمیٹر اور ٹیپ ریکارڈر سے ملتی جلتی مشین برآمد ہوئی تھی اس میں دو چرخیاں لگی ہوئی تھیں دونوں کا رنگ مختلف تھا اور ان کے درمیان ایک ایریل بھی موجود تھا چند لمحے بعد وہ چرخی گھماتا ہوا کہہ رہا تھا۔

"ایل تھرٹی سکس پوائنٹ ٹو کالنگ ہیلو۔"

"آل رائیٹ۔" مشین سے آواز آئی۔ آئیڈنٹیفیکیشن کرو۔"

"اوکے۔" جوان العمر نے کہا اور مشین میں بنے ہوئے اسکرین پر اپنا ہاتھ رکھ دیا فوراً ہی سکرین تاریک ہو گیا تھا۔" جوان العمر نے ہاتھ اٹھا لیا مگر اسکرین تاریک ہی رہا البتہ وہ جگہ روشن رہی جہاں اس نے ہاتھ رکھا تھا۔

"اوکے۔ ایل تھرٹی سکس پوائنٹ ٹو۔"

"مادام سے بات ہو سکے گی۔" جوان العمر نے کہا۔ لہجے میں بے چینی تھی۔

"مادام ریکا اس وقت تھرٹی سکس عرض البلد پوائنٹ ٹوون پر ہیں۔"

"میں فوراً ایک رپورٹ انہیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

"ریکارڈ کرا دو ٹیپ منتقل کر دیا جائے گا۔"

"فوری ایکشن کی ضرورت ہے اسلئے اگر رابطہ مل جائے تو زیادہ اچھا ہے۔"

"کام کی نوعیت۔؟ دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"مارٹن اینڈ یا سمین۔" جوالعمر العمر نے کہا۔

"اوہ۔" دوسری جانب سے آواز آئی۔ ان کے لئے اسپیشل آرڈرز ہیں۔"

"وہ کیا۔؟ جوان العمر کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ہولڈ کئے رہو۔" دوسری جانب سے کہا گیا اور فوراً ہی ٹرانسمیٹر سے مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ ابھرنے لگی یہ بھنبھناہٹ دو منٹ تک رہی تھی پھر بھنبھناہٹ صاف ہو گئی اور وہی آواز دوبارہ سنائی دینے لگی جس نے ہولڈ کرنے کے لئے کہا تھا۔

"مادام سے بات کر وایل تھرٹی سکس پوائنٹ ٹو۔"

"یس۔" جوان العمر کے منہ سے نکلا تھا چند لمحے بعد ایک نسوانی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری اور اس کے ساتھ ہی۔۔۔ سکرین پر موجود اس کا ہاتھ غائب ہو گیا اور وہاں ایک کمرے کا منظر نظر آنے لگا یہ کسی جہاز کا آپریشن روم لگ رہا تھا کمرے میں جگہ جگہ ڈائل مشینیں سکرین اور دیگر تنصیبات کو نمایاں دیکھا جا سکتا تھا۔

کمرے میں [illegible] سمت ایک عورت ریوالونگ چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے گرد کے آس پاس متعدد کرسیاں تھیں اور ان پر بہت سے افراد بیٹھے ہوئے تھے۔

ان سب کا لباس سفید تھا اور سروں پر سفید ٹوپ تھے دفعتاً ریوالونگ چیئر کو [illegible]

وہ گھومی اور اس کا رخ سامنے کی طرف ہو گیا اب وہ عورت کا چہرہ دیکھ سکتا تھا وہ ایک حسین ترین لڑکی تھی اور سرخ لباس نے اسکے حسن کو انگارہ بنا دیا تھا اسکے ہاتھ میں مائیک نما آلہ تھا اور سر پر ہیڈ فون جیسا آلہ دفعتاً اسکے ہونٹ ہلے۔

"ایل تھرٹی سکس پوائنٹ ٹو۔ کیا بات ہے پریشان نظر آ رہے ہو۔؟

"یس مادام۔" جوان العمر نے کہا اور ادب سے جھک گیا۔

"وہ اہم بات کیا ہے دوہرا چلو۔؟ عورت کی آواز مشین سے ابھری۔

"یاسمین اور مارٹن کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے مادام۔؟

"وہ کیسے اور یہ کب کی اطلاع ہے۔؟

"ابھی چند منٹ پہلے مجھے اطلاع ملی ہے۔" جوان العمر نے کہا اور تفصیلات دوہراتا چلا گیا اسے جو رپورٹیں ٹرانسمیٹر پر ملیں تھیں وہ اسنے لفظ بلفظ دوہرا دی تھیں۔

"اور یہ اطلاع ابھی تمہیں ملی ہے۔؟

"یس مادام اور میں نے فوری طور پر آپ کو اس سے مطلع کر دیا ہے۔"

"یہ بہت برا ہوا ایل تھرٹی سکس پوائنٹ ٹو۔"

"یس مادام۔" اسنے کہا۔ اب ہمارا ایک کرنسی بنک بند ہو جائیگا۔؟

"ہاں اور یہ معاملہ میری پوزیشن خراب کر سکتا ہے۔"

"میرے لئے جو بھی حکم ہو مادام۔؟

"چھاپہ مارنے والا صرف کیپٹن فیاض ہے یا اور کوئی آفیسر بھی ساتھ ہے۔؟

"اطلاعات کے مطابق ڈی جی رحمان بھی وہاں موجود ہیں مادام۔"

"ہونہہ۔" عورت کے منہ سے ہنکارہ نکلا چند لمحے خاموشی رہی پھر وہ بولی۔ اچھا تم جو

اپنے آدمیوں کو سگنل دیدو کہ راکی اور مارٹن سے پچاس گز دور ہٹ جائیں۔،،

،، جو حکم مادام ۔،، جوان العمر نے کہا۔ کیا آپ . . . ؟ وہ کہتے کہتے رک گیا۔

،، ہاں اب مجھے راست اقدام ہی کرنا پڑے گا۔،،

،، کیا یہ مناسب ہوگا مادام ۔؟

،، مجبوری ہے ۔،، دوسری جانب سے کہا گیا۔ اسکے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے ۔،،

،، ٹھیک ہے موجودہ حالات میں اسکے سوا اور کچھ نہیں کیا جا سکتا مادام ۔،،

،، اپنے آدمیوں کو کال کرو فوراً ۔،، دوسری جانب سے کہا گیا اور سکرین تاریک ہو گیا جوان العمر نے مشین آف کر کے ڈبے کو بند کیا اور اسے الماری میں رکھ دیا پھر وہ آگے بڑھا اور دروازہ کھول دیا اس بار واپس آکر اسنے ٹرانسمیٹر سنبھال لیا تھا اب وہ اپنے آدمیوں کو کال کر کے بس اور مارٹن سے پچاس گز دور ہٹنے کے لئے کہہ رہا تھا۔

دار الحکومت کے بدنام علاقے میں واقع مافیا کی عمارت کے ایک کمرے میں ان کا اجلاس ہو رہا تھا ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے اور وہ ایک دوسرے کو اس طرح سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ وہاں کسی کی تعزیت کرنے آئے ہوں اور منتظر ہوں کہ کوئی پہل کرے تو وہ بھی بولنا شروع کر دیں مگر انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھی نہیں بولے گا۔

ان کی تعداد آٹھ تھی اور وہ جس گول میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اسکے اوپر ایک وسیع حیطہ عمل والا ٹرانسمیٹر بھی رکھا ہوا تھا اور اس ٹرانسمیٹر کا ایک بلب بار بار اسپارک کر رہا تھا مگر یہ اس بات

کا اشارہ نہیں تھا کہ کوئی کال آرہی ہے بلکہ یہ صرف ٹرانسمیٹر کے آن ہونے کا اشارہ تھا۔

کمرے میں ایسا سکوت طاری تھا جیسے وہاں کوئی ذی روح موجود ہی نہ ہو اگر ان میں سے کوئی پہلو بدلتا تو اسکے لباس کی سرسراہٹ سے وہ سب ہی چونک پڑتے تھے یا پھر کسی کے منہ سے تیز سانس نکلتا تو وہ سانسوں کی بازگشت پر بھی ایسے ہی چونک جاتے جیسے انھیں نیند سے جگا دیا گیا ہو ان سب ہی پر ایک قسم کا سوگ طاری تھا۔

دفعتاً کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر آگیا اسکے جسم پر قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا اور ہاتھوں میں سونے کی انگشتریاں تھیں اسے دیکھ کر وہ سب ہی اٹھ کھڑے ہوتے تھے پھر ان میں سے ایک نے با آواز بلند آنے والے سے کہا تھا۔

" ہمیں آپ ہی کا انتظار تھا مسٹر شیرون آپ دو منٹ لیٹ ہیں۔ "

" ہاں میں ایک کال کے انتظار میں لیٹ ہو گیا ہوں مسٹر سومرو۔ " آنے والے نے کہا۔ اور ایک خالی کرسی پر ان کے درمیان بیٹھ کر انھیں گھورنے لگا۔

" اب بتایئے کیا رپورٹ ہے۔ " چند لمحے بعد شیرون نے پوچھا۔

" ناکامی۔ " سومرو نے ٹھنڈا سانس بھرتے ہوئے کہا۔

" تفصیلات مسٹر سومرو۔ " شیرون نے کہا۔ مختصر سے جملے سے کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔"

" ہم اپنے آدمیوں کی لاشیں حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں مسٹر شیرون۔ "

" ناکامی کی وجہ۔؟ " شیرون نے پوچھا۔

" ہمارے آدمیوں کے دوسرے حملے سے پہلے ہی وہاں پولیس جا پہنچی تھی۔ "

" اوہ ہو۔ " شیرون کے منہ سے نکلا۔

" پولیس نے وہاں چھاپہ مارا ہے اور اس وقت را کی مارٹن اور یاسمین سمیت انکے بہت سے

آدمی پولیس کی گرفت میں ہیں۔۔ سومرو نے بتایا۔

بہت برا ہوا۔۔ شیرون کے منہ سے نکلا۔

پولیس نے وہاں سے بہت بڑی مقدار میں منشیات برآمد کر لی ہیں۔۔ سومرو نے بتایا۔ اسکے علاوہ نمبر ٹو تمہیدی کی رپورٹ کے مطابق تہہ خانوں سے اسلحہ بھی برآمد ہوا ہے۔۔

اگر ان کے پاس اسلحہ نہ ہوتا تو وہ گزشتہ راتوں ہمارے آدمیوں کو کس طرح سے ٹھکانے لگا سکتے تھے۔؟ شیرون نے کہا اور سومرو نفی میں سر ہلا کر بولا۔

میرا اشارہ ان کے ہاتھ میں موجود اسلحہ کی طرف نہیں ہے۔۔

پھر۔؟ شیرون نے پوچھا۔

یہ وہ اسلحہ ہے جو لکڑی کی بڑی پیٹیوں میں بند ہے اور تہہ خانوں سے برآمد ہوا ہے۔ سومرو نے کہا۔ برآمد ہونے والا سارا اسلحہ ممنوعہ ہے۔۔

اس کا مطلب ہے کہ وہ اسلحہ کے تاجر بھی ہیں۔؟

یس مسٹر شیرون۔۔ سومرو نے کہا۔ وہ لوگ منشیات کے ساتھ ہی اسلحہ بھی مطلوبہ پارٹیوں کو سپلائی کرتے ہیں اور وہ منشیات سے زیادہ اسلحہ کے تاجر ہیں۔۔

اور ہم آج تک اس بات سے بے خبر رہے ہیں۔؟

یہ ہمارے آدمیوں کی کوتاہی ہے مسٹر شیرون۔۔

اپنے آدمیوں سے رپورٹ لو کہ کیا ہم پولیس پارٹی پر قابو پا سکتے ہیں۔؟

نہیں۔۔ سومرو نے کہا۔ پولیس کافی بڑی تعداد میں وہاں ہے اور وہ اسلحہ کے ساتھ ہی وائرلیس نظام سے بھی پوری طرح لیس ہیں اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ فوری طور پر کمک منگا

ملاحظہ کیجئے اس ناول کے حصے کال گرل، قاتل کا نشان، موت کا ناچ، شعلوں کا عذاب

گے اور اس طرح ہم بھی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔"

"گویا سارا کا سارا منصوبہ چوپٹ ہو گیا۔" شیرون نے کہا۔ "آدمی الگ مارے گئے اور مافیا کا راز الگ افشاں ہو گیا یہ بہت بڑی چوٹ ہے مسٹر سومرو۔"

"جی ہاں اور میں اس کا ازالہ کر دوں گا۔"

"وہ کس طرح سے مسٹر سومرو۔" شیرون نے پوچھا۔

"مارٹن اور یاسمین کو راہ سے ہٹا کر مال کی شارٹیج پیدا کرنا ہمارے پروگرام میں شامل تھا مسٹر شیرون۔" سومرو نے کہا۔

"ہاں یہ بات آپ پہلے اجلاس میں بتا چکے ہیں۔"

"اب وہ پولیس کے ذریعے راہ سے ہٹ گئے ہیں۔" سومرو نے کہا۔ "اور مال پکڑے جانے کے بعد شارٹیج کا پیدا ہونا لازمی ہو چکا ہے۔"

"کہنا کیا چاہتے ہو مسٹر سومرو۔"

"یہی کہ ہمیں فوری طور پر ایجنٹوں سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔"

"کیا تم سپلائی شروع کرنا چاہ رہے ہو۔؟"

"جی ہاں اور یہی چیز مافیا کے قدم یہاں جما دیگی۔"

"ناممکن سی بات ہے۔" شیرون نے کہا۔

"کیوں مسٹر شیرون۔ ناممکن بات کیوں ہے یہ۔؟"

"اس لئے کہ ابھی ایجنٹوں کے پاس کافی مال ہوگا ہمیں چاہیئے ہے کہ ہم کم از کم ایک ہفتہ انتظار کریں۔" شیرون نے کہا۔ "اس عرصے میں ایجنٹوں کے پاس مال بک جائیگا اور اس وقت حقیقی شارٹیج پیدا ہو گی جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔"

"میرا بھی یہی مطلب تھا مسٹر شیرون۔" سومرو نے کہا۔ "ایجنٹوں سے رابطہ صرف اس لئے قائم کرنا چاہ رہا تھا کہ فوری طور پر ان کو آگاہ کر دیا جائے کہ مال اب مافیا سپلائی کرے گی اور اس کے لئے ان کو ایک ڈیڑھ ہفتے انتظار کرنا ہوگا۔"

"نہیں۔" شیرون نے کہا۔ "اس طرح وہ مال اسٹاک کر کے رکھ لیں گے اور ہمارا جو مقصد ہے اس کی راہ میں وہ رکاوٹ بن جائیں گے اور مشکلات پیدا ہونگی۔"

"پھر جو آپ کہیں مسٹر شیرون۔" سومرو نے کہا۔

"مال فوری طور پر منگا کر اسٹاک کرنا شروع کر دو۔" شیرون نے کہا۔ "کیونکہ مارٹن اور یاسمین کے اڈوں سے مال ملنے کا اب کوئی سوال نہیں ہے وہ پولیس کے قبضے میں جا چکے ہیں لہذا ہمیں اپنا مال سامنے لانا ہوگا کیا خیال ہے۔؟"

"ٹھیک ہے۔" سومرو نے کہا۔

"میری بھی ایک تجویز ہے مسٹر شیرون۔" دوسرے لوگوں میں سے ایک نے کہا۔

"وہ کیا مسٹر رچرڈ۔؟" سومرو نے پوچھا۔

"اگر کوشش کی جائے تو پولیس کی حراست میں مارٹن راکی اور یاسمین تینوں کو ختم کرایا جا سکتا ہے اس طرح ان کا کانٹا ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔"

"تجویز بری نہیں ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔" سومرو نے کہا "مگر اس میں کامیابی کی دس فیصد امید بھی نہیں ہے۔"

"وہ کیوں مسٹر سومرو۔" رچرڈ نے پوچھا۔

"ان کو کسی خصوصی سیل میں رکھا جائے گا اور وہاں تک ہر ایک کی رسائی میرے خیال سے ناممکن ہوگی۔" سومرو نے کہا۔

"اسکے علاوہ بھی ایک اور بات ہے۔" شیروان نے کہا۔ اس کیس میں محکمہ خفیہ کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا عمران بھی ٹانگ اڑاتا رہا ہے اور اسکے بارے میں آپ سب ہی کو علم ہے کہ وہ کس قدر خطرناک اور چالاک ہے۔"

"پھر تو یہ اسکیم رو بہ عمل آ ہی نہیں سکتی۔" رچرڈ نے کہا۔

"ہم کوشش بہرحال کریں گے۔" سومرو نے کہا۔

"مسٹر سومرو۔" ایک اور آدمی نے کہا۔ کیا ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ انھیں شہر آتے ہوئے بم سے اڑا دیا جاتے۔؟

"سامنے جا کر ان پر دستی بموں سے حملہ کرنا بہت مشکل ثابت ہوگا۔" سومرو نے کہا۔ کیونکہ وہ لوگ پوری طرح سے مسلح بھی ہیں اور چوکنے بھی۔"

"اسکے لئے ہم بارودی سرنگیں استعمال کر سکتے ہیں۔" اسی آدمی نے کہا جسنے تجویز پیش کی تھی جس راہ سے وہ واپس شہر آئیں گے اسی راہ پر بارودی سرنگیں اس طرح سے لگائی جا سکتی ہیں کہ وہ سب بیک وقت موت کے گھاٹ اتر جائیں۔"

"تجویز یہ بھی اچھی ہے مسٹر براؤن۔" سومرو نے کہا۔ مگر فوری طور پر بارودی سرنگوں کا حصول ناممکن ہے قطعی ناممکن۔"

"ہونہہ۔" براؤن سر ہلا کر رہ گیا اور وہ لوگ ایک بار پھر کسی گہری سوچ میں ڈوب گئے شیروان نے سگریٹ سلگا لیا تھا اور دھیرے دھیرے کش لے رہا تھا۔

"میرا خیال یہ ہے مسٹر شیروان۔" کچھ دیر بعد سومرو نے کہنا چاہا مگر وہ جملہ مکمل نہیں کر سکا میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال کی آمد کا اشارہ نشر ہوا تھا اور وہ سب چونکر اسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے سومرو نے ٹرانسمیٹر اپنی جانب کھسکایا اور اسے آن کر دیا۔

"نمبر ٹوتھری رپورٹنڈ باس۔ ہیلو نمبر ٹوتھری..." ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز وہاں گونجنے لگی آواز میں دبا دبا سا جوش اور ہیجان تھا۔

"یس۔" سومرو نے کہا۔ کیا رپورٹ ہے نمبر ٹوتھری۔"

"حیرت انگیز باس۔" دوسری طرف سے ہیجان خیز آواز آئی۔

"اپنے حواس قابو میں رکھو اور بتاؤ کیا ہوا ہے۔؟"

"باس وہ لوگ آسمان کیطرف چلے گئے ہیں۔" نمبر ٹوتھری کی آواز آئی۔

"کتنی بوتلیں ساتھ لے گئے تھے نمبر ٹوتھری۔؟" سومرو نے درشت لہجے میں پوچھا۔

"نو باس میں قطعی ہوش و حواس میں ہوں۔"

"پھر بہکی بہکی باتیں کیوں کر رہے ہو۔؟"

"میں سچ کہہ رہا ہوں باس۔" نمبر ٹوتھری نے کہا۔ جس ٹرک میں راکی یاسمین اور مارٹن کو ہتھکڑیاں ڈال کر بٹھایا گیا تھا اسکے گرد اچانک ہی بڑی تیز چکا چوند پیدا ہوئی تھی اور پھر وہ ساری جگہ گہرے چمکدار دھوئیں سے بھر گئی۔"

"کیا بکواس ہے یہ۔؟" سومرو غرایا تھا۔

"باس پہلے پوری بات سن لیجئے نمبر ٹوتھری کی آواز میں جوش اور ہیجان دونوں ہی تھے۔ میں چونکہ کئی فرلانگ دور ہوں اس لئے دھوئیں اور چمکدار روشنی سے محفوظ رہا اور سب کچھ دیکھتا رہا ہوں دھواں ہوتے ہی یاسمین اور مارٹن جس ٹرک میں بیٹھے ہوئے تھے وہ آسمان کیطرف اٹھتا چلا گیا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔"

"اللہ تمہاری کھوپڑی بھی فضا میں معلق ہو گئی۔" سومرو غرایا تھا۔

"میری بات کی تصدیق آپ نمبر ٹو نود سے بھی کر سکتے ہیں باس۔ وہ یاسمین کی گرفتاری کے بعد

پولیس کے ساتھ یہاں تک آیا ہے۔"

"ابھی معلوم کرتا ہوں۔" سومر ولے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا پھر اسنے قری کوئنسی سیٹ کی اور نمبر ٹو فور کو کال کرنے لگا۔ چہرے پر فکر و پریشانی کے سلتے رقصاں تھے۔

"میں تمہارا بیحد ممنون ہوں عمران۔" فیاض عمران سے کہہ رہا تھا۔

"کیوں۔" عمران نے چونک پڑنے کی اداکاری کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے یقین نہیں تھا عمران۔" فیاض نے پھر کہا۔

"کس بات کا یقین نہیں تھا سوپر۔" عمران نے کہا۔ صاف بات کرو معمہ نہ بناؤ۔"

"چند گھنٹے قبل تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ایسے ثبوت فراہم کر دوگے کہ مارٹن اور یاسمین بغیر کسی دشواری کے پھانسی کے پھندے تک پہنچ جائیں گے۔" فیاض نے کہا۔ اور مجھے اس پر یقین نہیں آیا تھا مگر تم واقعی دوست ہو جو کہا کر دکھایا ہے۔"

"توبہ کرو سوپر توبہ۔" عمران گال پیٹتے ہوئے بولا۔ کیوں الزام دے رہے ہو۔"

"پینتالیس لاشوں کی موجودگی اور ان کا مارٹن اور یاسمین کے مشترکہ گودام سے برآمد ہونا ایسا جرم ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت انکو پھانسی کے پھندے تک پہنچنے سے نہیں بچا سکے گی۔"

فیاض اپنی دھن میں کہے جا رہا تھا عمران کا جملہ اسنے ان سنا کر دیا تھا۔

"آجکل بوتل کتنے کی مل رہی ہے سوپر۔" دفعتاً عمران نے پوچھا۔

"کیا مطلب۔؟" فیاض نے چونک کر پوچھا۔

نشے میں بہک کر آدمی بہت کچھ کہہ جاتا ہے۔"

"میں نشے میں نہیں ہوں عمران صحیح کہہ رہا ہوں۔" فیاض نے کہا۔ اسکے علاوہ ایک اور خاص بات ہے جسے تم نہیں سمجھ سکے ہو۔"

"وہ کیا سوپر۔" عمران نے چونکے بغیر پوچھا۔

"بیتالیس لاشوں میں سے کئی میرے شناسا ہیں۔"

"ہائیں۔" عمران نے اچھل کر کہا۔ تم لاشوں سے بھی آشنائی رکھتے ہو سوپر؟ خدا کے غضب سے ڈرو اور توبہ کرو ورنہ قبر میں کیڑے پڑیں گے۔"

"ان لاشوں میں چھ چہرے ایسے ہیں جن پر منشیات فروشی کے الزام میں کئی بار مقدمہ چل چکا ہے۔" فیاض نے پھر عمران کی بات سنی ان سنی کر کے کہا۔

"تو کیا ہوا۔؟ عمران نے کہا۔ یہاں بھی وہ اسی الزام میں......"

"پوری بات سنو۔" فیاض بات کاٹ کر بولا۔ بظاہر منشیات فروشی کے جرم میں انہ کو سزائیں بھی ہوتی ہیں مگر درپردہ ان پر سنڈیکیٹ کا آدمی ہونے کا شبہ کیا جارہا تھا مگر یہ صرف شبہ کی حد تک ہی رہا یقین کی حد نہیں چھو سکا۔"

"سنڈیکیٹ کا آدمی ہونا کیا جرم ہے سوپر۔؟ عمران نے کہا۔ ہزاروں لوگ سنڈیکیٹ کارپوریشن میں ملازمت کر رہے ہیں۔"

"میرا اشارہ مافیا والے سنڈیکیٹ کی جانب ہے۔"

"اوہ تو تمہیں یہ شبہ تھا کہ انکا تعلق مشہور زمانہ بدنام منشیات فروش تنظیم مافیا سے ہے۔؟ عمران نے کہا اور فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں کیونکہ بعض اطلاعات کے مطابق مافیا والے ہمارے ملک میں اپنی سنڈیکیٹ قائم

کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں مگر مقامی منشیات فروشوں نے انکی اس کوشش کو آج تک کامیاب نہیں ہونے دیا ہے۔۔

" پھر یہ مافیا کے آدمی کہاں سے ہو گئے۔"

" یہ لوگ۔۔۔" فیاض نے کہنا چاہا مگر ایک سپاہی کی آمد نے اسے خاموش کر دیا تھا اور وہ اسکے ساتھ چلا گیا تھا عمران نے شیڈ کی چھت کو گھور کر منہ سے بے معنی سے الفاظ نکالے اور اس طرح منہ چلانے لگا جیسے کچھ کھا رہا ہو نگاہیں یاسمین اور راکی والے ٹرک سے ہوتی ہوتی دور خلا میں ٹھکنے لگی تھیں۔

دفعتاً اسکے ذہن کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ چونک پڑا دور فضا میں اسے ایک جگہ ہلکی سی چکا چوند کا احساس ہوا تھا ایسا لگا تھا جیسے کوئی چیز بہت دور خلا میں چمک رہی ہو۔ عمران نے اس چیز پر نگاہیں جما دیں اس خیال کے تحت کہ کہیں وہ اسکا وہم تو نہیں ہے مگر نہیں وہ وہم نہیں تھا۔

وہ کوئی دھاتی شے تھی جو فضا میں بہت دور معلق تھی اور سورج کی تیز کرنیں اسے چمکا رہی تھیں عمران نے سوچا شاید وہ کوئی ایسا طیارہ ہے جو سیدھا پرواز کر رہا ہے جب وہ کسی جانب مڑے گا اور زاویہ بدلے گا تو یہ چمک بھی معدوم ہو جائے گی بعض دفعہ اڑتے ہوئے جہازوں پر سورج کی کرنیں اس طرح ترچھی پڑتی ہیں کہ دیکھنے والے کی نگاہوں میں چکا چوند پیدا ہو جاتی ہے۔

مگر کتنی منٹ بعد بھی جب وہ شے اسی طرح رہی تو عمران کو چونکنا پڑا وہ کیا شے ہو سکتی ہے۔ یہی ایک سوال اسکے ذہن میں گردش کر رہا تھا۔

کافی غور سے دیکھنے پر ایک بات کا اور اس پر انکشاف ہوا تھا اور وہ یہ کہ وہ

چمکدار شے اپنی جگہہ نہ صرف معلق تھی بلکہ وہ بڑی تیزی سے گردش بھی کر رہی تھی کسی لٹو کی طرح اپنی جگہہ قائم رہتے ہوئے وہ گھوم رہی تھی عمران کا ذہن الجھ کر رہ گیا وہ نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ کیا شے تھی۔؟

اگر وہ کاپٹر ہوتا تو اتنی دیر ایک جگہہ معلق تو رہ سکتا تھا مگر اتنی تیزی سے گردش نہیں کر سکتا تھا وہ یقیناً کوئی گول شئے تھی جو لٹو کی طرح سے گردش کر رہی تھی گول سی شئے۔ ہ عمران کے ذہن میں چھپا کا ہوا اسے وہ وقت یاد آگیا جب یاسمین اجمل فارورڈنگ اینڈ کلیرنگ کے گودام میں تھی اور وہاں سے لیرولینڈ والوں کے فے گراف والوں نے منشیات اور اسلحہ کی پیٹیاں غائب کر دی تھیں اس وقت بھی وہ شئے ایسے ہی چمک پیدا کر رہی تھی۔

تو کیا یہ فے گراف ہے۔؟

عمران نے سوچا پھر اسنے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گیا دوربین اسنے کبھی اپنے پاس نہیں رکھی تھی تو اس وقت کہاں سے مل جاتی۔؟

ابھی وہ اس چمکدار شئے کو دیکھ رہا تھا کہ ایسا محسوس ہوا جیسے وہ شئے بہت آہستہ آہستہ اسی طرف آرہی ہو عمران نے سر اس طرح جھٹکا جیسے اسے واہمہ ہوا ہو۔

پھر دوبارہ اس شئے پر نگاہیں گاڑ دیں مگر یہ واہمہ نہیں تھا وہ شے آہستہ آہستہ اسی طرف آرہی تھی عمران مضطرب ہو گیا اسنے چاروں طرف دیکھا۔ کوئی بھی اس طرف متوجہ نہیں تھا وہ لوگ عمارت سے منشیات اور اسلحہ سے بھری ہوئی پیٹیاں نکال نکال کر باہر ایک جگہہ ڈھیر کرنے میں مصروف تھے۔

کچھ آفیسر عمارت کے اندر تھے اور کچھ باہر۔ باہر والوں میں رحمان صاحب بھی تھے اور

ا ملاحظہ کیجئے اس ناول کا دوسرا حصہ قاتل کا نشان اور پہلا حصہ کالے گر لے

وہ فیاض سے کوئی گفتگو کر رہے تھے ابھی تک انکی نگاہ عمران پر نہیں پڑی تھی پہلے وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ اس پر انکی نگاہ نہ پڑے مگر اب۔؟

اب موجودہ سچویشن میں وہ خود ان سے ملنا چاہتا تھا وہ انھیں فے گراز کے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر رحمان صاحب سے ملتا اسنے فیاض کو اسی طرف آتے ہوئے دیکھا اور ایک ٹھنڈا سانس اسکے منہ سے نکل گیا۔ فیاض نے دو تین انسپکٹروں سے کچھ کہا اور عمران کی طرف آ گیا۔

"کیا بات تھی سوپر۔؟" عمران نے فوراً پوچھا۔

"تمہارے ڈیڈی مجھے شاباشی دے رہے تھے۔" فیاض بتایا۔

"اچھا مگر کس سلسلے میں ڈیئر۔؟"

"اس چھاپے کے سلسلے میں۔" فیاض نے کہا۔ اتنا بڑا اور کامیاب چھاپہ کئی سال بعد آج ہم لوگوں نے مارا ہے یہ ایک کارنامہ ہے۔"

"یہ کارنامہ ابھی الٹ جائے گا ڈیئر سوپر۔؟"

"کیا مطلب۔؟ فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"کس بات کا مطلب بتاؤں۔؟ عمران نے کہا اور روشن شئے کی طرف دیکھا وہ روشن اور چمکدار شئے اب بہت قریب آگئی تھی اور عمران بہت غور کرنے پر اس کا چمکدار ہیولا سا دیکھ سکتا تھا جو کہ طشتری کی طرح گول تھا۔

"کیا تم ایک کام کر سکتے ہو سوپر۔؟

"وہ کیا۔؟ فیاض نے پوچھا چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔

"راکی یاسمین اور مارٹن کو عمارت کے اندر لے جاؤ۔"

"وہ کیوں۔؟" فیاض نے عمران کو گھورا۔

"اگر نہ لے گئے تو انھیں کوئی اور لے جائے گا۔"

"پھر دماغ بہکنے لگا۔" فیاض نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"ابھی میرا دماغ بہکا ہے کچھ دیر بعد تمہارا الٹ جائے گا اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو۔" عمران نے کہا اور ایک بار پھر اسی پراسرار شتے پر نگاہ ڈالی اور اس بار اسے یقین ہو گیا کہ وہ شتے فےگراز کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

"پھر حماقتیں شروع کر دیں۔" فیاض نے کہا۔ "میں سمجھ رہا تھا اس موقعہ پر تم کچھ عقل مندی سے کام لو گے مگر۔۔۔"

"نہ مانو۔" عمران نے کہا اور روشق شتے پر نگاہ ڈال کر رہ گیا۔

"ان لوگوں کو بس اب یہاں سے روانہ کیا ہی جانے والا ہے۔" فیاض نے کہا۔

"شاید۔" عمران نے کہا۔ "تم انھیں روانہ کرتے رہنا میں تو چلا۔"

"کہاں۔؟"

فیاض نے چونک کر پوچھا تھا۔

"سنا ہے یہاں برہمی بوٹی پائی جاتی ہے۔"

"برہمی بوٹی۔؟" فیاض نے دوہرایا۔

"ہاں سو پر برہمی بوٹی اسے کدو کی بھجیا کے ساتھ پیس کر چڑیا کے دودھ کے ساتھ صبح شام کھانے سے آدمی سپرمین بن جاتا ہے۔"

"عمران۔" فیاض نے عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہنا چاہا۔

"چلے آؤ۔" عمران نے کہا اور وہ فیاض کو کھینچتا ہوا شیڈ سے نکل کر فارم کی حد بندی کی دیوار

کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا کبھی کبھی کنکھیوں سے وہ آسمان کی طرف بھی دیکھ لیا کرتا تھا وہ روشن اور چمکدار شے جو درحقیقت فے گراز ہی تھا اب فارم ہاؤس کے بہت قریب آچکی تھی مگر حیرت انگیز بات یہ تھی کہ وہ اپنے حقیقی وجود کے ساتھ نظر نہیں آرہی تھی۔

فے گراز کے گرد چمکیلی روشنی کا حصار قائم تھا اور اس حصار میں اتنی خیرہ کن چمک تھی کہ نگاہ ایک سیکنڈ کے لئے اب اس پر نہیں ٹھہر رہی تھی۔

"کہاں لئے چلے جا رہے ہو۔؟" فیاض نے رکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہاں سوپر جہاں افراسیاب کے مارے ہوئے جادوئی گولے سے بچاؤ کیا جا سکتا ہے۔" عمران نے اسے کھینچتے ہوئے کہا اور فیاض کی رک جانے کی کوشش ناکام ہو گئی۔

"کیا تم کوئی خطرہ محسوس کر رہے ہو۔؟" فیاض نے پوچھا۔

"ایسا ویسا۔" عمران نے کہا۔ اب وہ حد بندی کی دیوار سے آگے نکل آئے تھے اور قد آدم جھاڑیوں میں آگے بڑھ رہے تھے جھاڑیوں کے ساتھ ہی لمبی لمبی گھاس بھی وہاں موجود تھی اور وہ اس میں اس طرح چھپ گئے تھے کہ کم از کم فیاض کے ساتھ آنے والوں میں سے کوئی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا مگر عمران تو کچھ اور ہی چاہتا تھا۔

"اب جھک جاؤ سوپر۔" عمران نے خود کو رکوع کے بل جھکاتے ہوئے کہا۔ "اس طرح کہ اوپر اور دائیں بائیں کسی سمت سے ہمیں نہ دیکھا جا سکے۔"

"آخر چاہتے کیا ہو۔؟" فیاض جھلا کر بولا۔

"ایک ایسا تماشا جسے دیکھ کر تمہارے چودہ بلکہ اٹھائیس طبق روشن ہو جائیں گے۔" عمران نے کہا پھر مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ "ابھی تک نہیں جھکے۔"

"میں احمق نہیں ہوں۔" فیاض غرا کر بولا۔

"بیوقوف ہو گے ۔" عمران نے خلوص دل سے کہا۔ اسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے۔"

"عمران میں واپس جا رہا ہوں۔" فیاض نے اپنا آپ عمران کی گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا۔ اگر تمہارے ڈیڈی اس وقت طلب کر بیٹھے اور میں وہاں نہ ہوا تو میرے اس کارنامے کی پرواہ کئے بغیر وہ مجھے جھاڑ دیں گے۔"

"ارے آؤ تو سہی" عمران نے کہا پھر فیاض کو وہی کرنا پڑا تھا جو عمران چاہتا تھا وہ خود کو گھاس اور جھاڑیوں میں چھپاتے ہوئے فارم ہاؤس سے ایک فرلانگ کے لگ بھگ دور نکل آتے پھر عمران ایک درخت کے تنے سے ٹک کر رک گیا۔

"یہ کیا وحشت ہے۔" فیاض نے کہا۔ کیا یہاں تک آنے کی حماقت...."

"خاموشی سے دیکھو سوپر کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔" عمران نے سرد لہجے میں فیاض کی بات کاٹ کر کہا اور فیاض چونک پڑا۔

"اگر کوئی خطرہ محسوس کر لیا تھا تو وہیں بتا دیتے تاکہ میں رحمان صاحب اور دوسروں کو اس سے آگاہ کر دیتا۔"

"اور اس طرح تم کھیل خراب کر دیتے۔؟"

"کیا اب بھی کوئی کھیل باقی ہے۔؟"

"ہاں۔" عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ کیا۔؟ فیاض نے چونک کر پوچھا۔ کیا ابھی کچھ لوگ گرفتاری سے بچے ہوئے ہیں۔؟"

"ادھر دیکھو۔؟ عمران نے فیاض کی توجہ فارم ہاؤس کی طرف مبذول کرائی۔

"کیا ہے ادھر۔؟" فیاض نے گردن موڑ کر کہا۔

"غور سے دیکھتے رہو۔" عمران نے کہا اور فیاض فارم ہاؤس کی جانب دیکھنے لگا جبکہ

عمران فارم ہاؤس کے اوپر معلق فے گراز کو دیکھ رہا تھا۔

اسنے بلاوجہ فیاض کو فارم ہاؤس کیطرف متوجہ نہیں کیا تھا فیاض سے گفتگو کے دوران اسنے فے گراز سے روشنی کی ایک ننھی سی کرن کو نکل کر فارم ہاؤس کی چھت تک آتے دیکھا تھا۔ یہ کرن سفید روشنی کی تھی اور اس میں ہلکی ہلکی نیلی لہریں تڑپ رہی تھیں کرن صرف دو سکینڈ تک عمارت کی چھت پر رہی تھی پھر واپس لوٹ گئی تھی۔

عمران نے اس سے یہ اندازہ لگایا تھا کہ اب کچھ نہ کچھ ہونے ہی والا ہے اور اس کا یہ اندازہ غلط ثابت نہیں ہوا روشنی کی کرن کے لوٹتے ہی صرف بیس سیکنڈ بعد فارم ہاؤس کی عمارت سے تھوڑے فاصلے پر ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا تھا ایسا ہی جیسے کوئی ٹائر برسٹ ہو جاتا ہے پھر دھماکے والی جگہ سے اچانک بڑی تیز روشنی پھوٹی تھی۔

ایسا ہی لگا تھا جیسے بجلی چمکی ہو مگر اس چمک کے ساتھ آواز نہیں تھی دوسرے ہی لمحے فارم ہاؤس اور اسکے اردگرد ہلکا سفید دھواں سا پھیلتا چلا گیا یہ دھواں گاڑھا بھی تھا اور دبیز بھی لمحوں ہی کے اندر اسنے ہر چیز کو اپنے اندر چھپا لیا تھا اب وہ نہ فارم ہاؤس کی عمارت کو دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی پولیس والوں کو۔

وہ ٹرک بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا جس میں راکی اور یاسمین وغیرہ کو ہتھکڑیاں پہنا کر بٹھایا گیا تھا ہر چیز نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

"یہ سب کیا ہے عمران۔؟ فیاض کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے

"میں بھی تمہارے ساتھ ہوں سوپر۔"

"نہیں تم اس روشنی اور دھوئیں کے بارے میں ضرور کچھ جانتے ہو۔"

"خیال ہے تمہارا سوپر۔" عمران نے کہا۔ ورنہ میں بھی تمہارے قریب موجود ہوں اور

جہاں دھماکہ ہوا تھا وہ جگہ ایک فرلانگ سے بھی دور ہے۔"

"میں نہیں مان سکتا۔" فیاض نے کہا۔ "کہ تم کچھ نہیں جانتے۔"

"نہ مانو میری صحت پر اس کا کیا اثر ہو گا۔؟"

"تم مجھے یہاں اسی لئے . . . . . ." دفعتاً فیاض کا جملہ حلق میں ہی اٹک گیا اور اس کی آنکھیں حلقوں سے باہر آنے لگیں حیرت کا ایسا ہی شدید حملہ ہوا تھا اس پر اسکی آنکھوں کے سامنے ایک حیرت انگیز منظر تھا دنیا کا آٹھواں عجوبہ۔

آسمان سے زمین تک روشنی کا ایک ستون بن گیا تھا یہ ستون ایسا ہی تھا۔ فیاض اسے شیشے کا سمجھ بیٹھا وہ شیشے کی طرح سے چمکدار تھا اور اس میں نہ ہی دھوئیں کا غبار تھا اور نہ ہی کوئی اور چیز وہ کسی صاف شفاف شیشے کے جار کی طرح نظر آ رہا تھا۔

حیرت فیاض کو اس وقت ہوئی تھی جب اسنے اس شیشے کے ستون میں اس ٹرک کو آہستہ آہستہ فضا میں اوپر اٹھتے دیکھا جس میں راکی یاسمین اور مارٹن کو ہتھکڑیاں ڈال کر بٹھایا گیا تھا اتنی دور سے بھی وہ یہ دیکھ سکتا تھا کہ ٹرک میں موجود افراد پتھر کے بتوں کیطرح ساکت وسامت بیٹھے ہوئے ہیں ان میں کوئی حرکت نہیں تھی اور ٹرک فضا میں اڑنے والے کسی خزاں رسیدہ پتے کیطرح اس روشن ستون میں تیر رہا تھا اور آہستہ آہستہ بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا تھا۔

"یہ . . . یہ . . . یہ سب کیا ہے عمران۔" فیاض نے اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے بڑی حیرت سے پوچھا تھا اس کا چہرہ پسینے پسینے ہو رہا تھا۔

"افراسیاب نے سامری جادوگر کو طلسمی گولا دیکر بھیجا تھا سوپر۔" عمران نے کہا اور یہ سب اسی طلسمی گولے کا کیا دھرا ہے۔"

"بتاؤ مت۔" فیاض نے منحنی لہجے میں کہا۔ خدا کے لئے بتاؤ یہ سب کیا ہے عمران۔"

"میں بھی اتنا ہی جانتا ہوں جتنا تم دیکھ رہے ہو سوپر۔"

"نہیں میں یقین نہیں کر سکتا۔" فیاض نے ہیجانی لہجے میں کہا اسکی نگاہیں ٹرک پر جمی ہوئی تھیں جو اب تارہ بن کر رہ گیا تھا پھر وہ تارہ بھی غائب ہو گیا۔

"نہ کرو۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"بتاؤ۔ یہ سب کیا ہے۔؟ فیاض عمران کو جھنجھوڑ کر بولا۔

"مم... مر جاؤں گا سوپر۔" عمران ہکلا کر بولا۔

"میں نہیں مان سکتا کہ تم اس جادوئی گورکھ دھندے کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔" فیاض عمران کی آنکھوں میں گھورتا ہوا بولا۔

"پھر کیسے یقین دلاؤں۔؟ عمران نے کہا۔

"اگر تمہیں اس کا علم نہ ہوتا تو تم مجھے ہرگز ادھر نہیں لاتے۔"

"وہ ادھر تو میں بر ہمی بوٹی کے لئے آیا ہوں سوپر۔"

"بکو مت۔" فیاض نے پر تشویش لہجے میں کہا۔ دھواں ابتک موجود ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ رحمان صاحب اور دوسروں کو نقصان پہنچ جائے۔"

"جو کچھ ہونا تھا وہ ابتک ہو چکا ہوگا۔"

"کیا مطلب۔؟ فیاض غرا کر بولا۔

"یہ دھواں شاید اسی لئے پھیلایا گیا ہے کہ کوئی ٹرک کو پرواز کرتا ہوا نہ دیکھ سکے۔"

"مگر یہ ہے کیا۔؟ فیاض غرایا۔

"وہ جو تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکے گا۔"

"آؤ چلو۔" فیاض نے عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ "وہاں چل کر دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں پر کیا بیتی وہ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں۔"

"میں ابھی کنوارہ ہوں سوپر۔"

"یعنی۔؟" فیاض کچھ نہیں سمجھا تھا کہ عمران نے کہا کیا ہے۔

"اگر کنوارہ مر گیا تو فرشتے نیچے پھینک دیں گے۔" عمران نے کہا۔ "پوچھیں گے کہ بھری دنیا میں کوئی نہیں ملی تھی جو کنوارہ پن ختم کر کے شادی شدہ کہلاتا۔"

"لاحول ولاقوۃ۔" فیاض غرایا۔

"وہ شیطان نہیں سامری ہے سوپر اور لاحول سے نہیں جادو سے بھاگے گا۔"

"گدھے ہو آؤ میرے ساتھ۔" فیاض نے کہا اور دو قدم آگے بڑھ گیا۔

"زندگی فالتو ہے تو چلے جاؤ سوپر۔"

"کیا۔؟" فیاض کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔

"ہاں کیا پتہ وہ دھواں کیسا ہے جس نے عمارت اور آس پاس کا سارا منظر نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے۔" عمران نے کہا۔ اگر وہ نقصان دہ ثابت ہوا تو تمہارا حشر بھی دوسروں جیسا ہو جائے گا یہی چاہتے ہو تو آگے بڑھ جاؤ۔"

"تم..." فیاض عمران کے قریب آ کر بولا۔

"ہاں میں۔ کہو کیا ہوا ہے۔؟" عمران نے پوچھا۔

"تم اس بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ عمران۔" فیاض نے کہا۔ "ورنہ اس واقعہ کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے مجھے ادھر نہ کھینچ لاتے۔"

"خیال ہے تمہارا سوپر فیاض۔ عمران نے کہا۔ "میں نے آجکل حکمت شروع کر رکھی ہے

اور یہ بھی بوٹی کی تلاش میں ادھر آیا تھا۔ "

"عمران حماقتیں چھوڑو۔" فیاض نے دھویں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "ہمیں چل کر ان لوگوں کی خبر گیری کرنا چاہئیے کیا پتہ ان پر کیا بیت رہی ہے۔"

"دھواں چھٹنے سے قبل کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا سوپر۔"

"میرے خدا پورا ٹرک فضا میں جا کر غائب ہوگیا۔" فیاض نے کہا اور سر اٹھا کر آسمان پر کچھ تلاش کرنے لگا۔

"شکر کرو ہم تم وہاں نہیں ہوتے۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو۔" فیاض نے پوچھا اسکے حواس اسکا ساتھ چھوڑتے محسوس ہورہے تھے اتنا حیرت انگیز منظر اسنے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

"اگر ہم تم وہاں ہوتے تو ٹرک کے ساتھ ہی اٹھالئے جاتے۔؟"

"مگر یہ ہیں کون لوگ۔؟" فیاض نے پوچھا۔

"چلو شکر ہے تم نے انھیں آدمیوں میں تو شمار کیا۔"

"ظاہر ہے وہ کوئی سائنس داں ... آں ..." فیاض کہتے کہتے رکا پھر اس طرح عمران کی طرف مڑا کہ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور آنکھوں میں حیرت تھی۔

"مکھی لات مار جائے گی سوپر۔ منہ بند کرلو۔"

"اہم۔" فیاض نے منہ بند کرلیا پھر بولا۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔"

"کیا سمجھ گئے ہو سوپر۔؟"

"یہی کہ یہ کن لوگوں کا کارنامہ ہے مگر منشیات فروشوں سے ان کا کیا تعلق ہوسکتا ہے۔؟" فیاض نے پرتشویش لہجے میں کہا۔

"کیا یہ دلکشا معمّے کا چھپا چلبلاتی اشارہ ہے سوپر۔؟

"کیا تم انکار کرو گے کہ یہ کارنامہ زیرولینڈ والوں کا نہیں ہے۔" فیاض عمران کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا اور عمران یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم سمجھ گئے۔" عمران نے کہا۔ "مگر اسے اپنے ہی تک محدود رکھنا اسی میں تمہاری اور دوسروں کی بھلائی ہے سوپر۔"

"مگر۔" فیاض نے کہا۔ "رحمان صاحب کو میں کیا بتاؤں گا۔؟"

"کچھ بتانے کی ضرورت بھی کیا ہے۔" عمران نے کہا۔ "سب کچھ انکے سامنے ہوا ہے۔"

"لیکن وہ مجھ سے سوال ضرور کریں گے۔"

"میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوگا۔" عمران نے کہا۔ "جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ لوگ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہوں گے۔"

"کیا مطلب۔؟" فیاض نے پوچھا۔

"آج تمہیں کیا مطلب کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے سوپر دماغ پر زور کیوں نہیں ڈالتے۔" عمران نے کہا۔ "کیا یہ دھواں ان لوگوں نے خوامخواہ پھیلایا ہے۔؟"

"تو پھر۔؟" فیاض نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

"اس دھوئیں کی کرامات سے وہ لوگ بیہوش ہو چکے ہوں گے۔"

"بیہوش کر دینے سے انکو کیا فائدہ پہنچا ہوگا۔" فیاض نے کہا۔ "ظاہر ہے اگر وہ لوگ ہوش میں ہوتے تو بھی کیا ٹرک کو فضا میں پرواز کرنے سے روک لیتے۔؟"

"نہیں مگر ان کا مقصد دوسرا نظر آتا ہے۔"

"وہ کیا۔؟" فیاض نے پوچھا۔

یہی کہ وہ اپنی پبلسٹی نہیں چاہتے ۔،، عمران نے کہا یہی دیکھو کہ انھوں نے عمارت کے آس پاس ہی نہیں عمارت سے بیس پچیس گز دور تک دھواں پھیلایا ہے کہ تاکہ کوئی بھی ہوش میں نہ رہ سکے اور جب کوئی ہوش میں ہوگا ہی نہیں تو ٹرک کو پرواز کرتا ہوا کیسے دیکھے گا۔،،

،، لیکن عمران اگر ٹرک پرواز کرتا ہوا کوئی دیکھ بھی لیتا تو کیا ہوتا۔؟ فیاض نے کہا۔ ہر ایک تو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ کس کا کارنامہ ہے۔،،

،، یقیناً۔ مگر کیا تمہارے ڈائریکٹر جنرل ہر ایک کوئی ہیں۔؟

،، نہیں۔،، فیاض نے نفی میں سر ہلا دیا چند لمحے وہ خاموش رہے فیاض فارم ہاؤس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا پھر اسی نے خاموشی توڑی تھی۔

،، یاسمین کا زیرولینڈ والوں سے کیا تعلق ہے۔؟

،، پوچھ کر بتاؤں گا سو پر ملنے دو ذرا اسے۔،،

،، ہونہہ۔،، فیاض ہنکارہ بھر کر رہ گیا وہ دونوں ہی فارم ہاؤس کے گرد پھیلے ہوئے دھویں پر نظریں جماتے ہوئے تھے فیاض سوچ رہا تھا کہ عمران اس سے بہتری باتیں چھپا رہا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اسے کبھی بھی اس بات کا پیشگی علم نہ ہوتا کہ کچھ ہونیوالا ہے اس کا شیڈ سے اسے لیکر ہٹنا اس بات پر دال ہے کہ عمران بہت کچھ جانتا ہے۔

اور اگر اس کا خیال صحیح ہے تو عمران یقینی طور پر اس بات سے بھی آگاہ ہوگا کہ یاسمین اور زیرولینڈ والوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔؟ زیرولینڈ کے سلسلے میں وہ بہت کچھ جانتا تھا بہت سنا تھا اور بہت کچھ اسکے ذاتی مشاہدے میں آچکا تھا مگر آدمیوں سے بھرے ہوئے ٹرک کا یوں فضا میں تیر کر فضا میں اڑنا اور غائب ہو جانا اس کے لئے یقینی طور پر حیرت انگیز تھا۔

لیکن اسکے ذہن میں یہی ایک سوال گردش کر رہا تھا کہ اگر یہ حرکت واقعی زیرولینڈ

والوں کی ہے تو ان کا منشیات اور اسلحہ فروشی سے کیا تعلق۔؟ وہ چھوٹے موٹے مجرم تو تھے نہیں جن کے بارے میں وہ یہ سوچ لیتا کہ مالی مفاد کے لئے انھوں نے یاسمین سے تعلق پیدا کیا ہوگا ہے۔؟

وہ سوچتا رہا آنکھیں فارم ہاؤس کی طرف لگی ہوئی تھیں مگر ذہن کہیں اور بھٹک رہا تھا لہٰذا فیاض کو احساس ہی نہ ہو سکا کہ کب فارم ہاؤس اور اس کے آس پاس سے اس دھوئیں کا حصار غائب ہوا۔

وہ تو اس وقت چونکا تھا جب عمران نے اسے جھنجھوڑا تھا۔ عمران کے بری طرح جھنجھوڑنے پر ہی وہ حواسوں کی دنیا میں واپس آیا تھا اور شعور نے بیدار ہو کر فیاض کو عمران کے کیے ہوئے جملے کا احساس دلایا تھا۔

"نیند میں سونے کی بیماری خطرناک ہوتی ہے سوپر۔"

"کیا... کس نے کہا کہ میں سو گیا تھا۔؟ فیاض بگڑ کر بولا۔

"مم... میں ہی سو گیا ہوں گا سوپر۔" عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"تم ایسے مواقعوں پر بھی حماقتوں سے باز نہیں آتے۔؟ فیاض نے جھلا کر کہا۔ جبکہ جان پر بنی ہوتی ہے۔"

"اے جان بہار ذرا ادھر دیکھو۔" عمران نے اسکی توجہ فارم ہاؤس کی طرف دلاتے ہوئے کہا۔ "وہ سب ہی اٹھا غفیل لگتے ہیں۔"

"اوہ۔ ہو۔" فیاض کے منہ سے نکلا وہ مڑ کر فارم ہاؤس کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں اسے متعدد پولیس والے اور رحمان صاحب وغیرہ نیچے زمین پر گرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے وہ فوراً ہی اس طرف دوڑ پڑا۔

عمران البتہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا وہ کوئی خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں تھا مبادا

فی گراز واپس نہ گیا ہو اسی جگہہ فضا میں موجود رہو اور اسے دیکھ کر وہ لوگ فوراً ہی اسے اٹھا لینے کی کوشش کر ڈالیں۔

یہاں تو اسکے پاس بچاؤ کا راستہ بھی کوئی نہیں تھا ان درختوں کے سوا وہ کہیں بھی پناہ نہیں لے سکتا تھا جبکہ وہ لوگ اسکی جھلک دیکھتے ہی اسے پکڑ نیکے لئے روشن شعاع کھینچ دیتے اور وہ بے بس ہو کر انکی گرفت میں چلا جاتا اور اس بار انکی گرفت میں جانے کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ ہمیشہ کے لئے زیرولینڈ کا قیدی بن جاتا جبکہ وہ مرنے کے بعد بھی ! ایسا نہیں چاہ سکتا تھا۔

اسکے دیکھتے ہی دیکھتے فیاض رحمان صاحب اور دوسرے لوگوں تک پہنچ گیا اور ایک ایک کو دیکھنے لگا پھر اسنے فیاض کو اپنی جانب مڑتے دیکھا وہ اسکی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارے کر رہا تھا۔

عمران نے اندازہ لگایا کہ وہ اسے بلا رہا ہے لیکن عمران اپنی جائے پناہ سے نکلنے کیلئے بدرست تیار نہیں تھا۔

لیکن جب فیاض زور زور سے ہاتھ ہلانے لگا تو اسے اپنی پناہ گاہ سے باہر نکلنا ہی پڑا تھا مگر باہر نکلنے سے قبل اسنے چھچھے کیطرح اگلے دانتوں پر جھک آنیوالا دانتوں کے سیٹ والا میک اپ کر لیا تھا۔

اب فی الحال اسے عمران کی حیثیت سے نہیں پہچانا جا سکتا تھا وہ تیزی سے دوڑتا ہوا فیاض کیطرف بڑھا تھا۔

"ہاں کیا رہا۔" عمران نے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"تمہارا خیال صحیح نکلا یہ سب بے ہوش ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" عمران نے کہا۔ تم بھی انکے آس پاس ہی گر جاؤ سوپر رام بھلی کریگا۔"

"کیا بکواس ہے یہ۔" فیاض غرا کر بولا۔ کہیں سے پانی لاؤ تاکہ ان کو ہوش میں لایا جاسکے پتہ نہیں وہ دھواں کیسا تھا۔؟"

"جیسا بھی تھا مگر اس سے موت بہرحال نہیں آئے گی۔" عمران نے کہا۔ لہذا انکی فکر چھوڑ دو اور مناسب جگہ دیکھ کر لمبے ہو جاؤ۔"

"یعنی۔؟" فیاض نے عمران کو گھور کر کہا۔ میں بھی خود کو بیہوش پوز کروں۔؟"

"تم واقعی سمجھدار ہوتے جارہے ہو سوپر۔"

"کیا یہ احمقانہ اقدام نہیں ہوگا۔؟"

"تو پھر ڈیڈی کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار رہنا۔"

"اوہ ہو۔" فیاض کے منہ سے نکلا۔

اس کا دھیان اس طرف تو گیا ہی نہیں تھا واقعی اگر وہ ہوش وحواس میں رہ کر انھیں بیہوشی سے نجات دلاتا تو اسے یہ جواب دینا مشکل ہو جاتا کہ وہ خود کیوں بیہوش نہیں ہوا تھا ظاہر ہے وہ اس سلسلے میں عمران کا نام تو لے نہیں سکتا تھا کیونکہ عمران کا نام اسکے کیئے کرائے پر پانی پھیر دیتا۔

"کیا واقعی میں ایسا کروں۔؟" فیاض نے کچھ سوچنے کے بعد پوچھا۔ تم سنجیدہ ہو۔؟"

"ہاں۔" عمران نے کہا۔ اب تم ایسا کرو کہ شیڈ میں ہی جا کر لمبے ہو جاؤ اور پھر اسوقت ہی اٹھنا جب دوسرے ہوش میں آنیکے بعد تمہیں اٹھائیں۔"

"ہونہہ ٹھیک ہے۔" فیاض نے سر ہلایا عمران کی بات اسکی سمجھ میں آگئی تھی مگر اس پر عمل کرنے کی نوبت نہیں آئی کراہیں سن کر وہ رحمان صاحب اور دوسروں کیطرف متوجہ ہوتے تھے پہلے ایک

انسپکٹر نے آنکھیں کھول لیں پھر رحمان صاحب ہوش میں آتے تھے۔

"میں کھسکا۔" عمران نے سرگوشی کی اور فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا اس وقت عمران کا کھسک جانا ہی مناسب تھا تاکہ بعد میں وہ حالات سنبھال سکے۔

"کیا ہوا تھا۔؟" دفعتاً رحمان صاحب نے زمین سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔ میں بیہوش ہوگیا....؟

"جی ہاں۔" فیاض نے انھیں جملہ پورا نہیں کرنے دیا تھا۔ ہم سب ہی بیہوش ہوگئے تھے سر اور ابھی ابھی ہوش آنا شروع ہوا ہے۔"

"میرے خیال سے دھماکے کے بعد جو دھواں پھیلا تھا اسی نے ہمیں بیہوش کیا تھا۔"

"جی ہاں جانے وہ دھواں کیسا تھا۔" فیاض نے جلدی سے کہا۔

"یہ مجرموں کے ساتھیوں کی کارروائی ہے۔" رحمان صاحب نے کہا۔

"جی ہاں۔" فیاض نے جلدی سے کہا پھر سوچا موقع اچھا ہے ٹرک کے غائب ہونیکے بارے میں اس وقت وہ ٹپ سے سکون سے بہانہ کر سکتا ہے اور یہ بہانہ موقع محل کے اعتبار سے صحیح بھی ہوگا۔"

"یہ مجرموں کے ساتھیوں کی ہی کارروائی ہے جناب اور اس دوران جبکہ ہم بیہوش تھے وہ لوگ اس ٹرک کو لے بھاگے ہیں جس میں راکی یاسمین اور مارٹن کو گرفتار کر کے بٹھایا ہوا تھا" فیاض نے ایک ہی سانس میں کہہ دیا۔

"بیہوشی نے تمہارے دماغ پر بھی اثر ڈالا ہے کیپٹن۔" رحمان صاحب نے لباس جھاڑنیکے بعد کہا۔ اسی لئے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔"

"مم... میں سمجھا نہیں۔" فیاض نے بوکھلا کر کہا رحمان صاحب کا جملہ اسکے لئے غیر متوقع ہی تھا اسے تو یہ امید تھی کہ اسکے انکشاف پر رحمان صاحب حیرت ظاہر کریں گے مگر۔؟

"اگر ٹرک مجرم لے بھاگے ہیں تو وہ کیا ہے۔؟" رحمان صاحب نے ایک جانب اشارہ

کیا فیاض تیزی سے اسی طرف مڑا تھا اور پھر حیرت کے ایک جھٹکے نے اسے لڑکھڑا دیا تھا اسنے بڑی تیزی سے اپنے بازو میں چٹکی لی اور سی کر کے رہ گیا۔

جس ٹرک کو اسنے اپنی آنکھوں سے اور بہ ہوش وحواس فضا میں پرواز کر کے غائب ہوتے ہوئے دیکھا تھا وہ اب اپنی جگہ موجود تھا اور اس میں بیٹھے ہوئے لوگ ایکدوسرے کے اوپر ڈھیر ہوئے پڑے تھے شاید ان میں سے کوئی بھی ہوش میں نہیں آیا تھا۔

"مم... مگر..." فیاض ہکلا کر رہ گیا۔

"جاؤ جاکر باقی لوگوں کو ہوش میں لاؤ۔" رحمان صاحب غرا کر بولے وہ اب پوری طرح سے ہوش میں آگئے تھے اور بیہوشی کا خمار اتر گیا تھا۔

"یس سر۔" فیاض نے کہا اور ہوش میں آجانیوالے انسپکٹروں کے ساتھ آگے بڑھ گیا دس پندرہ منٹ میں وہ سب ہوش میں آگئے اور تب ہی یہ انکشاف ہوا کہ ٹرک میں سے راکی یاسمین مارٹن اور انکے ساتھی غائب ہو چکے ہیں ٹرک میں صرف پولیس والے ہی رہ گئے تھے۔

پھر اس وقت تو ان لوگوں کا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا جب انھوں نے مارٹن کے فارم ہاؤس کے تہہ خانوں سے برآمد ہونیوالا اسلحہ اور منشیات کی پیٹیاں غائب پائی تھیں وہ لاشیں بھی نہیں ملی تھیں جو عمارت کے ایک کمرے سے برآمد ہوئی تھیں۔

فیاض کے ساتھ ہی رحمان صاحب کی حالت بھی دیکھنے کے قابل تھی ان لوگوں کی سمجھ ہی میں نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہو گیا ہے اور منشیات کی پیٹیاں اسلحہ لاشیں اور مجرم کہاں غائب ہو گئے ہیں۔؟ جبکہ دور دور تک کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آرہی تھی جہاں ان چیزوں کو فوری طور پر لے جاکر چھپا دیا جاتا۔

"حیرت انگیز۔" رحمان صاحب فیاض سے کہہ رہے تھے۔ "ہم زیادہ سے زیادہ دس پندرہ

منٹ بیہوش رہے ہوں گے اور یہ اتنا کم وقت ہے کہ منشیات اور اسلحہ کی پیٹیاں تو کجا لاشیں بھی اٹھا کر نہیں لے جائی جا سکتیں مگر سب غائب ہے۔"

"یس سر۔" فیاض نے ہاں میں ہاں ملائی۔ "ایسا لگ رہا ہے جناب کہ یہ سب جادوئی کارنامہ ہے جیسے اکثر فلموں میں دکھایا جاتا ہے۔"

"یہ جدید دور ہے کیٹپن۔" رحمان صاحب غرائے۔ "جادو ٹونے کی اس دور میں کوئی گنجائش نہیں ہے یہ کوئی سائنسی کارنامہ لگتا ہے۔"

"شاید۔" فیاض نے کہا۔ وہ اپنے منہ سے یہ نہیں کہنا چاہتا تھا کہ یہ زیرو لینڈ والوں کا کارنامہ ہے اور اسنے ٹرک غائب ہوتے ہوش و حواس میں دیکھا ہے۔"

"آس پاس اور دیکھو نالے والی سرنگ کی دوبارہ تلاشی لو۔" رحمان صاحب نے کہا گو کہ یہ ایک فضول سی کاروائی ہوگی مگر احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ کسی امکان کو نظر انداز نہ کیا جائے جاؤ جلدی کرو۔"

"یس سر۔" فیاض نے کہا اور ایک طرف بڑھتا چلا گیا رحمان صاحب اپنی گاڑی کے دروازے سے ٹیک کر کھڑے ہو گئے تھے دفعتاً وہ چونک پڑے انکی نگاہ فارم ہاؤس کی حدبندی والی دیوار کے شیڈ کی طرف اٹھ گئی تھی اور وہاں جو کچھ دیکھا وہ انھیں چونکانے کیلئے کافی تھا۔

انھوں نے وہاں شیڈ کے پاس عمران کو دیکھا تھا جو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا انھوں نے ایک انسپکٹر کو بلا کر عمران کو پکڑ لانے کی ہدایت کی تھی۔ چند منٹ بعد عمران رحمان صاحب کے سامنے اس صورت میں کھڑا تھا کہ اس کا ایک بازو انسپکٹر کی گرفت میں تھا۔

"تم یہاں کیسے۔؟" رحمان صاحب نے انسپکٹر کو جانے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ... مم... میرا مطلب ہے... تت... تماشہ... جی ہاں میں تماشہ دیکھنے چلا آیا

تھا ڈیڈی۔۔ عمران نے جلدی جلدی کہا اور معصوم صورت بنا کر کھڑا ہو گیا۔

" تماشہ۔؟ رحمان صاحب غرائے تھے۔

" جی ہاں۔" عمران نے سعادتمندی سے کہا اس وقت اسکے چہرے پر حماقتوں کی پرچھائیاں شاید ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی گہری تھیں۔

" بکومت۔" رحمان صاحب غرائے۔ بتاؤ یہاں کیوں آتے ہو۔؟ کیا فیاض کو یاسمین اور مارٹن کے سلسلے میں تم نے ہی گائیڈ کیا ہے۔؟

" نن... نہیں۔" عمران ہکلا کر بولا۔

" مجرم اور منشیات وغیرہ کہاں غائب ہو گئیں۔؟ رحمان صاحب نے پوچھا انکی نگاہیں عمران کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں اور وہ انکی تیز نگاہوں کو محسوس کر رہا تھا۔

" آ... آسمان پر چلی گئیں ڈیڈی۔" اسنے معصومیت سے کہا۔

" تھپڑ مار دوں گا اگر بکواس کی تو۔" رحمان صاحب غرائے تھے۔

" پھپھ... پھر جو آپ کہیں کہدوں۔" عمران سہم جانے کی ایکٹنگ کرتا ہوا بولا۔

" تمہاری یہاں موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ تم بہت کچھ جانتے ہو۔" رحمان صاحب نے کہا۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ فیاض کو چھاپہ مارنیکے لئے بھی تمہی نے تیار کیا ہوگا۔"

" نن... نہیں... ڈڈ... " عمران ڈڈی کر کے رہ گیا تھا فضا میں اچانک ہونیوالی چکاچوند نے اسے جملہ پورا نہیں کرنے دیا تھا۔

عمران نے اچانک رحمان صاحب کو بڑے زور سے دھکا دیا اور خود بھی ایک طرف جست لگا دی رحمان صاحب گاڑی سے بہت دور جا کر گرے تھے اٹھ ہی رہے تھے کہ ان کے منہ سے تحیر آمیز آواز نکل گئی انکی گاڑی زمین سے دس بارہ فٹ بلند ہو گئی تھی اور اسکے گرد بجلیاں سی تڑپ رہی تھیں

پھر وہ دھم سے زمین پر آگری۔

رحمان صاحب اسی جگہ ساکت رہ گئے انکی نگاہیں عمران کی جانب اٹھ گئیں جو ایک لمبی جست لگا کر اب فارم ہاؤس کی حد بندی کی دیوار کے پاس پہنچ چکا تھا دفعتاً پھر چکا چوند ہوئی۔ اور روشنی کی ایک کرن ٹھیک اس جگہ گری جہاں عمران جست لگا کر گرا تھا۔

رحمان صاحب کا دل دھڑک اٹھا۔ مگر ان کا خدشہ باطل ثابت ہوا کرن کے گرنے سے چند لمحے پہلے عمران وہ جگہ چھوڑ چکا تھا اور اب فارم ہاؤس کی عمارت کیطرف دوڑ رہا تھا رحمان صاحب اضطراری طور پر اٹھ کھڑے ہوتے تھے دفعتاً روشنی کا جھما کا ہوا اور عمران اس میں نہا گیا اسکے چاروں طرف بجلیاں سی تڑپ رہی تھیں۔



فضائیہ کے ایک اڈے پر ہلچل مچی ہوئی تھی خطرے کے سائرن بج رہے تھے اور لڑاکا اور بمبار طیاروں کے پائلٹ اپنے جہازوں کی طرف دوڑ رہے تھے۔

طیارہ شکن گنیں حرکت میں آگئیں تھیں اور ان سے منسلک ریڈار دشمن کو تلاش کر رہے تھے آٹومیٹک زمین سے فضا میں مار کرنیوالے میزائل لانچروں کو کمپیوٹرائیزڈ نظام نے ایک خاص سمت میں موڑ دیا تھا اور ان پر سرخ بلب بڑی تیزی سے جل بجھ رہے تھے فوجی اڈے کے آپریشن روم میں وہ سر جوڑے کھڑے اس بڑے سکرین کو دیکھ رہے تھے جس پر ایک ننھا سا نکتہ ایک جگہ ساکت نظر آرہا تھا یہ دشمن کی موجودگی کا اشارہ تھا۔

"وہ شہر سے باہر فارم ہاؤسوں کے اوپر ہے۔" دفعتاً ایک سکواڈرن لیڈر کے منہ سے نکلا۔

"مگر یہ ہے کیا شئے۔؟ ونگ کمانڈر نے کہا۔

"کوئی کاپٹر بھی ہو سکتا ہے سر۔" ایک وارنٹ آفیسر نے کہا۔

"مگر کاپٹر اتنی دور ہماری سرحد میں نہیں آسکتا۔" ونگ کمانڈر نے کہا۔

"اس چیز کے بارے میں معلوم کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی طریقہ ہے کمانڈر" گروپ کیپٹن نے کہا۔ "اور وہ یہ کہ کوئی طیارہ قریب جا کر اسے چیک کرے۔"

"اگر وہ کاپٹر ہی ہوا تو پھر۔؟" اسکواڈرن لیڈر نے کہا۔

"وہ کاپٹر ہو یا کوئی اور چیز وہ ہماری فضائی حدود میں اجازت کے بغیر داخل ہوئی ہے۔ لہٰذا اسے گرفتار کر کے اتارنا ہمارا فرض ہے۔" گروپ کیپٹن نے کہا۔

"یس سر۔" ونگ کمانڈر نے کہا۔ "کیا طیارہ بھیجا جائے۔؟"

"ہاں۔"

گروپ کیپٹن نے کہا۔ "دو طیارے روانہ کر دو اور فضائی خلاف ورزی کے قانون پر عمل کا آرڈر دے دو۔ میں ایئر وائس مارشل کو مطلع کرتا ہوں۔"

"یس سر۔" گروپ کیپٹن کے حکم کے جواب میں ونگ کمانڈر نے کہا پھر سلوٹ کر کے وہ آپریشن روم کے ایک کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پانچ منٹ بعد اس فوجی اڈے سے دو لڑاکا طیارے اڑے اور سیدھے اس سمت بڑھتے چلے گئے جس طرف دشمن کی موجودگی کا اشارہ ریڈار نے دیا تھا۔ طیارہ کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی اور دونوں پائلٹوں کا ایک دوسرے سے رابطہ قائم تھا۔

سکنڈوں میں وہ اس شئے کے اوپر پہنچ گئے اور ان کے سامنے ڈیش بورڈ پر موجود ریڈار نے بتایا کہ دشمن اب ان کے نیچے ہے مگر نیچے دیکھنے پر انھیں سوائے تیز روشنی اور چکا چوند کے

کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا راڈار بتا رہا تھا کہ یہاں کچھ ہے مگر آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر تھیں پائلٹوں نے دو تین چکر اس جگہ کے لگاتے پھر ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دینے لگے۔

"ہلا ٹ ٹو دیر ون ۔ کوڈ ۔ ایس ایس ایل فائیو فور رپورٹڈ ۔"

"ہاں کیا رہا۔؟ ٹرانسمیٹر سے گروپ کیپٹن کی آواز ابھری۔

"وہ شئے موجود ہونیکے باوجود نظر نہیں آرہی۔"

"وضاحت کرو۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔

"ہمارے ریڈار بتا رہے ہیں کہ وہ چیز ہمارے طیارے کے نیچے موجود ہے مگر دیکھنے پر وہ نظر نہیں آرہی فضا کسی پرواز کرنے والی شے سے صاف ہے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے۔؟ دوسری جانب سے کہا گیا۔

"یہاں جس جگہ ریڈار کسی چیز کی موجودگی ظاہر کر رہا ہے وہاں سوائے تیز روشنی اور چکا چوند کے اور کوئی چیز نظر نہیں آرہی۔"

"وہ روشنی کیسی ہے۔؟ دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"خیرہ کن روشنی ہے آنکھ اس پر نہیں ٹھہر سکتی۔"

"الیکٹرانک نظام سے چیک کرو۔ اٹامک ریز استعمال کرو۔"

"یس سر۔ پائیلٹ نے کہا اور ملنے والے حکم پر عمل کرنے لگا اسنے اس نظام کو حرکت دی جو اٹامک لہروں کو پھیلا کر یہ بتا دیتا تھا کہ آس پاس کس قسم کے ہتھیار موجود ہیں اور انکی نوعیت کیا ہے اور وہ زمین یا فضا میں کس جگہ موجود ہیں۔

"ہیلو سر۔ پائیلٹ نے فوراً ہی کہا اسکی نگاہیں کمپیوٹر کے سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ کمپیوٹر اٹامک ریز اور الیکٹرانک ریڈار سے منسلک تھا اور ان کی معلومات سکرین پر ظاہر

کر دیتا تھا اور اس وقت پائیلٹ جو کچھ سکرین پر پڑھ رہا تھا وہ اس کے لئے حیرت انگیز ہی نہیں خوفزدہ کرنے والا بھی تھا۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے۔؟ گروپ کیپٹن کی آواز آئی۔

"وہ جو بھی شئے ہے ایٹمی اسلحہ سے لیس ہے سر۔"

"ریڈنگ صحیح طور پر نوٹ کی ہے۔؟"

"یس سر۔" پائیلٹ نے کہا۔ اس شئے میں بے حد خطرناک ہتھیار ہیں کمپیوٹر کی ریڈنگ کے مطابق اس شئے میں لیزر بیم بھی موجود ہے سر۔"

"بے حد خطرناک۔" کہا گیا۔ ٹھہرو میں ایئر وائس مارشل سے بات کرتا ہوں۔"

"یس سر۔" پائیلٹ نے کہا تھا۔

"اس دوران دور رہ کر اس شئے کی نگرانی کرتے رہو۔"

"او کے سر۔" پائیلٹ کے جواب کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا تھا پائیلٹ نے اپنا جہاز اوپر اٹھایا اور رفتار کم کرتے ہوئے اسے ایک دائرے کی شکل میں اڑانے لگا۔ دوسرے پائیلٹ نے بھی اسکی اور گروپ کیپٹن کی گفتگو اپنے ٹرانسمیٹر پر سن لی تھی اس لئے وہ بھی اسکی تقلید میں دائرہ بنا کر پرواز کرنے لگا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ہی انکے وائرلیس پر اشارہ موصول ہوا تھا شاید گروپ کیپٹن نے ایئر وائس مارشل سے بات کر لی تھی۔

"یس سر۔" پائیلٹ نے ٹرانسمیٹر آن کر کے کہا۔

"اس شئے کی نگرانی کرتے رہو جیسے ہی وہ شہری حدود سے تین چار سو میل دور جائے اسے تباہ کر ڈالو یا اپنے کسی بیس پر اتارنے کی کوشش کرو۔"

"یس سر۔"

پائیلٹ نے کہا۔ مگر وہ نگاہوں سے اوجھل ہے سر اس صورت میں ہم اس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں سر۔؟

"روشنی کی چکا چوند ہی کو نشانہ بناؤ گے۔" گروپ کیپٹن کی آواز آئی۔ وہ جو بھی شے ہے اسنے خود کو روشنی کے جال میں چھپا رکھا ہے لیزر کی روشنی اتنی ہی تیز ہوتی ہے کہ اسکے مخرج کو خاص آلات کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا۔"

"آل رائیٹ سر۔" پائیلٹ نے کہا پھر ٹرانسمیٹر آف کرنا ہی چاہتا تھا کہ رک گیا۔

"رابطہ قائم رکھو گے اور ہر لمحے کی رپورٹ دو گے۔" گروپ کیپٹن کہہ رہا تھا۔

پائیلٹ کا ہاتھ ٹرانسمیٹر آف کرنے والے بٹن سے ہٹ گیا۔

"یس سر۔" پائیلٹ کے منہ سے نکلا اور خاموشی چھا گئی وہ اسی طرح ایک دائرے میں پرواز کرتے رہے نیچے زمین کا منظر انھیں صاف نظر آرہا تھا مگر بلندی زیادہ ہونے کی وجہ سے انسان چیونٹیوں کی طرح نظر آرہے تھے ابھی انھیں اس طرح پرواز کرتے ہوئے تین چار منٹ ہی ہوئے تھے کہ گروپ کیپٹن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو فلائیٹ لوئیر ون ... ہیلو۔"

"یس سر۔" پائیلٹ نے تیزی سے کہا۔

"واپس آجاؤ۔ فوراً۔" گروپ کیپٹن کی آواز آئی۔

"مگر وہ شے سر۔؟" پائیلٹ نے کہنا چاہا۔

"آرڈر یہی ہیں۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔ فوراً لینڈ کرو۔ حکم کے ساتھ ہی دوسری جانب سے ٹک کی سی آواز سنائی دی جس کا مطلب یہی تھا کہ دوسری جانب سے رابطہ

منقطع کر دیا گیا ہے اسنے طیارے کا رخ اپنے ایئر بیس کی طرف کر دیا۔

عمران کے اعصاب ایک لمحے کے لئے سکتے کا شکار ہوئے تھے روشنی کے جھماکے نے اسے بوکھلا دیا تھا اور وہ یہی سمجھا تھا کہ بس اب پھر پہلے کی طرح وہ فضا میں بلند ہوتا چلا جائے گا۔

مگر ایسا نہیں ہوا روشنی صرف ایک دو سیکنڈ کے لئے قائم رہی تھی اور پھر وہ غائب ہو گئی تھی اور اسکے غائب ہوتے ہی عمران نے اپنی زندگی کی شاید سب سے طویل جست لگائی تھی اور فارم ہاؤس کی عمارت کے برآمدے میں جا گرا تھا۔

ٹھیک اسی لمحے روشنی کی کرن اس جگہ تڑپی جہاں وہ چند لمحات قبل موجود تھا پھر وہ کرن لوٹ گئی اور عمران نے سکون کا سانس لیا لیکن یہ سکون عارضی تھا وہ جانتا تھا کہ فضا میں موجود ریما نے اسے یہاں دیکھ لیا ہے۔

ریما جو اسے زیرولینڈ لے جانا چاہتی ہے وہ اب اس جگہ سے شاید اس وقت تک نہ ٹلتی جب تک عمران اسکے قبضے میں نہ آجاتا یہاں آس پاس کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں وہ چھپ سکتا سوائے اس عمارت کے جس میں وہ اس وقت موجود تھا۔

اور یہاں بھی وہ عارضی طور پر ہی محفوظ تھا جیسے ہی وہ اس عمارت سے نکلنے کی کوشش کرتا ریما شعاعوں کے ذریعے اسے دبوچ لیتی وہ اس وقت بری طرح پھنس گیا تھا برآمدے میں کھڑے رہ کر اسنے فیاض کو دیکھا جو احمقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا پھر وہ بڑی تیزی سے اسی طرف آنے لگا تھا۔

ملاحظہ کیجئے حصہ اول کال گرل دوئم قاتل کا نشان سوئم موت کا ناچ چہارم۔ شعلوں کا تعاقب

عمران نے اسے اشارے سے وہیں رک جانے کے لئے کہا۔

"کیا بات ہے۔" فیاض نے چیخ کر پوچھا۔ "کیوں روک رہے ہو۔؟"

"مارے جاؤ گے اگر آگے آئے تو۔" عمران نے کہا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر فیاض اندر اسکے پاس آنے کے بعد باہر گیا تو ریما یقیناً اسے اٹھا کر فے گراز میں لے جائے گی وہ یہی سوچے گی کہ عمران اب فیاض کا بھیس بدل کر یہاں سے نکلنا چاہ رہا ہے اس طرح فیاض کو بھی فے گراز اور ریما کے بارے میں معلوم ہو جاتا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔

"کیوں کیا خطرہ ہے۔؟" فیاض اب برآمدے کے قریب آ گیا تھا جیسے ہی اسنے اندر داخل ہونا چاہا تیز چکا چوند ہوئی اور روشنی کی تیز کرن فیاض سے دو فٹ کے فاصلے پر گری اور فیاض اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

جس جگہ روشنی کی کرن لہر کی صورت میں گری تھی وہاں سے اب دھواں اٹھ رہا تھا اور دو فٹ کے قریب زمین کا ٹکڑا سیاہ ہو گیا تھا فیاض کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پیچھے ہٹ جاؤ سوپر اور کسی کو عمارت میں نہ آنے دو۔" عمران چلایا۔

"مم... مگر یہ سب کیا ہے۔؟" فیاض کا لہجہ دہشت زدہ تھا۔

"نیرولینڈ والے مجھے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔" عمران نے کہا۔ "لیکن خبردار یہ بات ڈیڈی کو معلوم نہیں ہونا چاہئیے ورنہ سمجھ لینا۔"

"بتاؤ میں کیا کروں۔" فیاض نے کہا۔

"کچھ نہیں میں اب عمارت کے اندر جا رہا ہوں تم واپسی کی تیاری کرو۔"

"تمہیں چھوڑ کر۔؟" فیاض نے کہا۔

"پرواہ مت کرو۔" عمران نے کہا۔ "میں یہاں سے ایسے نکل جاؤں گا کہ کسی کے فرشتوں

کو بھی پتہ نہیں چلے گا لہذا تم بچے کچے آدمیوں اور سامان کو لیکر لوٹ جاؤ۔"

"اوہ۔ ہو۔۔ فیاض نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"بس جاؤ اور ڈیڈی کو ادھر آنے سے روکو۔۔ عمران نے کہا اور پلٹ پڑا اس نے رحمان صاحب کو اس طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ راہداری سے ہوتا ہوا اس کمرے کیطرف بڑھنے لگا جہاں سے تہہ خانوں کے لئے راستہ نکلتا تھا جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہاں ایک جانب رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بول پڑی۔

عمران ٹھٹھک گیا۔ کس کا فون ہو سکتا ہے اسکے ذہن میں ابھرا یقیناً مارٹن کا کوئی ساتھی ہی ہوگا جس نے کال کی ہے اور وہ یقیناً اس بات سے ناواقف ہوگا کہ مارٹن وغیرہ گرفتار ہو چکے ہیں لہذا اگر وہ فون اٹھالے تو شاید مارٹن کے اس ساتھی سے کوئی خاص بات یا اسکے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔

اسنے آگے بڑھ کر فون کے ریسیور پر ہاتھ رکھ دیا چند لمحے سوچتا رہا کہ آیا فون اٹھائے یا نہیں۔ ذہن کشمکش میں مبتلا تھا پھر اسنے گردن ہلائی اور ریسیور اٹھالیا۔

"عمران۔۔" دوسری جانب سے ایک نسوانی آواز نے اس کا نام لیا اور عمران کا ذہن بھک سے اڑ گیا وہ نسوانی آواز کو پہچان گیا تھا وہ ریما کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔

"عمران۔ کچھ تو بولو۔ میں جانتی ہوں کہ عمارت میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے لہذا ریسیور تم ہی نے اٹھایا ہوگا۔ ہیلو عمران کیا تم سن رہے ہو۔؟

مگر عمران۔؟ وہ تو دم سادھے ریما کی بات سن رہا تھا اور ذہن اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ وہ اگر فے گراز میں ہے تو اسے فون کس طرح کر رہی ہے۔؟

"عمران سنو۔ تمہارے ملک کے دو لڑاکا طیارے فے گراز کے گرد چکر لگا رہے ہیں انھیں

روکو میں نہیں چاہتی کہ ان میں سے ایک یا دونوں تباہی کا شکار ہو جائیں۔ کیا تم سن رہے ہو۔؟

مگر عمران اس بار بھی نہیں بولا۔ ہو سکتا تھا یہ اسکے لئے کسی قسم کا جال رہا ہو۔ ریما یہ چاہتی ہو کہ وہ اس بہانے عمارت سے باہر نکل کر دیکھے اور وہ وار کر جاتے۔

"مت جواب دو مگر اپنے طیاروں کو واپس بلوا لو ورنہ پانچ منٹ بعد میں انکو فضا ہی میں تباہ و برباد کر دوں گی سمجھ گئے۔؟

وہ عمران ہی تھا دنیا کا احمق ترین آدمی وہ اس بار بھی کچھ نہیں بولا اور دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہو گیا اسنے بھی ریسیور رکھا اور تہہ خانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا۔ تہہ خانے کا راستہ کھول کر وہ اندر اتر گیا چند لمحوں بعد وہ اسی سرنگ میں تھا جسکے ذریعے سے جولیا یہاں سے فرار ہوئی تھی اور بعد میں اسنے پولیس کے ہمراہ اسی راستے سے چھاپہ مارا تھا۔

وہ سرنگ میں آگے بڑھتا چلا گیا رہ رہ کر یہی خیال ذہن میں آ رہا تھا کہ ریما نے فرار میں رہتے ہوئے اسے فون کس طرح سے کیا ہے۔؟

پھر اسنے گردن جھٹک دی اور اس خیال سے یہ سوچ کر پیچھا چھڑا لیا کہ نیدرلینڈ والے سائنسی میدان میں ہم سے آگے بڑھ چکے ہیں کہ ان کے کسی کارنامے پر حیرت زدہ ہونا بیوقوفی کے مترادف ہے وہ آگے بڑھتا چلا گیا عمارت میں داخل ہوتے اسے پندرہ منٹ سے زیادہ ہو چکے تھے اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کیا فیاض وغیرہ لوٹ گئے ہوں گے۔؟

کچھ سوچ کر اسنے رسٹ واچ ٹرانسمیٹر پر فیاض کی فری کوئنسی سیٹ کی اسے علم تھا کہ اس وقت فیاض کس فری کوئنسی پر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کرتا رہا ہے فوری طور پر رابطہ ملا تھا دوسری جانب کوئی سپاہی بول رہا تھا۔

---

(۱) ملاحظہ کیجئے حصہ اول کال گرل، دوئم قاتل کا نشان، سوئم موت کا ناچ، چہارم شعلوں کا تعاقب

"فیاض کو بلاؤ کہنا عمران کی کال ہے ـ"

"اچھا جی ـ" دوسری جانب سے کہا گیا پھر دو منٹ بعد ہی اسے فیاض کی آواز سنائی دی تھی ـ

"ہیلو عمران ـ تم کہاں ہو ـ؟ رحمان صاحب تمہارے بغیر جانے کے لئے تیار نہیں ہیں ـ"

"میں عمارت سے بہت دور آچکا ہوں سوپر ـ" عمران نے کہا ـ میری فکر مت کرو ڈیڈی کو بتلادو اور روانہ ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسری آفت آجائے ـ"

"لو وہ آگئے تم خود بات کرلو ـ" فیاض نے کہا ـ

"عمران ـ؟" رحمان صاحب کی آواز آئی ـ

"جی ہاں ڈیڈی ـ میں عمارت سے نکل چکا ہوں آپ روانہ ہو جائیں ـ"

"مگر ... میں تم سے ملنا چاہتا ہوں ـ؟" رحمان صاحب نے کہا ـ

"میں سمجھ رہا ہوں ڈیڈی کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں ـ" عمران نے کہا ـ بہرحال میں بہت جلد آپ سے ملوں گا اور سب کچھ بتلادوں گا کہ یہ سب کیا ہے ـ"

"اب تم کہاں جاؤ گے ـ؟ فلیٹ پر یا کہیں اور ـ؟"

"فی الحال میرا شہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ڈیڈی ـ" عمران نے کہا شہر میں میرے لئے خطرہ ہی خطرہ ہے اور میں اندھیرے کے تیر کا شکار نہیں ہونا چاہتا ـ"

"آخر یہ ہیں کون لوگ ـ؟" رحمان صاحب نے پوچھا ـ

"خدا حافظ ڈیڈی ـ" عمران نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا رسٹ واچ درست کر کے اسنے دوڑنا شروع کر دیا تھا جلد ہی وہ اس دروازے تک پہنچ گیا جو نالے میں کھلتا تھا یہاں وہ ایک دو لمحوں کے لئے رکا تھا یہ دیکھنے کے لئے کہ کوئی خطرہ تو نہیں ہے کیونکہ اگر ریما کو ذرہ بھر بھی شبہ ہو جاتا کہ وہ ادھر سے فرار ہو رہا ہے تو ـ؟

وہ اس راستے کو بھی اسکے لئے مخدوش کر دیتی اور وہ اس لمحے کے آنے سے پہلے ہی یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا اچھی طرح اطمینان کر کے وہ باہر نکلا اور نالے کی دیوار سے چپک کر آگے بڑھنے لگا۔ کہیں نالے کی گہرائی اتنی تھی کہ کنارہ اس کے سر سے بھی ایک دو فٹ بلند رہتا اور کہیں وہ اتنی کم ہو جاتی کہ اسے جھک کر چلنا پڑتا۔

جلد ہی وہ گڑ کے دہانے سے کئی فرلانگ دور نکل آیا ایک جگہہ نالے کی دیوار ٹوٹی ہوئی تھی۔ اسنے وہاں رک کر کچھ گھاس پھوس اکھاڑی اور اسے اپنے سر پر پھیلایا اور گردن ٹوٹی ہوئی جگہہ سے باہر نکال کر فارم ہاؤس کیطرف دیکھا مگر اسے کچھ نظر نہیں آسکا۔

یہاں دو سے چار فٹ بلند گھاس پھیلی ہوئی تھی اور وہ اسکے اوپر سے عمارت کو نہیں دیکھ سکتا تھا البتہ فارم ہاؤس کی عمارت کے اوپر اسے روشنی کی وہی چکا چوند نظر آگئی تھی جو اس بات کی علامت تھی کہ فے گراز ابتک وہاں موجود ہے عمران پھر آگے بڑھنے لگا اسنے اندازے ہی سے نالے میں اس سمت چلنا شروع کیا تھا جو شہر کیطرف جاتا تھا اور اسے امید تھی کہ گھنٹے بھر کے سفر کے بعد وہ کسی ایسی جگہہ پہنچ جائیگا جہاں سے کوئی سواری حاصل کر کے دانش منزل تک جا سکے۔

اب وہ بڑے آرام سے چل رہا تھا ریما اگر اسے تلاش بھی کر رہی ہوگی تو وہ زیادہ سے زیادہ فارم ہاؤس کے ارد گرد کا دو تین فرلانگ کا ایریا ہوگا اور وہ ابتک ایک میل سے زیادہ کا فاصلہ طے کر چکا تھا اور لمحہ بہ لمحہ اس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ اسکے ذہن میں ریما اور یاسمین کے تعلقات گھوم رہے تھے آخر زیرولینڈ والوں کو لڑکی یاسمین اور مارٹن سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی وہ کیوں انکی پشت پناہی کر رہے تھے ایک بار پہلے بھی انھوں نے یاسمین کو بچانے کیلئے منشیات اور اسلحے کی پیٹیاں غائب کر دی تھیں اور اس طرح یاسمین اور اجمل فارورڈنگ اینڈ کلیرنگ کمپنی کو قانونی گرفت سے بچا لیا تھا اور اسی جگہہ خود عمران کو پکڑ کر فے گراز[۲] میں پہنچا دیا گیا تھا۔

[۱، ۲] اس سنسنی خیز واقعے کیلئے پڑھیئے اس ناول کے پچھلے حصے کال گرل، قاتل کا نشان وغیرہ

وہ تو اتفاق ہی تھا کہ وہ جدید دور کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہونیوالے اپنے مخصوص جوتوں کی بدولت فے گراز سے فرار ہو گیا تھا ورنہ ریمانے تو اسے گرفتار کرنیکے بعد عشر دہ سنا دیا تھا کہ اب وہ زیرولینڈ کا شہری بن کر ہی رہا ہو سکے گا۔

اور اسبار بھی ریمانے نہ صرف یاسمین راکی اور مارٹن کو پولیس کی گرفت سے آزاد کرا لیا تھا بلکہ اسنے فارم ہاؤس سے برآمد ہونیوالی غیر قانونی اشیاء بھی غائب کر دی تھیں عمران نے انکو فضا میں اٹھ کر غائب ہوتے دیکھا تھا یہ اور بات ہے کہ فیاض عمران سے گفتگو کرنے کی وجہ سے اسلحہ اور منشیات کی پیٹیوں کو غائب ہوتے نہیں دیکھ سکا تھا۔

اور اب تک بھی ان کو اس کا خیال نہیں آیا تھا اور اسکی وجہ محض عمران کا شعاعوں میں الجھا تھا وہ سب اسی کیطرف متوجہ ہو گئے تھے اور اسی لئے انکے ذہن پوری طرح حاضر نہیں تھے۔

عمران یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اب اسے رحمان صاحب کو زیرولینڈ کے بارے میں بتانا ہی پڑے گا۔!

زیرولینڈ کیا اسکے بارے میں تو وہ جانتے ہیں اسے تو یہ بتانا ہو گا کہ وہ سب کیا دھرا انہی کا ہے اور وہ لوگ یاسمین کی اور مارٹن کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

اگر اسے پکڑنیکے لئے ریما شعاعی چکر نہیں چلاتی تو وہ آسانی سے اسے یاسمین اور راکی اور مارٹن کے دوسرے ساتھیوں کا کارنامہ بتا کر بات گول کر جاتا سوائے فیاض کے ٹرک کی اڑان کسی اور نے نہیں دیکھی تھی اور فیاض کو اسنے سمجھا دیا تھا وہ اس بارے میں ہرگز ہرگز زبان نہیں کھولتا کیونکہ یہ اسکے حق میں بھی اچھا نہ ہوتا۔

مگر اب حالات مختلف تھے۔ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اسے اب ان سارے لوگوں کو کریدنا پڑے گا جن کا تعلق زیرو لینڈ سے ہے اور اسنے کسی ایسے لوا قعوں ہی کے لئے

انھیں نظر انداز کیا ہوا تھا اس طرح وہ یہ پتہ لگا لیتا کہ ریما کا قیام کہاں ہے اور اسکے اور کون اور کتنے ساتھی یہاں موجود ہیں۔

سنگ ہی کی موجودگی بھی ممکن ہو سکتی تھی ریما کے بقول تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا کو اس خطے سے ہٹا کر ریما کو بھیجنے کے بعد لازمی تھا کہ زیرو لینڈ کے بڑے سنگ ہی کو اسکے خلاف استعمال کرتے اور سنگ ہی کو اسکے مقابلے پر لے آتے۔

مگر فی الحال مسئلہ جو سب سے اہم تھا وہ تھا یاسمین اور مارٹن کا۔ اگر وہ اب نظروں سے اجھل رہتے تو اسکے لئے پریشانیاں اٹھ کھڑی ہوتیں اور وہ ان غیر ملکی جاسوسوں کا سراغ نہیں لگا پاتا جن کی آمد کی اطلاع فیاض نے دی تھی۔

اور جنہیں یاسمین فیاض کے گھر سے نکال کر لے گئی تھی اسکی تصدیق گرین ایر وکلب کے بیرے رمیش نے بھی کر دی تھی۔

لہذا اس کا فرض تھا کہ وہ ان کا سراغ لگاتا اور انکو آہنی سلاخوں کے پیچھے پہنچاتا مگر یہ جب ہی ممکن تھا جبکہ یاسمین اور مارٹن دوبارہ سامنے آتے وہ انکے ذریعے ہی جاسوسوں تک پہنچ سکتا تھا۔

اسکے بعد دوسرا مسئلہ تھا مافیا کا۔ فارم ہاؤس میں ملنے والی لاشیں مافیا کے ہی آدمیوں کی تھیں۔

اور فیاض نے ان میں سے چھ کو صاف مافیا کے آدمیوں کی حیثیت سے شناخت بھی کر لیا تھا اسے یہ بھی دیکھنا پڑتا کہ مافیا کا مارٹن وغیرہ سے کیا تعلق تھا اور وہاں مافیا کے آدمیوں کی موجودگی کی وجہ کیا تھی۔؟

۱؎ ملاحظہ کیجئے سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ناول کال گرل اول۔ قاتل کا نشان دوئم۔

کیا وہ بھی مارٹن کے حصے دار ہیں یا وہ مارٹن کے مخالف ہیں ممکن تھا وہ لوگ مخالف ہی ہونے اور وہاں مارٹن کا ذخیرہ حاصل کرنے کے لئے حملہ آور ہوئے ہوں اور مارٹن اور اسکے آدمیوں کے ہاتھوں مارے گئے ہوں۔

وہ سوچتا رہا اور چلتا رہا نالا اب آہستہ آہستہ اوپر اٹھ رہا تھا پھر وہ ایک جگہ بند ہو گیا آگے کچرے کے ڈھیر نے اسے بند کر دیا تھا۔ وہ باہر نکل آیا اور یہ دیکھ کر چونک پڑا کے صرف چند گز کے فاصلے پر شہر کی عمارتیں نظر آ رہی ہیں اور وہ آسانی سے سواری حاصل کر سکتا ہے وہ سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔

مافیا کی ایشیائی برانچ کا چیرمین شیرون اپنے سامنے کھڑے ہوئے آدمی کو گھور رہا تھا یہ ایک مضبوط جسم کا چست اور چالاک نظر آنیوالا آدمی تھا۔ وہ شیرون اور دوسرلا کے سامنے چپ چاپ کھڑا ہوا تھا۔

۔ اپنا بیان پھر سے دوہراؤ۔۔ سومرو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

۔ یس باس۔۔ سامنے کھڑے ہوئے فرد نے کہا۔ میں مارٹن کی نگرانی کرتا ہوا گرین پولٹری فارم تک گیا تھا وہاں پہلے تو مارٹن پر ہمارے آدمیوں نے حملہ کیا تھا جسکے بعد وہ ہمارے آدمیوں کی لاشیں اٹھا کر فارم ہاوس میں لے گئے تھے اور۔۔

۔ بیکار باتیں نہیں وہاں سے شروع کرو جہاں سے تمہاری رپورٹ کے مطابق پولیس نے چھاپہ مار کر ان سب کو گرفتار کر لیا تھا۔۔ سومرو نے اسکی بات کاٹ کر کہا۔

"یس باس۔" اس نے مودب لہجے میں کہا۔ "پولیس نے چھاپہ مار کر راکی اور مارٹن کو بھی ہتھکڑی لگا کر اسی ٹرک میں بٹھا دیا تھا جس میں یاسمین کو گرفتار کر کے اجمل فارورڈنگ اینڈ کلیرنگ کمپنی سے لائے تھے پھر ان لوگوں نے عمارت سے منشیات اور اسلحہ کی پیٹیاں نکال کر ایک جگہ ڈھیر کر دی تھیں۔ اور لاشوں کو عمارت سے نکال کر باہر لا کر رکھا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا۔"

"بم کا دھماکہ۔؟" رچرڈ نے بات کاٹ کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ بم کا دھماکہ نہیں تھا۔"

"پھر وہ کس چیز کا دھماکہ تھا نمبر ٹو تھری۔؟" سومرو نے پوچھا۔

"میں خود نہیں سمجھ سکا جناب بس دھماکہ ہوا تھا اور فوراً ہی چاروں طرف گہرا سفید دھواں پھیل گیا تھا پھر آسمان سے زمین تک شیشے جیسا ایک ستون سا نظر آنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے قیدیوں کا ٹرک اس ستون میں تیرتا ہوا آسمان کی لامحدود وسعتوں میں جا کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔"

"پھر شاید تمہاری آنکھ کھل گئی۔" شیروان نے غرا کر کہا۔ "کیوں ٹھیک ہے نا۔؟"

"نو باس۔" نمبر ٹو تھری نے چہرے پر شکنیں ڈالے بغیر کہا۔ "میں ہوش و حواس میں تھا اور ٹرک کو اڑتے ہوئے دیکھا تھا پھر عمارت سے برآمد ہونیوالی پیٹیاں بھی فضا میں جا کر غائب ہو گئی تھیں انھیں بھی میں نے اپنی آنکھوں سے اڑتے دیکھا ہے۔"

"آگے کہو۔" سومرو نے کہا۔

"پھر دس منٹ بعد دھواں صاف ہوا تو وہ سب بیہوش تھے البتہ دو آدمی ہوش و حواس میں تھے ایک فیاض اور دوسرا علی عمران۔"

"کیا تم دونوں کو پہچانتے ہو۔؟" شیروان نے پوچھا۔

"یس باس۔" ٹوتھری نے کہا۔ انہی نے دوسروں کو ہوش دلایا تھا اور اسی دوران وہ ٹرک بھی فضا سے واپس زمین پر آ گیا تھا جس میں قیدی بیٹھے ہوئے تھے۔"

"ٹرک غائب ہوا اور پھر واپس آ گیا۔" رچرڈ نے کہا۔ پھر بھی تمہیں یہ دعوا ہے کہ تم ہوش و حواس میں تھے اور تم نے نشہ نہیں کر رکھا تھا۔؟

"یس باس۔" ٹوتھری نے کہا۔ آپ ٹوفور سے اسکی تصدیق کر سکتے ہیں۔"

"ٹوفور سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔" سومرو نے کہا۔

"مگر میں نے خود اسے وہاں دیکھا تھا باس۔" ٹوتھری نے کہا۔ وہ ایک بڑے سے پتھر کے پیچھے چھپ کر سب کچھ دیکھ رہا ہے۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ٹوفور ہی تھا۔؟" سومرو نے پوچھا۔

"یس باس۔" ٹوتھری نے کہا اور اس لئے بھی یقین ہے کہ اسکی اور میری اشاروں میں گفتگو بھی ہوئی تھی پھر میں کچھ اور پیچھے ہٹ آیا تھا۔"

"مگر اب اس سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔" سومرو نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔؟" ٹوتھری نے کہا۔

"ایسا تو نہیں ہے کہ ٹوفور پولیس کے ہتھے چڑھ گیا ہو۔؟

"اگر ایسا ہوتا تو مجھے ضرور علم ہو جاتا۔" ٹوتھری نے کہا۔ ویسے بھی وہ پولیس کی رینج سے بہت دور تھا اس کا پکڑ لیا جانا ممکن نہیں ہے۔"

"پھر وہ کہاں گیا۔؟ تھیروان نے کہا۔

"ایک امکان ہے باس اور وہ یہ کہ کہیں وہ بھی اس دھوئیں کے اثر سے بیہوش نہ ہو گیا ہو اگر ایسا ہوا ہے تو وہ ابتک بیہوش پڑا ہو گا۔"

"بہرحال ٹوتھری تمہاری بات پر اس وقت تک اعتماد نہیں کیا جا سکتا جبتک ٹو فوراً اسکی تصدیق نہیں کر دیتا۔" سومرو نے کہا۔

"باس آپ فارم ہاؤس کسی کو بھیج کر تصدیق کرا سکتے ہیں۔"

"وہاں سے کیسے تصدیق ہو سکے گی۔؟" شیرون نے پوچھا۔

"باس اگر میں سچا ہوں تو وہاں منشیات اور اسلحہ کی ایک بھی پٹی نہیں ہوگی اور نہ ہی یاسمین راکی اور مارٹن پولیس کے قبضے میں ہوں گے۔"

"ہونہہ۔" سومرو سوچ میں پڑ گیا چند لمحے سوچتا رہا پھر بولا۔ "یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان لوگوں کو یاسمین یا مارٹن کے ساتھیوں میں سے کسی نے دھوئیں کا بیہوش کر دینے والا بم پھینک کر چھڑا لیا ہو۔؟"

"اگر ایسا ہے باس تو سینکڑوں کی تعداد میں فارم ہاؤس کی عمارت سے نکلنے والی پٹیاں کہاں اور کس طرح سے غائب ہو سکتی ہیں۔؟"

"ہاں یہ مسئلہ غور طلب ہے۔" سومرو نے کہا۔

"جس چمکدار شیشے جیسی شئے میں تیرتی ہوئی پٹیاں غائب ہوئی ہیں کیا وہ ہلکے نیلے رنگ کی تھی۔؟" شیرون نے پوچھا۔

"جی نہیں آپ بالکل شیشے جیسی کسی شئے کا تصور کر لیں اگر ان میں بجلی کی سی لہریں نہ تڑپ رہی ہوتیں تو ان کی موجودگی محسوس بھی نہ ہوتی۔"

"تو وہ ٹرک پہلے فضا میں اڑ کر غائب ہوا اور پھر واپس آ گیا۔؟"

"یس باس واپس آنے پر اس میں یاسمین راکی اور مارٹن نہیں تھے۔"

"گویا ان لوگوں کو چھڑا نے کے لئے ٹرک فضا میں پہنچا یا گیا تھا۔" شیرون نے کہا لہجہ

طنز میں ڈوبا ہوا تھا مگر ٹوتھری پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

"باس آپ لوگ مجھ پر شبہ کر رہے ہیں میں حلفاً کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ درست ہے اب آپ لوگ جس طرح چاہیں تصدیق کرالیں۔"

"نمبر ٹوفور غائب ہے اسکی تصدیق کیسے ہو۔؟" شیرو نے کہا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تم نے ہی اسے مار کر یہ کہانی گھڑلی ہو۔؟"

"نو باس تنظیم کا کوئی آدمی ایسا خود غرض اور غدار نہیں ہو سکتا کہ وہ ذاتی دشمنی یا مفاد کے لئے اپنے کسی ساتھی کو ہلاک کر دے۔"

"پھر تم ہی بتاؤ ٹوتھری کیسے تصدیق ہو۔؟" سومرو نے کہا۔

"ایک بات سمجھ میں آتی ہے۔" ٹوتھری نے کہا۔ اسی دوران جب ٹرک واپس آیا ہے، آسمان پر اسی جگہ لڑاکا طیارے گھومتے رہے ہیں جہاں ٹرک غائب ہوا تھا ظاہر ہے ان لوگوں نے ریڈار پر کچھ تو دیکھا ہوگا جو وہاں چکر لگا رہے تھے۔؟

"ہاں یہ ایک بات ہوئی ہم اسکی تصدیق فضائیہ کے اڈے سے کروالیں گے کہ اگر طیارے فضا میں کسی چیز کو چیک کر رہے تھے تو وہ کیا چیز تھی۔؟

"وہ کوئی گول چمکدار شئے تھی باس۔" ٹوتھری نے کہا۔ اور اس میں اسقدر تیز روشنی اور چمک تھی کہ سوائے چمک کے اور کچھ دیکھا جانا ممکن نہیں تھا۔"

"ہونہہ کیا پولیس اب بھی وہاں ہے۔؟

"ان لوگوں نے وہاں پہرہ لگا دیا ہے بقیہ لوگ واپس چلے گئے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" سومرو نے کہا۔ تم واپس جا سکتے ہو ٹوتھری دو نمبر میں جاکر آرام کرو ضرورت پڑی تو بلوا لیتے جاؤ گے۔"

"یس باس۔" ٹوتھری نے کہا اور کمرے سے نکلا چلا گیا۔
"کیا ٹوتھری کی بات پر یقین کیا جا سکتا ہے۔؟" شیرون نے پوچھا۔
"یقین نہ کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں نظر آتی۔" سومرو نے کہا۔
"کیا مطلب۔؟" شیرون نے پوچھا۔
"کل رات اجمل فارورڈنگ اور کلیرنگ کمپنی کے گودام سے بھی اسی طرح سارا مال غائب ہو گیا تھا۔" سومرو نے کہا اور مجھے اسکی اطلاع آج ہی صبح ملی ہے۔"
"اوہ۔" شیرون کے منہ سے نکلا۔
"خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔" سومرو نے کہا۔ اب ہمارے لئے بہت اچھا موقعہ ہے کہ ہم یہاں کے سارے ایجنٹوں سے بات کر کے انھیں توڑ لیں۔"
"اتنے جلد۔" شیرون نے کہا۔ ابھی ان کے پاس مال بھرا ہوا ہوگا۔"
"ہم فوری طور پر ان لوگوں سے رابطہ قائم کریں گے۔" سومرو نے کہا اور ان کو یہ بتائیں گے کہ یاسمین اور راکی پکڑے جا چکے ہیں اور ان کا سارا اسٹاک پولیس کے قبضے میں جا چکا ہے لہذا اب وہ چاہیں تو انھیں مافیا مال مہیا کر سکتی ہے۔"
"ہونہہ۔" پروگرام مناسب ہے۔" شیرون نے کہا۔
"میں آج ہی رات تمام لوگوں کے پاس آدمی بھیج کر رابطہ قائم کر لوں گا اور اگر کسی نے فوری ڈیمانڈ کی تو اسے سپلائی بھی شروع کر دی جائے گی۔"
"دوسرے مسئلے کا کیا ہوگا۔؟"
"اسلحہ سے مافیا کا کوئی تعلق نہیں ہے۔" سومرو نے کہا۔ لہذا اسکے لئے انھیں کوئی اور گھر دیکھنا ہوگا ہم اپنی لائن اور اصولوں سے تو نہیں ہٹ سکتے۔"

"ٹھیک ہے۔"

شیرون نے کہا۔ میں تمام حالات کا جائزہ لیتا رہا ہوں اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بظاہر ہمارے لئے یہاں قدم جمانے اور سپلائی قائم کرنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے مگر در پردہ ایک رکاوٹ باقی ہے۔"

"آپ کا اشارہ کیپٹن فیاض کی جانب ہے۔؟"

سومرو نے پوچھا۔

"ہاں اسے ملائے بغیر ہم کام نہیں کر سکیں گے۔" شیرون نے کہا۔

"وہ بک جانیوالی آسامی ہے۔" سومرو نے کہا۔ یاسمین نے کتنی آسانی سے اسے اپنا ہمنوا بنالیا تھا آپ نے رپورٹ دیکھی تھی نا۔؟

"ہاں۔"

شیرون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہمارے پاس اس کام کے لئے شیلا لالی روبینہ اور کملا جیسی لڑکیاں موجود ہیں تم ان سے کام لے سکتے ہو۔"

"یقیناً۔" سومرو نے کہا۔ میں ان چاروں کی ڈیوٹی فیاض پر لگا دیتا ہوں تاکہ وہ اسے جانس کراڈے پر لا سکیں فیاض کا ایک بی پی اسے ہمیشہ ہمارے قبضے میں رکھے گا۔"

"بالکل ٹھیک۔" شیرون نے کہا۔ یہ مسئلہ تو طے ہو گیا۔؟

"ہاں۔" سومرو نے کہا۔ البتہ ٹوفور کا مسئلہ باقی ہے پتہ نہیں اس پر کیا گزری ہے اور وہ اس وقت کس حال میں ہو گا زندہ بھی ہے یا موت کو گلے لگا چکا ہے۔"

"پتہ نہیں۔" شیرون نے کہا۔ اب تمہارے پاس کل کتنے آدمی رہ گئے ہیں۔؟

"ہمارے لئے کام کرنیوالے اب صرف پینسٹھ آدمی باقی رہ گئے ہیں۔" سومرو نے کہا۔

ان میں سے بھی سترہ سخت زخمی ہیں۔۔

۔میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ان کو مارٹن کی طرف مت بھیجو مگر۔۔۔۔۔ شیرون دانستہ خاموش ہو گیا سومرو نے اسے دیکھا اور گردن ہلا کر بولا۔

ٹھیک ہے مگر بیتس آدمیوں کے مر نیکے بعد ہمیں جو فائدہ ہوا ہے وہ ان کی موت سے کہیں زیادہ قیمتی اور دور رس۔۔ نتائج کا حامل ہے۔

۔بہر حال یہ تمہارا مسئلہ ہے۔۔ شیرون نے کہا۔ مجھے یہاں صرف قدم جمانے کی پلاننگ کرنیکے لئے بھیجا گیا تھا اور میں خوش ہوں کہ وہ کام ہو جائے گا۔۔

۔۔ ہو ہی گیا سمجھو مسٹر شیرون۔۔ سومرو نے کہا۔ میں آج رات ہی رابطے مکمل کر لوں گا۔ اور اس طرح سے کل کا سورج یہاں مافیا کو قدم جماتے دیکھے گا۔۔

۔ٹھیک ہے۔۔ شیرون نے سر ہلا دیا پھر دوسروں کی طرف دیکھ کر بولا۔ آپ لوگوں میں سے کسی نے کچھ کہنا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے۔۔

۔آل رائیٹ۔۔ چند لمحے تک جب کوئی کچھ نہیں بولا تو سومرو نے کہا۔ میٹنگ ختم ہوتی ہے آپ سب لوگ ریفرشمنٹ کے لئے ہال کمرے میں چلے چلیں۔۔

۔ایک منٹ۔۔ شیرون نے کہا اور وہ سب اسکی جانب دیکھنے لگے۔

۔کوئی خاص بات۔؟۔ سومرو نے پوچھا۔

۔ہاں۔۔ پھر وہ دوسروں کی طرف دیکھ کر بولا۔ آپ اس ملک میں مافیا کے سنڈیکیٹ بورڈ کے ممبر ہیں لہذا ہر قسم کی ذمے داری آپ سب پر عائد ہوتی ہے۔۔

۔ہم آپ کا مطلب نہیں سمجھے مسٹر شیرون۔؟ رچرڈ نے کہا۔

۔میں وہی سمجھا رہا ہوں۔۔ شیرون نے کہا یامین اور مارٹن کے سلسلے میں سارے

حالات اور واقعات آپ کے سامنے ہیں آپ سب ان پر غور کریں اور جو بھی خاص بات یا کوئی خامی محسوس کریں اسے کل کی میٹنگ میں سامنے لے آئیں۔"

"ٹھیک ہے۔" کئی آوازیں ابھریں تھیں۔

"تو پھر آیئے چلیں۔" شیرون نے کہا اور وہ دوسرے ہال کمرے میں آ گئے یہاں ایک لمبی میز پر کھانے پینے کا بہت سا سامان موجود تھا وہ میز کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے سومرو اور شیرون قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے۔

جب آخری گاڑی بھی مافیا کی عمارت سے رخصت ہو گئی تو سومرو کھڑکی کے پاس سے ہٹ گیا اور ایک صوفے کے پاس رک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا انداز ایسا ہی تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو چند ہی لمحے بعد راہداری میں قدموں کی چاپ ابھری جو تیزی سے قریب آتی جا رہی تھی پھر ایک آدمی کھلے ہوئے دروازے سے اندر آ گیا۔

"سب لوگ جا چکے ہیں باس اور دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔" آنیوالے نے سومرو کی سوالیہ نگاہوں کے جواب میں کہا اور سومرو سر ہلا کر بولا۔

"گڈ اب تم نچلی منزل میں چلے جاؤ مگر غافل مت ہو جانا۔"

"یس باس۔" آنے والے نے کہا اور کمرے سے نکل گیا سومرو نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا پھر ساری کھڑکیاں اور دروازے چیک کر کے ان پر پردے ڈالے اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا الماری سے اس نے ایک وسیع حیطہ عمل والا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھ دیا پھر

موقع پر بیٹھا اور ٹرانسمیٹر آن کر کے کال کرنے لگا۔

"کالنگ فالو۔ تھری۔ کے جی بی۔ اوور۔" وہ اس جملے کو بار بار دوہرا رہا تھا تقریباً تین منٹ بعد دوسری جانب سے رابطہ قائم ہوا تھا۔

"کے جی بی تھری آئی۔ اوور۔" ایک بھاری سی مردانہ آواز نے کہا۔

"ایس تھری رپورٹنگ اوور۔"

"ہاں کیا رہا۔ آج تمہاری میٹنگ تھی نا۔" دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"یس کامریڈ۔" سومرو نے کہا پھر وہ ساری روداد دوہراتا چلا گیا۔

"ویری گڈ۔" دوسری جانب سے سومرو کے خاموش ہونے پر کہا گیا۔ "ہمیں خوشی ہے کہ ایس تھری کہ تم ہمارے معیار پر پورے اتر رہے ہو۔"

"میری جو پلاننگ ہے وہ سن لیجئے کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔

"کہے جاؤ ہم ہمہ تن گوش ہوں۔"

"مافیا کے قدم اب یہاں جم ہی جائیں گے اس کے لئے راستہ ہموار ہو گیا ہے۔" سومرو نے کہا۔ "اس طرح جو ایجنٹ آپ یہاں بھیجیں گے ان کے لئے یہ تنظیم آڑ کا کام دیگی۔"

"ٹھیک ہے تم اس بارے میں پہلے بھی کہہ چکے ہو۔"

"یس کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔ شہر بھر کے بدنام ہوٹل اڈے اور قمار خانے ہمارے ایجنٹوں کے لئے پناہ گاہ کا کام دینگے اور اس کے ساتھ ہی شہر بھر کے جرائم پیشہ افراد سے ہم بہت سے وہ کام لے سکیں گے جنہیں افشائے راز کے ڈر سے ہم نہیں کر سکتے۔"

"بالکل ٹھیک کامریڈ سومرو۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔ ہم نے تمہیں مافیا میں یونہی تو شامل نہیں کرایا تھا ہم جانتے تھے کہ کسی مضبوط بنیاد کے بغیر اس ملک میں ہم اپنی ایک فعال تنظیم

نہیں بنا سکیں گے اور وہ بنیاد اب فراہم ہو جاتے گی۔"

"یس کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔ جن چھ افراد کو آپ نے ایٹمی بجلی گھر اور امریکہ کی جانب سے قائم کردہ بحری اڈہ اڑانے کے لئے بھیجا ہے اگلے ہفتے سے وہ کام شروع کر سکتے ہیں۔"

"دوسری خوش خبری ہے یہ کامریڈ۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔

"یہ مرحلہ مکمل ہونے کے ساتھ ہی میں مذہبی جنونیوں کو قابو کرنے کی کوشش بھی شروع کردوں گا کامریڈ۔ تاکہ یہاں کا سیاسی ڈھانچہ بدلا جا سکے۔"

"اس کے لئے تم کیا کرنا چاہتے ہو۔؟"

"وہی منشیات والا چکر۔" سومرو نے کہا۔ میں ان لوگوں کو بہت جلد اس کا عادی بنا دوں گا کامریڈ اور ہماری خوبصورت ایجنٹ لڑکیاں اس مشن میں اہم رول ادا کریں گی۔ اس طرح بلیک میلنگ اسٹف بھی تیار ہو جاتے گا۔"

"میں سمجھ گیا۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔ سب سے پہلے تم ایجنٹوں کے لئے راہ ہموار کرو یہ دوسری پلاننگ ہم بعد میں دیکھیں گے۔"

"جو حکم کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔ ورنہ میرا ارادہ یہی تھا کہ دونوں کام ایک ساتھ شروع کر دیتے جاتے تاکہ رزلٹ بھی ساتھ ہی ساتھ نکل آتا۔"

"نہیں جلد بازی برسوں کی منصوبہ بندی کو سبوتاژ کر دیگی کامریڈ سومرو تمہیں اس طرح کام کرنا ہے کہ مافیا والوں کو ذرہ بھر یہ شبہ نہ ہو سکے کہ تم ڈبل کراس کر رہے ہو اور مافیا کے علاوہ بھی کسی سے تمہارا تعلق ہے۔"

"اوکے۔ کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔ میں ہدایت پر عمل کروں گا۔"

"سب سے پہلے ایجنٹوں کو ان علاقوں تک پہنچاؤ جہاں ہمارے مقرر کردہ ٹارگٹ

ہیں تاکہ وہ کسی کو شک میں مبتلا کئے بغیر کام کر سکیں۔"

"یہ کام جب ہی ہو گا کامریڈ جبکہ آج رات میں منشیات فروشوں اور ایجنٹوں سے رابطہ قائم کر کے معاملات طے نا کر لوں۔"

"ٹھیک ہے۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔ اگر تمہیں کم سے کم قیمت پر بھی سپلائی کرنی پڑے تو کر دینا مافیا کا سارا نقصان کے جی بی پورا کر دیگی تمہیں صرف ان لوگوں کو اپنے بس میں کر لینا ہے تاکہ وہ کسی بات سے انکار نہ کر سکیں۔"

"یس کامریڈ۔" سومرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسکے علاوہ شیرون کا کانٹا بھی راہ سے ہٹانا ہو گا۔"

"وہ کیوں کامریڈ۔؟" سومرو چونک کر بولا۔

"وہ بہت چالاک ہے۔" دوسری جانب سے کہا گیا اسنے جو کچھ پلاننگ کی ہے تمہیں اسکی ہوا بھی نہیں لگنے دی اور ہمیں بھی اتفاق ہی سے معلوم ہو گیا ہے۔"

"شیرون نے میری پلاننگ کے علاوہ بھی کوئی پلاننگ کی ہے کامریڈ۔" سومرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اسکی پیشانی پر شکنیں پڑ گئی تھیں۔

"ہاں نیویارک سے کے جی بی کے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ ملی ہے کہ شیرون یہاں صرف مافیا کا اڈہ قائم نہ ہونے کی وجوہات ہی جاننے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ ان کو چند لوگوں پر شبہ ہے کہ وہ اس ناکامی کا سبب بنے ہوتے ہیں اور اسکی آمد کا اصل مقصد اس شبہ کی تصدیق یا تردید کرنا ہے۔"

"اوہ ہو۔" سومرو کے ہونٹ کھل گئے۔

"اور ایسے مشتبہ لوگوں میں تمہارا نام بھی شامل ہے۔"

"حیرت ہے کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔ مجھے شیرون نے اس کا ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہونے
دیا حالانکہ وہ زیادہ تر وقت میرے ساتھ گزارتا ہے۔"
"تمہیں اسی پر شبہ ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ اس کا طریقہ کار ایسا ہی ہے" دوسری جانب سے
کہا گیا۔ "اس نے تمہارے گرد اپنے چار آدمی مختلف روپ میں پہنچا رکھے ہیں اور یہ کام ایوب کی
آمد سے پہلے کیا ہے۔"
"اب سمجھا کامریڈ۔" سومرو نے کہا۔ "اس طرح وہ یہ چاہتا ہو گا کہ میں اس پر کسی قسم کا
شک و شبہ نہیں کر سکوں۔؟ اور اس کے آدمی کام کرتے رہیں۔"
"ہاں اور اسی لئے شیرون کا کانٹا صاف کرنا ضروری ہے۔"
"کیا تمہیں ان چار آدمیوں کے نام معلوم ہیں کامریڈ۔؟"
"نہ صرف نام بلکہ مافیا میں انکی حیثیت بھی۔" دوسری جانب سے کہا گیا "وہ مافیا کے مڈ ڈیڈ
گینگ سے تعلق رکھتے ہیں اور انھیں یہ حکم ہے کہ اگر مشتبہ افراد میں سے کوئی مافیا کے خلاف کام
کرتا ہوا پایا جاتے تو اسے شوٹ کر دیں۔"
"اب وہ خود شوٹ ہو جائیں گے کامریڈ۔"
"نہیں اسکی ضرورت نہیں پڑیگی۔" دوسری جانب سے کہا گیا "تم صرف شیرون کو راستے سے
ہٹا دو بقیہ کام خود بخود ہوتا چلا جاتے گا۔"
"شیرون کو تو سمجھ لیں کامریڈ کہ ایک حادثہ نگل گیا۔" سومرو نے کہا۔ "آپ بقیہ چار افراد
کی بات کریں کہ انھیں کیوں چھوڑا جا رہا ہے۔؟"
"اس لئے کہ یہی چاروں تمہاری پوزیشن صاف کریں گے۔"
"اوہ ہو۔" سومرو کے منہ سے نکلا۔

"جب تم مافیا کو بے پناہ بزنس دو گے تو یہی چاروں تمہاری طرف سے کلیئر کی رپورٹ دیں گے اور اسکے کچھ عرصے بعد خود بخود غائب ہو جائیں گے۔"

"یعنی واپس چلے جائیں گے۔؟"

"ہاں۔ دوسری جانب سے کہا گیا۔ تمہیں انکی تصویریں فراہم کر دی جائیں گی تاکہ تم ان سے بچے بھی رہ سکو اور ان پر نگاہ بھی رکھ سکو۔"

"آل رائیٹ کامریڈ۔" سومرو نے کہا اور دوسری جانب سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

بلیک زیرو جب ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو عمران صوفے پر نیم دراز تھا۔ آنکھیں بند تھیں اور کمرے میں اسکے خراٹے گونج رہے تھے۔

بلیک زیرو نے ٹرالی عمران کے قریب روکی اور صوفے پر بیٹھنے کے بعد چائے بنانے لگا ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"چائے تیار ہے جناب عالی۔" چائے کا کپ عمران کے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے آنکھیں کھول دیں پھر چائے کا کپ پکڑا اور گرم گرم چائے میں سے اٹھنے والی خوشبو سونگھتا ہوا بولا۔

"جیتو کالے صفر دس لاکھ سال جیتو۔"

"کیا سوچا ہے آپ نے۔" بلیک زیرو نے اپنے لئے چائے بناتے ہوئے کہا۔ اسنے عمران کا کہا ہوا جملہ نظر انداز کر کے عمران کو اصل موضوع کی طرف لانا چاہا تھا۔

"بس یہی کہ اب تمہاری شادی کرا دوں۔"

"جی۔؟ بلیک زیرو چونک پڑا۔

"ہاں گھر میں دلہن آجائے گی تو پھر ننھے منے کھلونے بھی آنے شروع ہو جائیں گے" عمران نے بڑے والہانہ لہجے میں کہا۔ پھر جب وہ چلنے پھرنے لگیں گے تو کوئی میری دم کھینچے گا اور کوئی مونچھ اور میں سزا کے طور پر انکی دُمیں آپس میں باندھ دیا کروں گا۔"

"کہاں کی ہانک رہے ہیں جناب۔"

بلیک زیرو نے پوچھا۔

"امریکہ سے تازہ بتازہ آئی ہے اور اسے آتے ہی اردو میں کشید کیا گیا ہے تاکہ کوئی اور نہ ہتھیا لے جاتے جاتے ہو میں اس کا کیا نام رکھوں گا۔"

"آپ ہی بتلا دیجئے۔" بلیک زیرو نے چائے کا آخری گھونٹ بھرنے کے بعد کہا۔

"مریخ کی آپ بیتی جو اسنے زمین پر آکر ایک پیر مرد کو سنائی اور دوسرے پیر مرد نے اسے ہزاروں روپے وصول کرنے کے لئے کاغذ پر منتقل کیا۔"

"میں یاسمین اور مارٹن کی بات کر رہا تھا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم چاہو تو شیلا اور نغمانہ کی بات بھی کر سکتے ہو کالے صفر مگر تمہاری شادی وہیں ہو گی جہاں میں چاہوں گا۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ بات نہیں کرنا چاہتے۔"

"اور کس طرح بات کرتے ہیں کالے صفر۔" عمران نے اپنا خالی کپ ٹرالی میں رکھ کر اسے دوبارہ بھرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ یاسمین اور مارٹن کو ایسے ہی چھوڑ دیں گے۔؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن پہلے انھیں نظر تو آنے دو"

"گویا جبتک وہ نظر نہیں آتے ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں گے۔؟"

"اب میں اتنا بھی بے بس نہیں ہوں۔" عمران نے کہا۔ تم دیکھو گے کہ ریما بلبلاتی ہوئی اپنی ہی بوٹیاں نوچتی نظر آئے گی۔"

"لیکن میری سمجھ میں ریما اور یاسمین وغیرہ کا تعلق نہیں آسکا۔"

"سوائے مالی مفاد کے اور کچھ نہیں۔" عمران نے کہا۔

"لیکن یاسمین پر تو کئی الزامات ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں مجھے صرف غیر ملکی جاسوسوں کے مسئلے سے دلچپی ہے۔" عمران نے کہا۔ ورنہ دوسرے معاملات میں تو میں خواہ مخواہ ہی پھنس گیا ہوں۔"

"منشیات والے مسئلے کا تو سمجھئے قلع قمع ہو گیا۔"

"نہیں۔" عمران نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ اگر یہ اتنا آسان ہوتا تو پھر بات ہی کیا تھی۔"

"آپ کا مطلب یہ ہے کہ اجمل فارورڈنگ اور کلیرنگ کے گودام اور فارم ہاؤس سے جو منشیات اور اسلحہ ریما نے اٹھایا ہے وہ اسے بازار میں لے آئے گی۔؟"

"نہ لانے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔ وہ ان چیزوں کا کیا کریں گے۔؟ سوائے اسکے کہ وہ یاسمین اور مارٹن کو واپس بھیج کر یہ چیزیں ان کے حوالے کر دیں تاکہ وہ ان کو ٹھکانے لگا کر کرنسی بنا سکیں اور ریما اس میں سے اپنا حصہ وصول کر سکے۔"

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔؟"

"دیکھتے رہو۔" عمران نے کہا۔ آج رات ان لوگوں پر بھاری گزرے گی کل صفر میں چاہتا ہوں کہ کل صبح کا سورج ... " عمران کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"ہاں کل صبح کا سورج۔" بلیک زیرو نے دوہرایا۔ "آپ کیا کہنا چاہ رہے تھے۔"

"یہی کہ کل صبح کا سورج تمہیں کنوارہ نہ دیکھے۔"

"پھر آپ پٹڑی سے اتر گئے۔"

"اترنا چڑھنا ہی زندگی ہے کالے صفر۔ حرکت میں برکت ہوتی ہے ورنہ ساری دنیا ایک جمود اور ایک سکوت کا شکار ہو جاتے۔"

"ہونہہ۔ سمجھ گیا۔" بلیک زیرو سر ہلا کر بولا۔

"مجھے بھی بتاؤ کہ تم کیا سمجھے ہو۔"

"یہی کہ معاملات آپ کے ذہن میں بھی صاف نہیں ہیں۔"

"میں نے واشنگ فیکٹری نہیں کھول رکھی کالے صفر۔" عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اس نے دوسرا بھرا ہوا چائے کا کپ اٹھایا اور اس طرف بڑھا جہاں دیوار کے سہارے رکھی ہوئی میز پر فون موجود تھا کپ میز پر رکھ کر وہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"اٹ از صفدر سعید ہیلو۔" رابطہ فوری قائم ہوا تھا۔

"ایکسٹو کیا کر رہے ہو۔" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"بیکار بیٹھا ہوا ہوں جناب عالی۔"

"ناصر امپورٹ ایکسپورٹ کے بارے میں کیا جانتے ہو۔"

"اس کا نام یاسمین والے معاملے میں سامنے آیا ہے جناب۔" صفدر نے کہا۔ "اور وہ کھلونے منگا کر فروخت بھی کرتی ہے اور مقامی طور پر تیار ہونے والے کھلونے باہر بھی بھیجتی ہے۔"

"گڈ۔ اسکے مالک ناصر کی کوٹھی کا پتہ ہے۔"

"یس سر۔" صفدر نے کہا۔ "میں نے آج سارا دن اسی سلسلے میں تحقیقات کرتے ہوئے

گزارا ہے اور بہت سی معلومات حاصل کی ہیں ۔"

"دوہرا چلو ۔" عمران نے کہا۔

"ناصر کے منگاتے ہوئے کھلونوں کی ایک بڑی تعداد بازار میں موجود ہے مگر چند خاص کھلونے ایسے ہیں جو کبھی بازار میں نہیں آتے بلکہ وہ ڈائریکٹ سیل کر دیتے جاتے ہیں اور ان کے گاہک بڑے بڑے کلب قمار خانے اور ایسی ہی دوسری پارٹیاں ہیں ۔"

"ویری گڈ صفدر ۔" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے زخمی ہونے کے باوجود آرام نہیں کیا تھا ۔؟

"نو سر ۔ میں چاہتا تھا کہ یاسمین کے سلسلے میں جو کچھ بھی معلوم کر سکتا ہوں کر لوں لہذا سب سے پہلے میں نے فیاض کی تحقیقات کی نقل حاصل کی تھی جس میں ناصر وغیرہ کے نام موجود تھے پھر ان دونوں کے بارے میں انکوائری کی اجمل کے گودام پر آج عمران اور فیاض نے چھاپہ مارا تھا البتہ ناصر ابھی تک پولیس سے محفوظ ہے ۔"

"یاسمین کا کیا رہا ۔؟" عمران نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا۔

اسے فیاض نے گرفتار کر لیا تھا جناب مارٹن بھی پکڑا گیا تھا مگر ....." صفدر رک گیا۔

عمران چند لمحے اسکے بولنے کا انتظار کرتا رہا پھر وہ خود ہی بولا۔

"مگر کیا رک مت کرو اس طرح وقت ضائع ہوتا ہے ۔؟

"میں سوچ رہا تھا کہ یہ بات آپ کو بتاؤں یا نہیں ۔؟

صفدر ۔" عمران غرا کر بولا تھا۔ کیا میں معمے حل کرنے کا شوقین ہوں ۔؟

"بتا رہا ہوں جناب ۔" صفدر نے کہا پھر اس نے جو کچھ بتایا وہ وہی تھا جو عمران اور فیاض کو گرین پولٹری فارم میں پیش آیا تھا۔

"یہ سب کچھ صحیح ہے صفدر۔" عمران نے کہا۔

"گویا وہاں ٹرک واقعی آسمان پر بلند ہو گیا تھا۔؟" صفدر نے کہا۔

"ہاں اور جانتے ہو اس میں کون ملوث ہے۔"

"انداز لگا سکتا ہوں جناب۔" صفدر نے کہا۔ "پچھلے دنوں بھی ہمیں اسی طرح کی ایک پر اسرار سچویشن سے سابقہ پڑا تھا کیا یہ وہی لوگ ہیں۔؟"

"ہاں تم ٹھیک سمجھے ہو۔" عمران نے کہا۔ "ریکا ابھی واپس نہیں گئی ہے۔"

"اوہ ہو۔" صفدر کے منہ سے نکلا تھا۔

"تم ناصر کی رہائش گاہ پر جاؤ اور اسکی نگرانی کرو۔"

"کوئی خاص بات جناب عالی۔؟" صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔" عمران نے کہا۔ "تمہیں ناصر کی آج رات کی ہر لمحے کی مصروفیات پر نگاہ رکھنا ہوگی ہو سکتا ہے وہ کسی ایسی جگہ کی نشاندہی کر دے جہاں یاسمین راکی اور مارٹن موجود ہوں۔"

"بہتر جناب عالی میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔"

"مسلح ہو کر جانا اور ٹرانسمیٹر تمہارے پاس ہونا لازمی ہے۔"

"بہتر جناب عالی۔" صفدر نے کہا اور عمران نے رابطہ منقطع کر دیا پھر چائے کے دو تین لمبے لمبے گھونٹ بھر کر کپ خالی کیا اور دوبارہ کال کرنے لگا۔

"جولیانا فٹنر واٹر۔" دوسری جانب سے آواز آئی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے کہا۔ "کیا کر رہی ہو۔؟"

ان دلچسپ واقعات کے لئے ملاحظہ کیجئے۔ ایسٹ ونڈو، دہشت گرد، پتھر کا مجسمہ، ناگن کی واپسی

"ڈنر کی تیاری جناب ۔" جولیا کی آواز آئی۔ "کوئی حکم جناب عالی ۔؟

"اجمل فارورڈنگ اینڈ کلیرنگ کمپنی کے مالک اجمل کی نگرانی شروع کر دو۔" عمران نے کہا۔

تمہیں اسکی آج رات کی مصروفیات پر نگاہ رکھنا ہوگی ۔"

"بہتر جناب اسکی رہائش گاہ کا پتہ ۔؟"

"تمہیں پوری طرح مسلح ہو کر جانا ہوگا۔" عمران نے پتہ بتانے کے بعد کہا۔

"یس سر۔" جولیا نے کہا۔ "میں مسلح ہو کر ہی جاؤں گی ۔"

"دیٹس آل ۔"

عمران نے رابطہ منقطع کر دیا چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے ۔

"ہالو۔ کون ہے کس کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے ۔" دوسری جانب سے سلیمان کی آواز

آئی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی ۔

"سلیمان کے بچے کیا رہا ہے۔" عمران غرایا۔

"ارے آپ ہیں صاحب۔" دوسری جانب سے سلیمان کی آواز آئی۔

"تو کیا سمجھا تھا باورچی کی اولاد ۔"

"وہ صاحب دس مرتبہ فون آچکا ہے ان کا ۔"

"انکا۔" عمران نے دوہرایا۔ "ابے یہاں کا کون ہے ۔؟"

"پتہ نہیں صاحب وہ اپنے آپ کو آپکا دوست بتا رہی ہیں ۔"

"ہائیں بتا رہی ہیں ۔" عمران نے دوہرایا۔ "تیرا دماغ صحیح ہے نا ۔"

"ہاں صاحب شام سے ابتک دس بار وہ آپ کو پوچھ چکی ہیں ۔" سلیمان نے کہا۔ "بہت

خوبصورت آواز ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے تانبے پیتل کی گھنٹیاں بجنے لگی ہوں۔"

"علاج کرا اپنے کانوں کا۔" عمران نے غرا کر کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں صاحب۔ اسکی آواز سن کر تانبے پیتل۔۔۔۔"

"ابے چاندی کی گھنٹیاں بجتی ہیں۔" عمران بات کاٹ کر بولا۔ "یہ بتا اسنے اپنا کوئی اتہ پتہ بھی دیا ہے یا خالی فون ہی کرتی رہی ہے۔"

"ایک نمبر دیا ہے صاحب کہ آپ آئیں تو اس نمبر پر فون کریں۔"

"جلدی بتا چل۔" عمران غرایا اور سلیمان فون نمبر دوہرانے لگا۔

"ایک بات اور ہے جناب عالی۔" نمبر بتانے کے بعد سلیمان نے کہا۔

"وہ کیا۔ جلدی بول۔؟"

"میں نے بلڈنگ کے سامنے سڑک پر کچھ لوگوں کو دیکھا ہے۔"

"ابے اس میں کیا خاص بات ہے۔؟"

"وہ لوگ فلیٹ اور بلڈنگ کی نگرانی کر رہے ہیں صاحب۔"

"ابے تو یہ سراغرساں کی دم کب سے بن گیا۔؟"

"صحیح کہہ رہا ہوں صاحب۔" سلیمان نے کہا۔ "ابھی جب میں روٹی لینے نیچے اترا تھا تو ایک آدمی نے میرا تعاقب کیا تھا اور جب میں واپس آیا تو وہ بھی آ گیا تھا۔"

"اچھا ٹھیک ہے فکر مت کر وہ میرے سسرالی ہیں۔" عمران نے کہا۔ "اور برات تیار کرنے کیلئے وہاں جمع ہوتے ہیں۔"

"کہیں وہ میری ہی برات نہ نکال دیں صاحب۔" سلیمان کی روتی ہوئی آواز آئی۔ "میری ہڈیاں اب بہت نازک ہو گئی ہیں مار پیٹ برداشت نہیں کر سکتیں۔"

"پرواہ مت کر وہ تجھے کچھ نہیں کہیں گے۔"

"اور اگر کہنے لگے تو آپ کونسا یہاں موجود ہیں صاحب جو انھیں سمجھالیں گے۔؟"

"ابے کہدیا نا وہ تیرے نہیں میرے سسرالی ہیں۔" عمران جھلا کر بولا۔

"پہلے بھی آپ ہی کے سسرالی تھے صاحب جنہوں نے میری ہڈیوں کا سرمہ نورِ نظر بنانا چاہا تھا اور آج پھر۔؟ ہائے میرے اللہ میں کیا کروں۔؟" سلیمان کی آواز میں فریاد سی تھی۔

"ٹھہر تو جا باورچی کی اولاد۔" عمران غرایا۔ اگر آ کر تیری منڈی نہ مروڑی تو میرا نام عبدالمنان نہیں پاندان رکھ دینا۔"

"کیا آپ آ رہے ہیں صاحب۔؟" سلیمان یکدم چہکا تھا۔

"ہاں اور سسرالیوں سے پہلے تیری منڈی مروڑ کر رکھ دوں گا۔"

"پرواہ نہیں صاحب۔" سلیمان نے کہا۔ اپنا اگر مارے گا بھی تو درد محسوس کرے گا۔"

"ابے ہائیں یہ کیا کہہ رہا ہے۔"

"صحیح کہہ رہا ہوں صاحب۔" سلیمان نے کہا۔ آپ ماریں پیٹیں گے تو دوا دارو بھی کریں گے جبکہ دوسرے مارتے ہیں تو خدا گنج بھیجنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"میں بھی تجھے خدا گنج ہی بھیجوں گا فکر مت کر۔"

"آپ آ تو جائیے صاحب۔"

"ذرا دیکھ کر بتا کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔"

"کس کی صاحب۔" سلیمان نے پوچھا۔ یہاں تو لوگوں نے مرغیاں ہی رکھنی چھوڑ دی ہیں۔"

"ابے مرغی کے بچے میں اپنے سسرالیوں کی بات کر رہا ہوں۔"

"اچھا اچھا۔ ابھی دیکھ کر بتاتا ہوں صاحب۔ سلیمان کی آواز آئی پھر ایسی آواز سنائی

دی جیسے ریسیور میز وغیرہ پر رکھا گیا ہو عمران نے مڑ کر بلیک زیرو کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی اور منہ پھاڑ کر جماہی لی اور اس طرح منہ چلانے لگا جیسے کچھ کھا رہا ہو۔

"جی ہاں صاحب۔" کچھ دیر بعد سلیمان کی آواز آئی۔ "وہ پانچ آدمی ہیں اور ایک بند گاڑی انکے ساتھ ہے وہ سب سفید لباسوں میں ہیں۔"

"ہائیں۔" عمران جھلا کر بولا۔ "اب میں نے ان کو نیلے لباس میں آنیکے لئے کہا تھا۔"

"پتہ نہیں صاحب آپ خود ہی آ کر معلوم کرلیں کہ کیا ہوا اور وہ لوگ نیلے کی جگہ سفید لباس میں کیوں آتے ہیں۔؟"

"اچھا ٹھیک ہے۔" عمران نے سر ہلایا۔ "ایک اور بات کا خیال رکھیو۔"

"وہ کیا صاحب۔؟" سلیمان نے پوچھا۔

"دروازہ بند رکھیو اور کوئی بھی آئے تو دروازہ مت کھولیو ورنہ میں تیری ہڈیوں پسلیوں کا ذمے دار نہیں ہونگا۔"

"ہائیں۔" سلیمان کا لہجہ بدل گیا۔ "آپ خود نہیں آ رہے۔؟"

"تمہیں اسی لئے کہا ہے کہ دروازہ بند رکھیو۔" عمران نے کہا۔ "ورنہ میرے سارے سالے اور براتی تیرے ہی اوپر چڑھ دوڑیں گے کہ نیا دولہا کدھر ہے۔"

"مر گئے محلے والے۔" سلیمان کی آواز مردہ سی تھی۔

"اچھا بس۔" عمران نے کہا اور ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"آپ نے اس بیچارے کو سہما دیا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ بہت حضرت ہے کالے صفر۔" عمران نے کہا۔ "اب کوئی فلیٹ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔"

"کیا کچھ لوگ آپ کی تلاش میں وہاں پہنچے ہیں۔؟"

"ہاں۔ اور باقاعدہ فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں۔"

"اسی لئے آپ نے تعداد پوچھی تھی۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ کہیں وہ فیاض کے آدمی تو نہیں ہیں۔"

"ہو سکتا ہے ان میں فیاض کے آدمی بھی ہوں۔"

"نہیں۔ اگر وہ سفید لباس ہی میں ہیں تو وہ فیاض کے آدمی نہیں ہو سکتے۔"

"کیا مطلب جناب۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔ "کیا فیاض کے آدمیوں کو سفید لباس پہننا منع ہے۔؟"

"نہیں۔ مگر وہ اس طرح خود کو نمایاں ہرگز نہیں کرتے۔" عمران نے کہا۔ "یہ ریکا ہی کے آدمی ہو سکتے ہیں اور یقیناً ان لوگوں کے پاس مفلوج کر دینے والی شعاعوں کے پستول ہونگے تاکہ جیسے ہی میں نظر آؤں وہ مجھے بے بس کر کے لے جا سکیں۔"

"یہ تو آپ کے لئے بہت خطرناک بات ہے۔"

"پرواہ مت کرو۔" عمران نے کہا۔ "آج رات ان کو چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔"

"ہاں تو آپ کا پروگرام کیا ہے۔؟"

"میں یہاں سے ایک ایسے آدمی کی طرف جاؤں گا جو زیرو لینڈ کے لئے کام کرتا رہا ہے۔ اور جسے میں نے ایسے ہی کسی موقعے کے لئے چھوڑ رکھا تھا۔"

"اس سے کیا ہوگا۔؟" بلیک زیرو نے کہا۔

"راضی کر کے تمہاری شادی کرا دوں گا اور دیکھوں گا کہ بچے کیسے ہوتے ہیں۔"

"لاحول ولاقوۃ۔" بلیک زیرو جھینپ گیا۔

"میں شیطان نہیں ہوں کالے صفر۔"

"میں نے آپکے جملے پر لاحول پڑھی تھی۔"

"اچھا اچھا۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ "میں کچھ اور سمجھا تھا۔"

"آپ اس آدمی سے کیوں ملنا چاہتے ہیں۔؟"

"ریما کو بے بس کرنے اور یہاں سے چلے جانے پر مجبور کرنے کے لئے۔"

"وہ کس طرح سے۔؟" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس آدمی سے ہاتھ جوڑ کر کہوں گا کہ وہ ریما سے کہہ دے کہ وہ یہاں سے چلی جائے نہیں جائیگی تو پانی پی پی کر کوسوں گا اور اس کا دھڑن تختہ کر دوں گا۔"

"یعنی آپ بتانا نہیں چاہتے۔"

"اور کس طرح بتاؤں کالے صفر تمہاری تو عقل ہی چوپٹ ہو کر رہ گئی ہے۔"

"تسلیم کرتا ہوں اب تو بتلا دیجئے۔"

"اسکے ذریعے ریما کی رہائش گاہ کا پتہ نکالوں گا۔"

"وہ تو فے گراز میں ہو گی نا۔"

"چوبیس گھنٹے تو وہ اس میں نہیں رہ سکتی۔" عمران نے کہا۔ "کچھ نہ کچھ وقت وہ زمین پر بھی گزارتی ہو گی اور میں وہی جگہ جاننا چاہتا ہوں۔"

"آپ زیرو لینڈ کے مقامی آدمیوں کو تلاش کرنا چاہتے ہیں۔؟"

"نہیں اسے یوں سمجھ لو کہ میں اس آدمی کو تلاش کرنا چاہتا ہوں جو یہاں زیرو لینڈ کی نمائندگی اور دوسرے لوگوں کو کنٹرول کرتا ہے۔"

"اسکی گردن دبا کر آپ ریما کو مجبور کرنا چاہتے ہیں۔؟"

"آ گئی نہ سمجھ میں۔" عمران نے کہا۔ "میں پہلے ہی کہتا تھا کہ تم سمجھدار ہو میرا مطلب ہے غمناک نہیں وہ کیا کہتے ہیں اسے . . . حسرتناک . . . لاحول . . ." عمران نے لاحول پڑھی اور اس طرح،

ایک انگلی سے کھوپڑی کھٹکھٹانے لگا جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"سمجھدار کہنا چاہ رہے ہیں شاید آپ۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں وہی وہی۔" عمران نے کہا۔ "تم واقعی سمجھدار ہوتے جا رہے ہو۔"

"کیا اس طرح ریما واپس لوٹ جائے گی۔؟"

"اسکے تو فرشتوں کو بھی جانا پڑے گا۔"

"میرا خیال ہے وہ الیکٹرو فائر اور وہ پراسرار مشین چھوڑے بغیر کہیں نہیں جائیگی جو آپ نے سوپر ٹاکا ٹیچ سے حاصل کی ہے۔"

"اگر ایسا ہوتا تو وہ ابتک کئی مرتبہ حملہ کر چکی ہوتی۔" عمران نے کہا۔ "کیا تمہیں یاد نہیں کہ سائیکو مینشن سے وہ ہیش فائر نکال کر لے گئی تھی۔"

"ممکن ہے الیکٹرو فائر اور اس مشین میں کسی قسم کا کوئی "بگ" نہ لگا ہوا ہو اور اسی وجہ سے اسے علم نہ ہو کہ وہ دونوں چیزیں کہاں رکھی گئی ہیں۔؟"

"رانا ہاؤس اور دانش منزل دونوں ہی سنگ ہی اور تھریسیا کی نگاہوں میں ہیں لہذا اگر وہ الیکٹرو فائر اور مشین حاصل کرنا چاہتی تو ابتک اسکے آدمی رانا ہاؤس اور دانش منزل پر کئی مرتبہ ٹھڈوڑے ہوتے۔"

"ریما اور تھریسیا میں لگی ہوئی ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔ "یہ آپ ہی نے بتایا تھا۔"

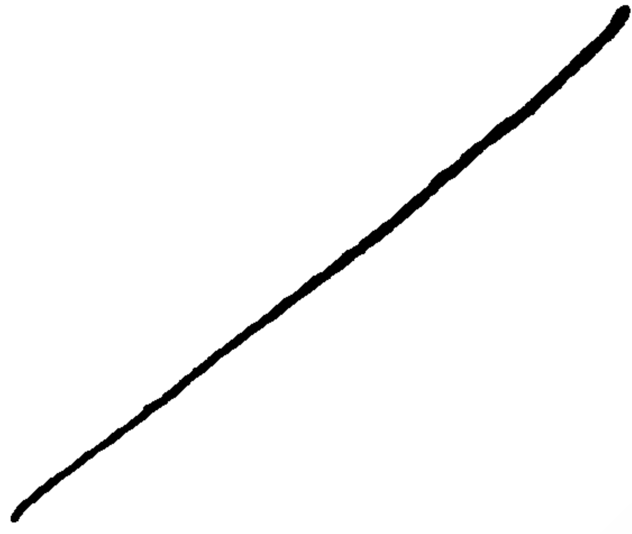
"ہاں تو پھر۔؟ کیا کہنا چاہتے ہو۔؟"

"یہی کہ ممکن ہے تھریسیا اور سنگ ہی نے ریما کو اس بارے میں کچھ نہ بتایا ہو۔"

"اس کا امکان تو ہے۔" عمران نے کہا۔ "مگر میں بہر حال اسے یہاں سے جانے پر مجبور کر دینا

چاہتا ہوں تاکہ وہ کسی اور مجرم کی پشت پناہی نہ کر سکے۔۔"

"اوہ ہو۔" بلیک نیرو کے منہ سے نکلا تھا۔



رات تاریک ہی تھی۔ اتنی گہری تاریکی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دے رہا تھا۔ گہرے سیاہ بادلوں نے آسمان کو اس طرح ڈھک دیا تھا جیسے ماں اپنے بچے کو کمبل میں لپیٹ دیتی ہے آسمان کے کسی گوشے سے روشنی کی کوئی کرن یا کوئی ستارہ تک نظر نہیں آرہا تھا اس گہری تاریکی میں اسٹریٹ لیمپ اور عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے سے جھانکنے والی روشنی بھی اونگھتی ہوئی لگ رہی تھی۔ سرسراتی ہوئی تیز ہوا زمین پر رینگنے والے سینکڑوں سانپوں کی طرح پھنکارتی ہوئی ادھر سے ادھر جا رہی تھی دارالحکومت آندھی کی زد میں تھا۔

ہوا کا زور لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا اور اس کی سائیں سائیں کی آوازیں اب بڑھنے لگی تھیں کبھی کبھی کسی عمارت کی چھت پر پڑی ہوئی ٹین کی کوئی چادر بھی کھڑکھڑا اٹھتی تھی اور اس کی آواز دور تک گونجتی چلی جاتی سڑکوں پر دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا آوارہ کتے بھی کسی کونے کھدرے میں جا چھپے تھے دفعتاً اس بھیانک ماحول میں دور کہیں سے کسی کلاک ٹاور کی آواز ابھری ایک ایک کر کے کلاک ٹاور نے رات کے دو بجنے کا اعلان کیا تھا۔

ٹھیک اسی لمحے ساتویں شاہراہ پہ دور کسی گاڑی کے ہیڈ لیمپس کی روشنی ابھری تھی یہ روشنی لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھی پھر وہ الیکٹرک کمپنی کے لگائے ہوئے ٹرانسفارمر کے قریب پہنچ کر آہستہ ہوئی اور اسی گلی میں گھوم گئی۔

گلی میں گھومنے کے بعد بھی وہ نہیں رکی تھی وہ گلی میں آگے ہی بڑھتی چلی گئی پھر گلی سے نکل کر وہ دوسری سڑک پر آگئی اور تیزی سے آگے بڑھنے لگی وہ جس سڑک پر آگے بڑھ رہی تھی وہ ون وے روڈ تھا۔

درمیان میں آئی بنی ہوئی تھی جس نے سڑک کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا تھا اور وہ کار مخالف سمت میں دوڑ کر ٹریفک کے قانون کی خلاف ورزی کر رہی تھی مگر اسے روکنے والا کون تھا۔؟

دو سو گز آگے بڑھنے کے بعد ایک کٹ آیا وہاں سے گاڑی نے آئی پار کی اور سڑک کے اس حصے پر نکل آئی جو اسی کی منزل کی طرف جا رہی تھی اب وہ ٹریفک قوانین کے مطابق دوڑ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کار کو اسٹیرنگ کرنے والا دارالحکومت کی تمام سڑکوں اور گلیوں سے اسی طرح واقف ہے جیسے اپنے جسمانی نشیب و فراز سے آگاہ ہے۔

کچھ دور جانے کے بعد گاڑی کی ہیڈ لائٹ بجھ گئیں اور چند گز آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک تاریک گلی میں مڑی اور دس بارہ گز آگے بڑھ کر رک گئی۔

گاڑی سیاہ رنگ کی تھی گلی میں بھی اندھیرا تھا لہذا گاڑی اب اندھیرے ہی کا ایک جز لگ رہی تھی یہی وجہ تھی کہ جب بے آواز دروازہ کھول کر اس میں سے ایک سرتاپا سیاہ لباس والا نکلا تو اس کا ہیولا بھی کوئی نہ دیکھ سکا تھا۔

وہ سیاہ پوش اب گلی میں آگے بڑھ رہا تھا اسکے پیروں میں بے آواز جوتے تھے جو تیز چلنے کے باوجود کوئی آواز پیدا نہیں کر رہے تھے۔

یہاں عمارتوں کی کھڑکیاں بھی تاریک تھیں اور ایسا لگ رہا تھا جیسے ہو لکے طوفان کا بلڈنگوں میں رہنے والوں پر کوئی اثر ہی نہ ہوا ہو یا وہ اس سے واقف ہی نہ ہوں کہ طوفان آرہا ہے۔

سیاہ پوش ایک ایسی عمارت کے پاس رک گیا جو صرف تین منزلہ تھی اور جسکی اوپری منزل کی کھڑکیوں میں روشنی نظر آرہی تھی۔

سیاہ پوش چند لمحے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھتا رہا پھر وہ عمارت کی دیوار سے لگے ہوئے اس پائپ کی طرف بڑھا جو چھت تک چلا گیا تھا یہ گندے پانی کی نکاسی کا موٹا سا پائپ تھا۔

ابھی اسنے پائپ پر دونوں ہاتھ رکھے ہی تھے کہ چونک پڑا پھر وہ بڑی پھرتی سے نیچے بیٹھا تھا فوراً ہی ٹھک کی تیز آواز ہوئی ایسا لگا جیسے کوئی بھاری سی چیز دیوار سے ٹکرائی ہو سیاہ پوش نے ہاتھ آگے بڑھاتے اوران ٹانگوں کو پکڑ کر کھینچ لیا جن سے اسکے ہاتھ ٹکرائے تھے دھڑام کی آواز ہوئی اورایک بھاری وجود زمین پر گر پڑا۔

سیاہ پوش کی سماعت بہت تیز تھی اور وہ چوکنا بھی تھا ورنہ حملہ آور نے تو اپنی جانب سے ذرہ بھر آواز پیدا نہیں ہونے دی تھی اوراگر اسکے کپڑوں کی سرسراہٹ سن کر سیاہ پوش نیچے نہ بیٹھ جاتا تو یقیناً اس کا وار کامیاب رہتا اور سیاہ پوش کا سر سلاخ کے ایک ہی وار سے ٹکڑوں میں بٹ جاتا۔

لیکن اب۔ اب سیاہ پوش سلاخ سے حملہ کرنے والے کے سینے پر سوار اس کا گلا گھونٹ رہا تھا اور اسکے نیچے دبے ہوئے حملہ آور کے منہ سے عجیب وغریب آوازیں نکل رہی تھیں اور وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

"اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو میرے سوالوں کے جواب دو۔" سیاہ پوش کی سانپ ہی کی طرح سے پھپکارا تھا ورنہ ایک ہی جھٹکے میں گردن توڑ دوں گا۔"

"کک... کون ہو تم۔؟ حملہ آور بمشکل کہہ سکا تھا۔

"تم نے کیا سمجھ کر حملہ کیا تھا۔؟ سیاہ پوش غرایا۔

"دد... دشمن... دشمن۔" وہ خونخوار لہجے میں بولا۔

"کس کا دشمن۔" وہ خونخوار لہجے میں بولا۔

"باس کا۔" اسنے بمشکل تمام کہا۔ گلا چھ چھ... چھوڑو۔"

"ہاں اب کہو باس کون ہے۔؟ سیاہ پوش نے اسکے گلے پر گرفت ہلکی کرتے ہوئے کہا مگر اب بھی اسکے دونوں ہاتھ اس پوزیشن میں تھے کہ اگر وہ ذرہ بھر بھی اسکی مرضی کے خلاف کچھ کرے تو وہ اسکی گردن توڑ سکے۔

"نن... ناگر..." وہ ہکلا کر بولا۔

"اور کون ہے اسکے ساتھ۔؟ سیاہ پوش نے پوچھا اسکی غراہٹ ایسی ہی تھی جیسے کوئی درندہ غرایا ہو خون خشک کر دینے والی غراہٹ۔

"تت... تین آدمی اور ہیں۔"

"کون کون۔ نام بتاؤ۔" وہ غرا کر بولا۔

"گگ... گگ... گورڈین... شش... شہباز اور... اور پروجر۔"

اسنے ہکلا ہکلا کر جملہ پورا کیا تھا وہ بے حد خوفزدہ لگ رہا تھا۔

"وہ کس منزل پر ہیں۔؟

"سب سے اوپر کی تیسری منزل پر۔"

"کس کمرے میں ہیں۔؟ اسنے گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیکر پوچھا۔

"روشن کمرے کے برابر والے کمرے میں۔"

"روشن کمرے میں کون ہے۔؟"

۔ کک ... کوئی بھی نہیں ۔ ۔ اسنے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

۔ کیا مطلب ۔ اُلو بنانا چاہتے ہو ۔ ؟ وہ گرفت سخت کرتے ہوئے بولا۔

۔ نن نہیں ۔ یقین کرو وہ کمرہ خالی ہے مگر اس میں تمہارے لئے جال بچھایا گیا ہے اور وہ لوگ برابر کے کمرے میں ہیں ۔ ۔

۔ کیا بکواس کر رہے ہو ۔ ؟ وہ غرایا ۔ صحیح بتاؤ ۔ ۔

۔ وہ لوگ دوسرے کمرے میں تمہارے منتظر ہیں جیسے ہی روشن کمرے کو خالی پا کر تم اس میں داخل ہو گے وہ تمہیں دوسرے کمرے سے بھون ڈالیں گے ۔ ۔

۔ اوہ سمجھا ۔ ۔ سیاہ پوش نے کہا ۔ مگر یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ میرا ہی انتظار کر رہے ہیں انہیں کیا معلوم کہ میں کون ہوں ۔ ؟

۔ پتہ نہیں بہرحال انھوں نے مجھے یہاں اسی لئے چھوڑا تھا کہ جو بھی یہاں سے اوپر چڑھنے کی کوشش کرے میں اسے ختم کر ڈالوں ۔ ۔

۔ تمہارا ان سے کیا تعلق ہے ۔ ؟ سیاہ پوش غرایا۔

۔ کرائے کا آدمی سمجھ لو ۔ ۔

۔ کس سے تعلق ہے تمہارا ۔ ؟ وہ خونخوار لہجے میں بولا۔

۔ جیری کے قمار خانے سے تعلق ہے ۔ ۔

۔ نا گرنے جیری سے کتنے آدمی حاصل کئے ہیں ۔ ؟

۔ پتہ نہیں ۔ ۔ اسنے کہا ۔ مجھے تو آج ہی یہاں بھیجا گیا تھا ۔ ۔

۔ ہونہہ ٹھیک ہے ۔ ۔ سیاہ پوش نے کہا پھر اسنے بڑی پھرتی سے اس کا گلا چھوڑ کر دو ہاتھ کنپٹیوں پر رکھے تھے پھر اس سے پہلے کہ اسکے نیچے دبا ہوا شخص کچھ سمجھ سکتا اسنے کنپٹیاں

دبا دیں تھیں فوراً ہی وہ مچھلی کی طرح سے تڑپا اور ساکت ہو گیا سیاہ پوش نے اسے گھسیٹ کر دیوار کے پاس ڈال دیا۔

چند لمحے بعد وہ بڑی تیزی سے گندے پانی کے پائپ کے سہارے اوپر چڑھ رہا تھا اسکا انداز کسی تربیت یافتہ بندر جیسا تھا چند ہی لمحوں میں وہ چھت پر پہنچ گیا اسنے روشن کمرے کی کھڑکیوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش نہیں کی تھی چھت پر پہنچ کر وہ اس طرف بڑھا جس طرف نیچے جانیکے لئے زینے بنے ہوئے تھے۔

زینوں پر بڑی احتیاط سے چلتا ہوا وہ تیسری منزل پر آ گیا یہاں راہداری روشن تھی۔ زیرو پاور کے بلب نے اندھیرا دور کر رکھا تھا وہ اندازے سے اس کمرے کی طرف بڑھا جس کی کھڑکیاں روشن تھیں پھر روشن کھڑکیوں والے کمرے سے کچھ پہلے وہ رک گیا اب وہ اس کمرے کے سامنے تھا جس میں چار آدمیوں کی موجودگی کا علم ہوا تھا۔

اسنے دروازے سے کان لگا دیئے۔ کی ہول کے سامنے وہ دانستہ طور پر نہیں گیا تھا کیونکہ کمرہ تاریک تھا اور راہداری روشن لہذا کمرے میں موجود افراد کو کی ہول روشن نظر آ رہا ہو گا اب اگر وہ کی ہول پر جھکتا تو وہ تاریک ہو جاتا اور اندر والے سمجھ جاتے کہ راہداری میں کوئی موجود ہے اسی لئے اسنے کی ہول کی جگہ کیواڑ سے کان لگائے تھے۔

اندر سے معمولی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ اندر واقعی کوئی موجود تھا ممکن تھا وہ جاگ رہے ہوں سیاہ پوش کچھ سوچتا رہا پھر اسنے منہ سے میاؤں میاؤں کی کئی آوازیں نکالیں اور کھڑے ہو کر دیوار سے چپک گیا اب وہ اپنی میاؤں میاؤں کے ری ایکشن کا منتظر تھا۔

دو لمحے بھی نہیں گزرے تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر سے باہر نکلا اسی لمحے

کمرہ بھی روشن ہو گیا تھا سیاہ پوش گھوما اور اچھل کر اسنے باہر آنیوالے کے پیٹ پر لات ماری وہ منہ سے اوع کی آواز نکالتا ہوا کمر کمرے میں جا گرا۔

سیاہ پوش نے بھی اسی لمحے جست لگائی اور کمرے میں پہنچ گیا اب اسکے ہاتھ میں ریوالور بھی نظر آرہا تھا۔

۔ ہاتھوں کو سروں پر رکھ لو ورنہ چھلنی کر دوں گا۔۔ وہ سائیلنسر لگا ریوالور انکی طرف کر کے اسکی نال سے اشارہ کرتے ہوئے خونخوار لہجے میں بولا۔

۔ کون ہو تم ۔ ؟ ان میں سے ایک نے سیاہ پوش کو گھورتے ہوئے کہا۔ ہاتھ تو ان سب ہی کو سروں پر رکھنے پڑے تھے وہ البتہ فرش پر ہی پڑا رہا تھا جسکے پیٹ پر سیاہ پوش نے لات ماری تھی شاید بیہوش ہو گیا تھا۔

۔ یہی بتانا ہوتا تو چہرے پر نقاب کیوں ہوتی ۔۔ وہ زہریلے لہجے میں بولا۔

۔ سمجھ گیا ۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ تم عمران ہو ۔ ؟ ۔

۔ جو چاہو سمجھ لو ۔۔ سیاہ پوش نے کہا اسکی تیز اور متجسس نگاہیں ان تینوں کو گھور رہی تھیں اور انھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکی نگاہیں جسم کے پار ہوتی جا رہی ہوں نیزے کی انی جیسی چبھن تھی اسکی نگاہوں میں۔

۔ اگر عمران نہیں ہو تو یہاں کیوں آتے ہو ۔ ؟۔ وہ غرا کر بولا۔

تم میں سے صرف ایک زندہ رہے گا۔۔ سیاہ پوش نے اسکی بات نظر انداز کر کے کہا۔

صرف وہ جو مجھے ریما تک پہنچنے کا راستہ بتائے گا ۔۔

۔ کیا ۔ ؟ بیک وقت ان تینوں کے منہ سے نکلا تھا۔

۔ ہاں بقیہ کو میں ابھی زندگی کی حد عبور کرا دوں گا۔۔

"جب تک تم یہ نہیں بتاؤ گے کہ کون ہو ہم کوئی بات نہیں کر سکتے۔" ان میں سے ایک نے کہا۔ "خواہ تم ہم سب ہی کو کیوں نہ گولی مار دو۔"

"میرا چہرہ دیکھ کر تم لوگ زندہ ہی مر جاؤ گے۔"

"کیا تمہارا چہرہ اتنا ہی خوفناک ہے۔" اس نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"وقت کم ہے ورنہ تمہیں بتاتا۔" سیاہ پوش نے چہرے سے نقاب ہٹاتے ہوئے کہا۔ "چہرہ دیکھ لو اس سے کیا فرق پڑے گا۔ موت تو نہیں ٹل سکے گی تمہاری۔"

"عمران۔ تم۔" بیک وقت تینوں کے منہ سے خوفزدہ آواز نکلی پھر انکے چہروں پر تاریکی پھیلتی چلی گئی لگ رہا تھا جیسے انھوں نے عمران کو نہیں حقیقتاً موت کے فرشتے کو دیکھ لیا ہو زردی کھنڈ گئی تھی چہروں پر۔

"ہاں تو تم میں سے کون زندہ رہنا چاہتا ہے۔" عمران ان کو گھورتے ہوئے بولا۔

"تم... تم اوپر کیسے آگئے۔" ان میں سے ایک نے پوچھا اور لبوں پر اسطرح زبان پھیرنے لگا جیسے ہونٹوں کو تر کرنا چاہتا ہو۔

"ناگر جیسا آدمی پوچھ رہا ہے کہ میں اوپر کیسے آگیا۔" عمران غرایا۔

"ہاں۔" ناگر نے کہا۔ "کیونکہ تم عقبی حصے سے تو آ نہیں سکتے۔"

"کیا اس لئے کہ وہاں تمہارا کراٹے کا ٹٹو کھڑا ہوا تھا۔"

"اوہ۔ ہو۔" ناگر کے منہ سے نکلا۔

"بیکار ہے۔" دوسرے نے کہا۔ "مسٹر عمران تم ہمیں مار دو یا زندہ رکھو مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمیں ریما کا پتہ نہیں معلوم۔"

"چلو یہی بتا دو کہ تمہیں کون کنٹرول کرتا ہے مسٹر گورڈین۔"

۔صرف فون پر احکامات ملتے ہیں۔۔گورڈین نے کہا۔

۔میں پتہ جاننا چاہتا ہوں اس آدمی کا جو تمہیں کنٹرول کرتا ہے۔۔عمران نے خونخوار لہجے میں کہا۔صرف دو منٹ کی مہلت ہے اسکے بعد ایک ایک کر کے میں تم لوگوں کو گولی مارتا چلا جاؤں گا۔چلو شروع ہو جاؤ۔۔

مگر وہ خاموش ہی رہے تھے ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولا۔عمران ان کو گزرنیوالے ہر سیکنڈ سے آگاہ کرتا جا رہا تھا دو منٹ پورے ہوتے ہی اسکے ریوالور سے شعلہ نکلا اور ان میں سے ایک آواز نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا گولی نے پیشانی کی ہڈی توڑ ڈالی تھی اور وہاں خون اگلتا ہوا سوراخ بن گیا تھا۔

۔اب صرف ایک منٹ بعد گورڈین کا نمبر آئے گا۔۔عمران نے کہا اور ریوالور کی نال کا رخ رچرڈ کیطرف کر دیا ان دونوں کے چہروں پر زردی کھنڈ گئی تھی اور وہ بار بار تھوک نگلے رہے تھے انکے ہاتھوں سروں پر رکھے ہوئے تھے اور جانتے تھے کہ ذرا سی بھی حرکت انھیں موت کے منہ میں پہنچا دیگی ان کے ایک ساتھی کی موت نے انھیں تبلا دیا تھا کہ عمران ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کرے گا۔

۔مجھے صرف اس آدمی کا نام پتہ بتا دو جو تمہیں کنٹرول کرتا ہے میں تم دونوں کو اسی جگہہ چھوڑ جاؤں گا مسٹر گورڈین اور مسٹر ناگر۔۔عمران نے کہا لہجہ اب بھی نرم نہیں تھا۔

۔یہ تمہارا وعدہ ہے۔؟ ناگر نے کہا۔

۔چپ رہو۔۔گورڈین غرایا۔

۔اچھی بات پر توجہ مت دو مسٹر ناگر۔۔عمران نے کہا۔اپنی جان بچانے کے لئے تمہیں سب کچھ کر گزرنا چاہئے کیونکہ جب جان ہی نہیں ہوگی تو کیا رہ جائے گا۔؟

"اگر اسنے زبان کھولدی اور تم نے اسے زندہ چھوڑ دیا تو مادام اسے کبھی بھی معاف نہیں کریں گی۔"
گورڈین نے غرا کر کہا۔

"میں تمہیں بھی گولی مار دوں گا مسٹر گورڈین۔" عمران غرایا "اس طرح مادام کو اطلاع دینے والا کوئی نہیں رہیگا اور ناگر کی زندگی خطرے میں نہیں پڑیگی۔"

"اس سے کچھ نہیں بنے گا۔" گورڈین نے کہا اور دونوں ہاتھ سر سے ہٹا کر پشت کی جانب کر لئے وہ عمران کو معنی خیز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔؟" عمران نے پوچھا۔

"بہت کچھ۔" گورڈین ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا اور اسنے دونوں ہاتھ گود میں رکھ لئے "جب مادام کو علم ہوگا کہ تم اس آدمی تک جا پہنچے ہو جو ہم سب کا ہیڈ ہے تو وہ سمجھ جائیگی کہ کس نے مخبری کی ہے کیونکہ ناگر کے علاوہ اور کوئی زندہ نہ ہوگا اور سارا شبہ ناگر پر ہی جائے گا کہ تم نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا۔ صرف اس لئے کہ اسنے مخبری کی ہے۔"

"اسکی نوبت نہیں آئے گی۔" عمران نے کہا پھر ناگر سے بولا۔ "بے فکر رہو ناگر میں مادام ریما سے تمہارے تحفظ کا وعدہ کرتا ہوں وہ تمہیں کچھ نہ کہہ سکے گی۔"

"اگر یہ تمہارا وعدہ ہے تو میں سب کچھ بتلا دیتا ہوں۔" ناگر نے کہا۔

"کہو۔" عمران نے کہا "اور کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر کہو۔"

"جو شخص ہمیں کنٹرول کرتا ہے اس کا نام مورلیسن ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ ہمیشہ فون پر ہی حکم دیتا ہے مگر میں اس کا ٹھکانہ جانتا ہوں۔"

"ناگر۔" گورڈین غرا کر بولا۔ "غداری کر کے تم زندہ نہیں رہ سکو گے۔"

"بکومت۔" عمران غرایا تھا پھر ناگر سے بولا۔ "ہاں ناگر تم کہے جاؤ۔"

"وہ سویرا کاٹیج میں رہتا ہے۔" ناگر نے کہا۔

"دہشت پسند لیڈر شیرون کے ساتھ۔" عمران نے پوچھا۔

"ہاں لیکن شیرون آج کل یہاں نہیں ہے اسے مادام ریما نے کہیں اور بھیج دیا ہے کیونکہ اس کے خلاف تم لوگوں کے پاس بہتیرے ثبوت جمع ہو گئے تھے۔"

"موریسن کے ساتھ اور کون کون ہے اور اس کا حلیہ کیا ہے۔؟"

"میں نہیں جانتا کہ موریسن کے ساتھ اور کون کون رہتا ہے۔" ناگر نے موریسن کا حلیہ بتاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ میں صرف ایک بار طلب کئے جانے پر وہاں گیا ہوں۔"

"کیا وہ اس وقت وہاں ملے گا۔؟"

"پتہ نہیں۔" ناگر نے کہا۔ کیونکہ آج ایک میٹنگ ہے اور ہمیں بھی اس میں شرکت کرنی تھی تمہاری آمد سے دس منٹ قبل پیغام ملا تھا۔"

"میٹنگ سویرا کاٹیج میں ہے۔؟"

"نہیں۔" ناگر نے نفی میں سر ہلایا۔ میٹنگ اسکائی کلب میں ہے۔"

"ہے یا تھی۔؟" عمران نے پوچھا۔

"ہے۔" ناگر نے کہا۔ موریسن کے حکم کے مطابق ہمیں تین بجے وہاں جمع ہونا تھا۔"

"کیا ریما بھی اس میٹنگ میں شامل ہے۔؟"

"پتہ نہیں۔" ناگر نے کہا۔ ٹھیک اسی لمحے عمران کی نگاہ گورڈین کے ہاتھ پر پڑی وہ ایک ہاتھ کی انگلی سے دوسرے ہاتھ میں پہنی ہوئی چوڑی بھدی شکل کی انگوٹھی پر ضربیں لگا رہا تھا عمران اس پر توجہ نہ دیتا مگر گورڈین جس انداز میں ضربیں لگا رہا تھا وہ عمران کو چونکا دینے والا تھا

؎ اس دلچسپ اور سنسنی خیز کردار کیلئے پڑھیے پچھلے ناول، دہشت گرد، پتھر کا مجسمہ۔

اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے ٹیلیگراف والے ٹیلیگراف دینے کے لئے مشین کا لیور پکڑ کر ہاتھ کو مخصوص انداز میں حرکت دیتے رہتے ہیں ۔

"کھڑے ہو جاؤ ۔" عمران نے گورڈین سے کہا ساتھ ہی ایک فائر بھی اسکے پیروں پر جھونک مارا گورڈین اچھل کر کھڑا ہو گیا اسکے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

"یہ تم کسے پیغام دے رہے تھے ۔؟" عمران نے غرا کر پوچھا۔

"کیسا پیغام مسٹر عمران ۔" گورڈین نے چونک کر پوچھا۔

"ٹیلیگرافک طریقہ کار کے مطابق ابھی تم کسی جگہ کے لئے پیغام دے رہے تھے۔" عمران نے غرایا۔ بتاؤ تم نے کسے پیغام دیا ہے اور کیا ۔؟

"تم واقعی زندہ رہنے کے قابل ہو مسٹر عمران ۔" گورڈین نے کہا۔ تم سے کسی کی کوئی حرکت چھپی نہیں رہتی حالانکہ پیغام دیتے ہوئے میں یہ سوچ رہا تھا کہ تم اسے میری اضطراری حرکت سمجھ کر نظر انداز کر دو گے اور خیال نہیں کرو گے ۔"

"میں نے اپنی تعریف نہیں پیغام پوچھا ہے ۔"

"میں نے موریسن کو پیغام دیا ہے مسٹر عمران۔" گورڈین نے کہا۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں خطرے میں ہوں ۔"

"کیا اسے علم ہے کہ تم کہاں ہو ۔؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں وہ ہم لوگوں کے بارے میں جانتا ہے کہ ہم اس وقت کہاں ہیں ۔" گورڈین نے کہا۔ یہاں سے ہم چاروں کو جمع ہو کر اسکاٹی کلب جانا تھا ۔"

"ہم ۔" عمران نے سر ہلایا ہی تھا کہ گورڈین نے عمران پر چھلانگ لگا دی مگر عمران ایسے مواقعوں پر ایک لمحے کے لئے غافل نہیں ہوتا تھا اس نے ذرا سا پیچھے ہٹ کر ریوالور کا دستہ

گورڈین کے جبڑے پر دے مارا۔ گورڈین کراہتا ہوا دوسری جانب گرا تھا لیکن خود عمران بھی کھڑا نہیں رہ سکا تھا۔

وہ بھی ایک جھٹکے سے صوفے پر گرا اور وہاں سے صوفے سمیت دوسری طرف لڑھک گیا تھا۔ کیونکہ اسے غافل پاکر ناگر نے اس پر چھلانگ لگادی تھی اور وہ دونوں ہی اٹھ کر عمران پر جھپٹے تھے عمران ابھی سنبھل ہی رہا تھا کہ وہ دونوں اس پر آپڑے۔

عمران ان سے پہلے ہی اٹھ جاتا مگر وہ صوفہ بہت بھاری تھا جسکے الٹنے کے بعد اسکی ٹانگیں دب گئیں تھیں پھر ٹانگیں آزاد کرائی ہی تھیں کہ وہ دونوں اس پر آپڑے تھے عمران کے دونوں ہاتھ حرکت میں آگئے ریوالور والا ہاتھ دوبارہ گورڈین کے خون اگلتے جبڑے پر پڑا اور وہ ایک کریہہ چیخ مار کر فرش پر جا گرا۔

ناگر البتہ اس سے لپٹ پڑا تھا مگر عمران ایک آدمی کے بس کا تو نہیں تھا اسنے ایک جھٹکے سے ناگر کو گورڈین پر اچھال دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا ناگر گورڈین پر گر کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا تھا مگر اس وقت تک عمران سنبھل چکا تھا اس بار جیسے ہی ناگر نے اس پر جست لگائی عمران نے اسے دونوں ہاتھوں پر روکا تھا۔

پھر گھمایا اور دیوار کی طرف دے مارا اب یہ ناگر کی بد قسمتی تھی کہ وہ عقبی گلی میں کھلنے والی دیوار میں لگی ہوئی کھڑکی سے ٹکرایا تھا اور اسے توڑتا ہوا تیسری منزل سے نیچے جا رہا اسکی چیخ بڑی کریہہ تھی مگر عمران کو یقین تھا کہ کسی کی سمجھ میں چیخ کی نوعیت نہیں آسکی ہو گی کیونکہ تیز سیٹیاں بجاتی ہوا نے چیخ کو دبا دیا تھا۔

اسنے گورڈین کی طرف دیکھا وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا عمران کا ریوالور والا ہاتھ اٹھا اور پے در پے دو شعلے ریوالور سے نکلے اور گورڈین اور اس کا دوسرا ساتھی ہمیشہ

کے لئے قید حیات سے آزاد ہو گئے۔

عمران نے ریوالور جیب میں رکھا ہی تھا کہ قدموں کی چاپ سی سنائی دی وہ چونک پڑا بڑی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور آواز کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر اس طرح سر ہلایا جیسے وہ سمجھ گیا ہو۔

آواز قدموں کی چاپ ہی کی تھی آنے والے ایک سے زیادہ تھے اور وہ بڑی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

عمران پلٹا اور کھڑکی سے کارنس پر اتر کر گندے پانی کا پائپ پکڑا اور بڑی تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

ابھی وہ گراؤنڈ فلور سے اوپر ہی تھا کہ اوپر سے اس پر ٹارچ کی روشنی پڑی۔ بڑی تیز روشنی تھی ایسا لگا جیسے دن نکل آیا ہو روشنی کے ساتھ ہی کئی فائر ہوئے تھے مگر عمران کہاں انکی زد میں آتا۔ ؟

اسنے تو روشنی پڑتے ہی چھلانگ لگا دی تھی پھر بیس فٹ کی بلندی سے سڑک پر گرتے ہی وہ اس طرف دوڑ پڑا تھا جس طرف اسنے گاڑی چھوڑی تھی ٹارچ کی روشنی چند لمحے اسی جگہ پڑتی رہی جہاں عمران گرا تھا۔

وہاں دو لاشیں بھی پڑی تھیں شاید اسی وجہ سے روشنی ایک لمحے کے لئے وہاں رکی تھی۔ اور یہی لمحہ عمران کے لئے کافی تھا۔

وہ دوڑتا چلا گیا لیکن ایک لمحے بعد وہ پھر روشنی میں تھا اور خاموش گولیاں اسکے عقب میں زمین سے ٹکرا رہی تھیں عمران نے ایک لمبی جست لگائی اور گولیوں کی رینج سے نکل آیا اب دو قدم کے فاصلے پر اسکی گاڑی موجود تھی۔ پلک جھپکتے میں اسنے یہ فاصلہ طے کیا اور

گاڑی میں بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی حرکت میں لے آیا۔

کمرے میں بزر کی تیز آواز گونجی اور وہ چونک پڑا۔ وہ ایک جوان العمر آدمی تھا بزر کی آواز کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور ایک الماری سے وسیع حیطہ عمل والا ٹرانسمیٹر نکال لیا پھر اسنے ٹرانسمیٹر میز پر رکھ دیا ٹرانسمیٹر سے گھر گھر ٹک ٹک ٹک کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

اسنے ٹرانسمیٹر کا ایک حصہ کسی ڈھکنے کی طرح الگ کر دیا اب اسکی نگاہوں کے سامنے ایک ننھی سی ٹیلی پرنٹر ٹائپ کی مشین تھی جو بڑی تیزی سے ٹائپ کر رہی تھی وہ ہونٹ بھینچے مشین کو حرکت کرتے دیکھتا رہا کبھی کبھی مشین ساکت بھی ہو جاتی تھی لیکن یہ وقفہ ایک آدھ سیکنڈ سے زیادہ کا نہیں ہوتا تھا۔

جوان العمر کے ہاتھ اضطراری طور پر جیب میں چلے گئے پھر جب باہر آئے تو اس میں سگریٹ کیس دبا ہوا تھا اسنے ایک سگریٹ نکال کر سلگائی اور دھیرے دھیرے کش لینے لگا آنکھوں میں گہرے تفکر کی لہریں ابھر آتی تھیں اور وہ بے چینی سے پیغام کے مکمل ہونے کا منتظر تھا ننھی سی ٹیلی پرنٹر مشین بدستور متحرک تھی۔

وہ پیغام ہی تھا اسکے ایک ماتحت کی جانب سے لیکن وہ اسے ٹیلی پرنٹر مشین سے اس وقت تک نہیں نکال سکتا تھا جبتک وہ مکمل نہ ہو جاتا۔ پھر اسکے منہ سے ہلکی سی سانس نکلی اور وہ مشین پر جھک گیا پیغام مکمل ہو گیا تھا اسنے مشین سے کاغذ نکال لیا اور پڑھنے لگا۔

باس مورین کے لئے۔ گورڈینی کی جانب سے . . .

عمران ہم تک پہنچ گیا ہے ناگر غداری پر آمادہ ہے وہ جان بچانے
کے لئے سب کچھ بتا دینا چاہتا...... شہباز مارا جا چکا ہے
اور روجر بیہوش ہے شاید وہ ہمیں بھی زندہ نہیں چھوڑے
گا........ ہم.... خطرے میں...... ہیں
عمران ناگر.... سے پوچھ گچھ...... کر رہا....
ہے.... ناگر نے بتا دیا ہے کہ باس.... کون ہے
ہے.... شاید.... شاید اسے شبہ ہو گیا ہے کہ وہ..
میں..... پیغام..... وہ یقیناً شبہ میں پڑ گیا ہے باس
جو کچھ کرنا ہے.... جلدی.........

اسکے بعد ٹیلی پرنٹر نے چند لمحے صرف ڈیش ڈیش ٹائپ کئے تھے پھر بند ہو گئی تھی جوان العمر کے چہرے پر خونخواری ابھر آئی تھی آنکھوں سے گویا چنگاریاں نکلنے لگی تھیں اسنے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا اور بولنے لگا۔

"نمبر سکس سیون ہیلو نمبر سکس سیون ۔ باس کالنگ اوور۔"

"یس باس سکس سیون ریسیو یور کال۔ آرڈرز۔ اوور۔"

"ناگر، گورڈین اور روجر خطرے میں ہیں وہ اس وقت پوائنٹ سکس والی عمارت میں ہیں شہباز مارا جا چکا ہے اور وہ لوگ بھی موت کے قریب ہیں۔"

"آرڈرز باس۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔

"اپنے ساتھ کچھ آدمی لے کر روانہ ہو جاؤ" مورسین نے کہا۔ وہاں صرف ایک ہی دشمن ملے گا اسے زندہ یا مردہ پکڑ لاؤ۔"

"ایک کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں باس۔"

"وہ اکیلا دشمن ہزار پر بھاری رہتا ہے۔" مورلیسن نے کہا۔ "تم نہیں جانتے کہ عمران کس مصیبت اور کس فتنے کا نام ہے۔؟"

"اوہ سمجھ گیا باس۔" دوسری جانب سے سکس سیون کی آواز آئی۔ "مجھے پوری تیاری سے جانا ہوگا تاکہ اس سے نمٹا جا سکے۔"

"کتنی دیر میں روانگی ہو سکے گی نمبر سکس سیون۔؟"

"صرف پانچ منٹ میں باس۔" سکس سیون کی آواز آئی۔

"تمہیں روانگی کے لئے صرف دو منٹ دیتے جاتے ہیں سکس سیون۔"

"یس باس۔ میں روانہ ہو رہا ہوں۔"

"وہاں پہنچ کر مجھے رپورٹ دینا۔"

"یس باس۔" سکس سیون کا جواب سنتے ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا پھر اس نے دوسری فریکوئینسی ملائی اور کال کرنے لگا۔

"کالنگ ٹوایٹ۔ کالنگ ٹوایٹ۔ باس کالنگ اوور۔"

"یس باس ٹوایٹ ہیر اوور۔" فوراً ہی رابطہ ملا تھا۔

"پوائنٹ سکس پر ہمارے آدمی خطرے میں ہیں ٹوایٹ۔ میں نے سکس سیون کو ادھر روانہ کیا ہے تم بھی روانہ ہو جاؤ۔"

"خطرے کی نوعیت باس۔" ٹوایٹ کی آواز آئی۔

"پوائنٹ سکس پر روجر شہباز گورڈین اور ناگر ہیں وہاں ہمارا بڑا دشمن عمران پہنچ گیا ہے اور وہ سب خطرے میں ہیں اسی لئے سکس سیون کو روانہ کیا ہے۔"

"آل رائیٹ باس میں دیکھتا ہوں۔" ٹوائیٹ کی آواز کے ساتھ ہی موریسین نے رابطہ منقطع کر دیا تھا ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کمرے میں ٹہلنے لگا اب اسکے انداز میں بے چینی تھی وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو مل رہا تھا کبھی کبھی ایک ہاتھ کی مٹھی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر بھی مار لیتا تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد اسکے اضطراب اور بے چینی کا خاتمہ اس وقت ہوا جب ٹرانسمیٹر پہ اشارہ موصول ہوا اسنے بڑی تیزی سے ٹرانسمیٹر آن کیا تھا فوراً ہی سکس سیون کی آواز ابھری۔

"ہیلو سکس سیون رپورٹنڈ ہیلو باس... اوور..."

"ہاں نمبر سکس سیون کیا رہا۔" موریسین نے جلدی سے کہا۔

"وہ فرار ہو چکا ہے باس۔ ہمارے پہنچنے تک وہ وہاں موجود تھا مگر جب ہم کمرے میں داخل ہوتے تو وہ پائپ لائن کے سہارے اتر رہا تھا۔"

"اسے گولی کیوں نہ ماردی تم نے۔" موریسین غرایا۔

"ہم نے اس پر کئی راؤنڈ چلائے تھے باس مگر وہ درحقیقت چھلاوہ ہے ایک گولی بھی اسے نہیں لگ سکی اور وہ ایک کار میں بیٹھ کر نکل گیا۔"

"بہت برا ہوا نمبر سکس سیون۔" اسے بچ کر نہیں جانا چاہیئے تھا۔"

"مجبوری تھی باس ہم نے پوری پوری کوشش کی تھی" سکس سیون نے کہا۔ مگر وہ انسان ہی نہیں ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں وہ تو بھوت ہے چھلاوہ ہے باس۔"

"اب کیا سچویشن ہے۔؟"

"گورڈین روجر اور شہباز کی لاشیں یہاں موجود ہیں باس اور ناگر کو اسنے شاید کھڑکی سے نیچے پھینک دیا تھا کیونکہ کھڑکی ٹوٹی ہوئی ملی ہے اور ناگر کی لاش عمارت کی عقبی گلی میں گوشت کے لوتھڑوں کی شکل میں موجود ہے۔"

"اس کا مطلب ہے وہ پہچانا نہیں جا سکے گا۔؟

"نو باس ۔ البتہ روجر شہباز اور گورڈین کا مسئلہ بات الجھا سکتا ہے ۔"

"ان کے فلیٹ کی تلاشی لے کر اسے آگ لگادو ۔"

"یس باس ۔" دوسری جانب سے کہا گیا اور موریسن نے رابطہ منقطع کر دیا اب وہ ٹوایٹ کی رپورٹ کا منتظر تھا چند لمحے بعد اسکی کال بھی آگئی ۔

"ٹوایٹ رپورٹیڈ باس ۔" دوسری جانب سے کہا گیا ۔ میں ٹھیک وقت پر پہنچ گیا تھا اس وقت وہ عمارت کی عقبی گلی میں موجود تھا ۔"

"آگے کہو ۔" موریسن نے مضطربانہ لہجے میں کہا ۔

"شاید سکس سیون اور اسکے آدمی ان پر اوپر سے فائرنگ کر رہے تھے لہذا میں سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتا تھا کر گزرا ہے اور اب فرار ہو رہا ہے اس لئے جیسے ہی اسکی کار گلی سے باہر نکلی میں اسے تعاقب میں لگ گیا ہوں ۔"

"اسے گلی میں ہی ٹھکانے کیوں نہ لگا دیا ۔؟

"موقع نہیں تھا باس ۔" ٹوایٹ کی آواز آئی ۔ جب تک میں سچویشن کو سمجھوں اس وقت تک اسکی کار کافی دور نکل چکی تھی لہذا مجبوراً تعاقب کرنا پڑا ۔"

"اب وہ تمہاری دسترس میں ہے ۔؟ موریسن نے پوچھا ۔

"یس باس صرف چند گز کا فاصلہ ہے ۔"

"کیا اسے تعاقب کا شبہ نہیں ہو گیا ہو گا ۔؟

"کچھ نہیں کہہ سکتا باس ۔" ٹوایٹ نے کہا ۔ ہوا کا طوفان آیا ہوا ہے اور گہرا اندھیرا ہے اس لئے امکان یہی ہے کہ اُسے تعاقب کا شبہ نہیں ہو سکا ہو گا ویسے بھی میں نے کار کی ساری

لاٹیں بھاری تھی ہیں اور ہوا کا شور آتا ہے راز ہی نہیں آواز دب گئی ہے۔"

"ٹھیک ہے جیسے ہی زد پر آئے اسے اڑا دو۔" موریسن نے ایک ایک لفظ پر زور دیکر کہا۔ "میں اسکا کسی حال میں فرار ہونا برداشت نہیں کروں گا۔"

"جو حکم باس۔" ٹوایسٹ نے کہا۔ "میرے پاس طاقتور بم موجود ہیں اور ایک بم اسکی کار کے لئے کافی ثابت ہوگا دونوں کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔"

"میں کامیابی کی اطلاع کا منتظر ہوں۔" موریسن نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا اسکے چہرے پر گہرے فکر اور پریشانی کے تاثرات تھے اور چہرہ سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

جولیا نے اکتائے ہوئے انداز میں جماہی لی تھی۔ رات کا ڈیڑھ بجنے والا تھا اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس بات کا پتہ کس طرح سے کرے کہ اجمل کوٹھی میں موجود ہے یا نہیں۔؟ دن کا وقت ہوتا تو بے حد سہولت ہوتی مگر یہ رات کا وقت تھا جبکہ چوکیدار کے علاوہ کسی اور کا جاگتا ہوا ملنا ناممکن تھا اور اگر کوئی جاگ بھی رہا تھا تو جولیا کے لئے بیکار تھا۔

وہ جاگنے والے فرد سے براہ راست یہ نہیں پوچھ سکتی تھی کہ اجمل اندر موجود ہے یا نہیں لیکن یہ معلوم ہونا بھی ضروری تھا کہ اجمل کہاں ہے کوٹھی میں یا کوٹھی کے باہر؟ اگر وہ باہر ہے تو اسے کس جگہ ٹریس کیا جا سکتا ہے۔؟

لیکن وہ کس سے یہ معلوم کرتی۔؟ کس سے پوچھتی کہ اجمل کہاں ہے۔ اسکے ذہن میں یہ بھی آیا تھا کہ وہ رانگ نمبر بنا کر فون پر معلومات حاصل کرے مگر اس طرح اس بات کا خدشہ

تھا کہ اجمل چوکنا ہو جاتا۔ پھر۔؟

یہ پھر ہی سوہان روح بنا ہوا تھا اسکے علاوہ اور کوئی ترکیب ذہن میں نہیں آ رہی تھی وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور جولیا اجمل کی کوٹھی کے سامنے کار میں بیٹھی دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی کہ کیسا مکھی مار کام اسکے ذمے لگا ہے۔

دفعتاً دور کہیں کسی کلاک ٹاور نے دو بجائے اور جولیا چونک پڑی نہ صرف چونک پڑی بلکہ اسے سنبھل جانا پڑا تھا کوٹھی کا گیٹ کھولا جا رہا تھا گیٹ کھولنے کا مطلب یہ تھا کہ کوئی کار باہر آنے والی تھی ورنہ کوئی آدمی باہر آتا تو وہ گیٹ کی ذیلی کھڑکی سے بھی باہر نکل سکتا تھا دیکھتے ہی دیکھتے گیٹ کھل گیا۔

گیٹ کھلتے ہی ایک نیلی کار اندر سے نکلی اور مڑ کر دوڑنے لگی جولیا نے ڈرائیونگ سیٹ پر اجمل کو بیٹھے ہوئے صاف طور پر دیکھا تھا اسکے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اسکی یہ مشکل قدرت نے حل کر دی تھی اسنے جلدی سے انجن کو جگایا اور گاڑی آگے بڑھا دی اسنے گاڑی کی کوئی بھی لائٹ روشن نہیں کی تھی ورنہ اس بات کا امکان تھا کہ اجمل اپنے تعاقب سے باخبر ہو جاتا لیکن تاریک گاڑی میں یہ خطرہ کم تھا ہوا بہت تیز تھی اور اسکی آواز۔؟ ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے بہت سی سیٹیاں بج رہی ہوں اور سانپ سرسرا رہے ہوں۔

اجمل کی گاڑی سیدھی دوڑ رہی تھی جولیا نے سوچا کہ اسے ایکسٹو کو اسکی اطلاع دے دینی چاہئیے چند لمحے وہ متذبذب رہی کہ کال کرے یا نہیں پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی کہ جیسے ہی اجمل، کہیں رکا وہ ایکسٹو کو اسکی منزل سے آگاہ کر دیگی۔

مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی اسکی گاڑی ساحل کیطرف جانیوالی سڑک پر دوڑنے لگی جولیا اب اور بھی زیادہ محتاط ہو گئی اسنے فاصلہ کچھ اور بڑھا لیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اجمل اپنے

تعاقب سے آگاہ ہو کر چوکنا ہو جاتے۔ کوئی اہم بات تھی تب ہی ایکسٹو نے اسے رات بھر اجمل کی نگرانی کا حکم دیا تھا۔

دونوں گاڑیاں آگے پیچھے دوڑتی ہوئی ساحل کی طرف بڑھ رہی تھیں پھر جب ساحل پر بنے ہوتے ہٹس اور عمارتوں کی روشنیاں دکھائی دینے لگیں تو اسنے مزید رفتار کم کر دی اب اسکا اور اجمل کا فاصلہ ایک فرلانگ ہو گیا تھا پھر جیسے ہی اجمل کی گاڑی ایک پرائیویٹ سڑک پر مڑی جولیا نے اپنی گاڑی روک دی۔

یہ سڑک پرائیوٹ اسلئے تھی کہ اسکے اختتام پر اسکائی کلب تھا اور یہ سڑک کلب کی انتظامیہ نے بنوائی تھی اور اس سڑک پر چل کر صرف ہوٹل ہی پہنچا جا سکتا تھا جولیا نے گاڑی اسی لئے روکی تھی کہ اگر وہ بھی اسی طرف مڑ جاتی تو اجمل چوکنا ہو جاتا وہ اس وقت تک رکی رہی جب تک اجمل کی گاڑی اسکائی کلب کے پارکنگ میں نہ رک گئی جیسے ہی اسکی ٹیل لائٹ بجھی جولیا حرکت میں آگئی۔

اسنے گاڑی اسی سڑک پر ڈال دی پھر اپنی گاڑی اجمل کی گاڑی کے پاس ہی روکی اور اتر کر ہال کی طرف بڑھی اجمل اسے ہال میں نظر نہیں آیا تھا وہ اندرونی ہال کی جانب بڑھی جیسے ہی ہال میں پہنچی اسکی نگاہ اجمل پر پڑی۔

وہ ایک باوردی ویٹر کے ساتھ ہال کے دوسرے دروازے سے کہیں جا رہا تھا جولیا نے پہلے اسی طرف بڑھنا چاہا تھا مگر اس دروازے پر لگی ہوئی "پرائیوٹ" کی تختی نے اسے روک دیا وہ سیدھی اس میز کی طرف بڑھتی چلی گئی جو خالی تھی اسکے بیٹھتے ہی ویٹر آموجود ہوا تھا اسنے اپنے لئے فش فرائی اور کافی کا آرڈر دیا اور ہال کا جائزہ لینے لگی ہال میں کافی لوگ موجود تھے اور ان میں لڑکیاں بھی تھیں۔

جولیا کچھ سوچ کر اٹھی اور اس طرف بڑھتی چلی گئی جس طرف ٹوائیلٹ کی تختی لگی ہوئی تھی اسکی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں تھا ایک باتھ روم میں گھس کر اسنے بیسن کا نل کھول دیا پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور کال کرنے لگی۔

"کالنگ ایکسٹو کالنگ ایکسٹو۔ جولیا رپورٹیڈ ایکسٹو۔" وہ اس جملے کو بار بار ہلکی آواز میں دوہرا رہی تھی ساتھ ہی اپنی قوت سماعت باتھ روم سے باہر راہداری کیطرف مبذول کر رکھی تھی تاکہ اگر کوئی اس طرف آئے تو وہ بے خبر نہ رہ سکے۔

"ایکسٹو۔ کیا رپورٹ ہے جولی۔؟" چند لمحے بعد ایکسٹو کی آواز آئی۔

"میں اجمل کے تعاقب میں اسکائی کلب تک آ پہنچی ہوں جناب۔" جولیا نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ "وہ کلب کے اس حصے میں گیا ہے جہاں پرائیوٹ کی تختی لگی ہوئی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" دوسری جانب سے ایکسٹو کی آواز آئی۔ "اس حصے میں داخل ہونے کی کوشش کرو تمہیں اجمل کی مصروفیات چیک کرنی ہے۔"

"بہتر جناب۔ میں اس حصے میں جانے کی کوشش کرتی ہوں۔"

"تمہیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ وہاں کیوں آیا ہے۔" ایکسٹو نے کہا۔ "اسکی اس وقت کلب میں آمد کسی اہم مقصد ہی کے لئے ہوگی۔"

"بہت بہتر جناب۔" جولیا نے کہا۔

"محتاط رہنے کی ضرورت ہے جولی کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی کوتاہی ناقابل تلافی نقصان کا باعث بن جائے۔" ایکسٹو نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔" جولیا نے کہا۔ "میں پوری تیاری سے آئی ہوں۔"

"اوکے۔" دوسری جانب سے آواز کے ساتھ ہی رابطہ منقطع کر دیا گیا تھا جولیا

لے ٹرانسمیٹر آف کر کے لباس میں رکھا اور دونوں ہاتھ پانی سے بھگوتے پھر پرس سے رومال نکالا اور بیسن کا نل بند کر کے باتھ روم سے نکل آئی مگر باتھ روم سے نکل کر ایک قدم بھی نہیں بڑھا پائی تھی کہ دائیں بائیں دو سمتوں سے ریوالور کی نالیں اسکی پسلیوں سے آلگیں ساتھ ہی ایک کتے جیسی غراتی آواز بھی سنائی دی تھی۔

"زندگی چاہتی ہو تو جو کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو۔"

"کیا چاہتے ہو اور کون ہو تم لوگ۔؟ جولیا نے غرا کر کہا۔

"جو بھی ہیں تمہارے سامنے ہیں اور جو چاہتے ہیں اس کا پتہ ابھی تمہیں لگ جائیگا۔" کتے جیسی غراہٹ والے نے کہا اور جولیا کے اعصاب تن گئے۔

"اسکی تلاشی لیکر ٹرانسمیٹر اور ریوالور نکال لو۔" دوسرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" کتے جیسی غراہٹ والے نے کہا پھر ایک ریوالور کی نال جولیا کی پسلی سے ہٹ گئی اور وہ سامنے آگیا۔ اسکی غراہٹ ہی کتے جیسی نہیں تھی بلکہ اسکے جبڑے کی بناوٹ بھی ایسی ہی تھی کہ جولیا چونک پڑی اسے دیکھ کر بے ساختہ جولیا کے ذہن میں کسی بھیڑیئے کا تصور ابھرا تھا دانت نکوستے ہوئے بھیڑیئے کا تصور۔

اسنے جولیا کی تلاشی لینے کے لئے ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے ہی تھے کہ جولیا حرکت میں آگئی اسنے کتے جیسی غراہٹ والے کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو پکڑ کر پوری قوت سے جھٹکا دیا اور وہ کسی وزنی بورے کی طرح اچھل کر اپنے دوسرے ساتھی سے ٹکرا گیا اور دونوں تلے اوپر ڈھیر ہو گئے۔

جولیا نے اچھل کر سینڈل کی ٹھوکر ریوالور والے کے جبڑے پر ماری اور بجلی کیطرح ایک طرف سرک گئی۔

ریوالور والے کے منہ سے غراہٹ نکلی تھی اسنے بڑے جنونی انداز میں اپنے اوپر سے اٹھتے ہوئے اپنے ساتھی کو دھکا دیا تھا پھر وہ اٹھا ہی تھا کہ کتے جیسی غراہٹ والے کی پھیلی ہوئی ٹانگوں سے الجھ کر دوبارہ فرش بوس ہو گیا۔

جولیا کے لئے موقعہ اچھا تھا وہ یہاں سے نکل کر ہال میں پہنچ سکتی تھی یا پھر وہ بالکنگ سے جا کر گاڑی میں راہ فرار اختیار کر سکتی تھی مگر اس طرح وہ ایکسٹو کا دیا ہوا حکم پورا نہیں کر پاتی وہ خود کو ناا ہلوں میں شمار نہیں کرانا چاہتی تھی لہذا اسنے فرار ہونیکے بجائے ان دونوں کو ٹھکانے لگا دینا بہتر سمجھا تھا اسنے دوبارہ آگے بڑھ کر ریوالور والے کی کھوپڑی پر ضرب لگائی۔

اسکے منہ سے گندی سی گالی نکلی تھی لیکن اتنی دیر میں کتے جیسی غراہٹ والا کھڑا ہو گیا تھا اور اسنے جیب سے ایک چوڑے پھل والا خنجر نکال لیا تھا پھر اسنے خنجر کی میان فرش پر ڈالدی اور جولیا کی طرف بڑھا۔

اس کا انداز بے حد خونخوارانہ تھا جولیا اپنی جگہہ جم کر کھڑی ہو گئی نگاہیں اس کے خنجر والے ہاتھ پر جمی ہوتی تھیں جیسے ہی جولیا نے محسوس کیا کہ اب وہ حملہ کرنے والا ہے وہ بجلی کی طرح کوند کر فضا میں اچھلی اور اسکی فلائینگ کک خنجر والے کے چہرے پر پڑی دوسرے ہی لمحے وہ اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔

جولیا فرش پر گر کر اس طرح اٹھی جیسے اسپرنگوں نے اچھال دیا ہو مگر اسکی پھرتی بھی اسے ریوالور والے کے وار سے نہیں بچا سکی اس کا ریوالور والا ہاتھ جولیا کے شانے سے ٹکرایا تھا اور جولیا کو محسوس ہوا جیسے اسکے شانے میں کسی نے آگ لگا دی ہو۔

وہ لہرا کر دوبارہ فرش پر جا گری ٹھیک اسی لمحے ریوالور والے نے اس پر چھلانگ لگا دی جولیا نے اسے ہاتھوں پر روکا تھا پھر وہ اسکے اس ہاتھ کو موڑنے کی کوشش کرنے لگی جس میں سائلینسر

ریوالور دبا ہوا تھا وہ کوشش کر رہا تھا کہ نال کا رخ جولیا کی طرف کر کے ٹرائیگر دبادے جبکہ جولیا اس کوشش کو ناکام بنانے کی جد و جہد کر رہی تھی۔

دفعتاً اسنے ایک جھٹکا دیا اور نال کا رخ جولیا کی طرف کر کے ٹرائیگر دبا دیا ٹھس کی آواز کے ساتھ ہی جولیا کی کراہ وہاں گونجی تھی پھر سر سے بہنے والا خون چہرے پر پھیلتا چلا گیا۔ سرخ سرخ جیتا جیتا گرم گرم خون۔

عمران نے کار کو بیک کئے بغیر حرکت دی اور مین روڈ کی طرف دوڑاتا چلا گیا گولیاں چنگاریاں بکھیرتی ہوئی گلی کے فرش سے ٹکرا رہی تھیں مگر وہ اب انکی پہنچ سے دور نکل آیا تھا۔ مین روڈ پر آتے ہی اسنے گاڑی کو تیزی سے دوڑا دیا تھا اب لمحہ بہ لمحہ وہ اس جگہ سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جلد ہی اس کا تعاقب شروع کر دیا جائے گا ناگر کے فلیٹ تک پہنچنے والے بے وقوف تو نہیں تھے۔

انھوں نے اوپر جانیکے علاوہ نیچے بلڈنگ کے سامنے بھی کسی کو چھوڑا ہوگا اور اس کے فرار کے بعد اب وہ اسکے تعاقب میں آ رہے ہونگے ... ٹرانسمیٹر پر ایک لمحے میں اسکی پوزیشن بلڈنگ کے اگلے حصے میں موجود افراد کو بتلا دی گئی ہوگی۔

وہ ان سے الجھنا نہیں چاہتا تھا اس لئے نہیں کہ وہ بزدل ہو گیا تھا یا وہ انکی تعداد سے مرعوب تھا۔ بلکہ ان سے نہ بھڑنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ جلد از جلد مورسین تک جا پہنچے مورسین جوان کا ہیڈ تھا۔

پتہ نہیں گورڈین نے ٹیلیگرافک زبان میں کسے اور کیا بتایا تھا۔؟ اتنا ہی بتایا تھا جتنا اسنے عمران کے سامنے دوہرایا تھا یا اس سے زیادہ۔؟

اگر اسنے یہ بتا دیا تھا کہ ناگر نے زبان کھولدی ہے اور لاسکائی کلب کی نشاندہی کردی ہے تو اسکائی کلب میں اسکا داخل ہونا آسان ثابت نہ ہوتا وہ لوگ پہلے سے ہوشیار ہو کر اسکی وہاں آمد کے منتظر ہوتے اور وہاں اس کا ٹکراؤ بہت زیادہ خوفناک ہوتا لہذا وہ چاہتا تھا کہ انکے ہوشیار ہونے سے پہلے اسکائی کلب پہنچ جاتے۔

مگر یہ جب ہی ممکن تھا جبکہ وہ ان لوگوں سے بھرے نیویچھا چھڑا لیتا اور اسکے لئے اسے جلد از جلد اس جگہ سے دور نکل جانا تھا اپنی دانست میں کافی دور نکل آنیکے بعد اسنے عقب میں دیکھا مگر گہری تاریکی کے باعث وہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ عقب میں کوئی موجود ہے یا نہیں۔؟

ہوا کا شور اتنا تھا کہ وہ عقب میں اگر کوئی گاڑی آرہی تھی تو اسکے انجن کی آواز بھی نہیں سن سکتا تھا لہذا یقین سے کہنا مشکل تھا کہ عقب میں کوئی موجود ہے یا نہیں اس جگہ سٹریٹ لائٹ بھی بجھی ہوئی تھیں۔

ورنہ اسٹریٹ لائٹ کی روشنیاں ہی تعاقب سے آگاہ کردیتیں اسنے گردن جھٹکی اور گاڑی کی رفتار بڑھا دی اس وقت خود اس پر خون سوار تھا وہ ایک ایک کرکے زیرولینڈ کے لئے کام کرنیوالوں کو ختم کردینا چاہتا تھا۔

ریما جو کچھ چاہتی تھی اس کا توڑ اسکے نزدیک یہی تھا۔ پہلے وہ اس لئے اسکے پیچھے پڑی ہوئی تھی کہ وہ اس سے الیکٹرو فائر حاصل کرنا چاہتی تھی۔ پھر جب اسنے الیکٹرو فائر حاصل کرلیا تو عمران انسان کو پتھر بنا دینے والی مشین پش فائر حاصل کرچکا تھا مگر اس مشین میں لگے ہوئے بگ کے ذریعے ریما سائنٹیکو مینشن سے پش فائر حاصل کرکے نکل گئی تھی مگر اسی

دوران عمران نے الیکٹرو فائر دوبارہ حاصل کر لیا تھا اور اسکے ساتھ ہی انکی ایک اہم مشین بھی حاصل کی تھی۔

اسی لئے وہ اسکے ملک سے فرار نہیں ہوئی تھی اور اب یاسمین اور مارٹن کی پشت پناہ بکر سامنے آئی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ ریما کا پتہ صاف کر کے وہ مارٹن ریما اور زیر ولینڈ کے لئے کام کرنے والے تمام افراد کا خاتمہ کر دے تاکہ وہ لوگ ایک لمبے عرصے تک اسکے ملک کا قصد نہ کر سکیں۔

اسی لئے اسنے ناگر گورڈین شہباز اور روجر کو موت کے منہ میں دھکیل دیا تھا اور اب مورلین کیطرف بڑھ رہا تھا جہاں کسی اہم میٹنگ کی اطلاع ناگر نے دی تھی وہ سوچتا رہا اور گاڑی دوڑاتا رہا۔

نگاہیں ونڈسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ ہوا اسکی چاروں طرف دیوانوں کی طرح چیختی چنگھاڑتی دوڑ رہی تھی طوفان آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا مگر اسکے ذہن میں اس سے بڑا طوفان تھا۔

دفعتاً وہ چونکا عقب نما میں اسنے کسی کار کا ہیولا دیکھا تھا اسنے چونک کر عقب میں دیکھا وہ ایک کار ہی تھی اور اسکی کار کی طرح اسکی بھی ساری لائٹیں بند تھیں اور وہ اسکی گاڑی سے آگے نکلنے کی سر توڑ کوشش کر رہی تھی عمران کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اسنے گاڑی کی ساری لائٹیں روشن کر دیں۔

اس طرح وہ دوسری گاڑی میں موجود لوگوں کا جائزہ لینا چاہتا تھا روشنی ہوتے ہی عمران نے ایک آدمی کا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکلتے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ کیا ہونیوالا ہے اس آدمی کے باہر نکلے ہوئے ہاتھ میں کوئی سیاہ سی چیز تھی جسے اسنے بڑی تیزی سے عمران کی

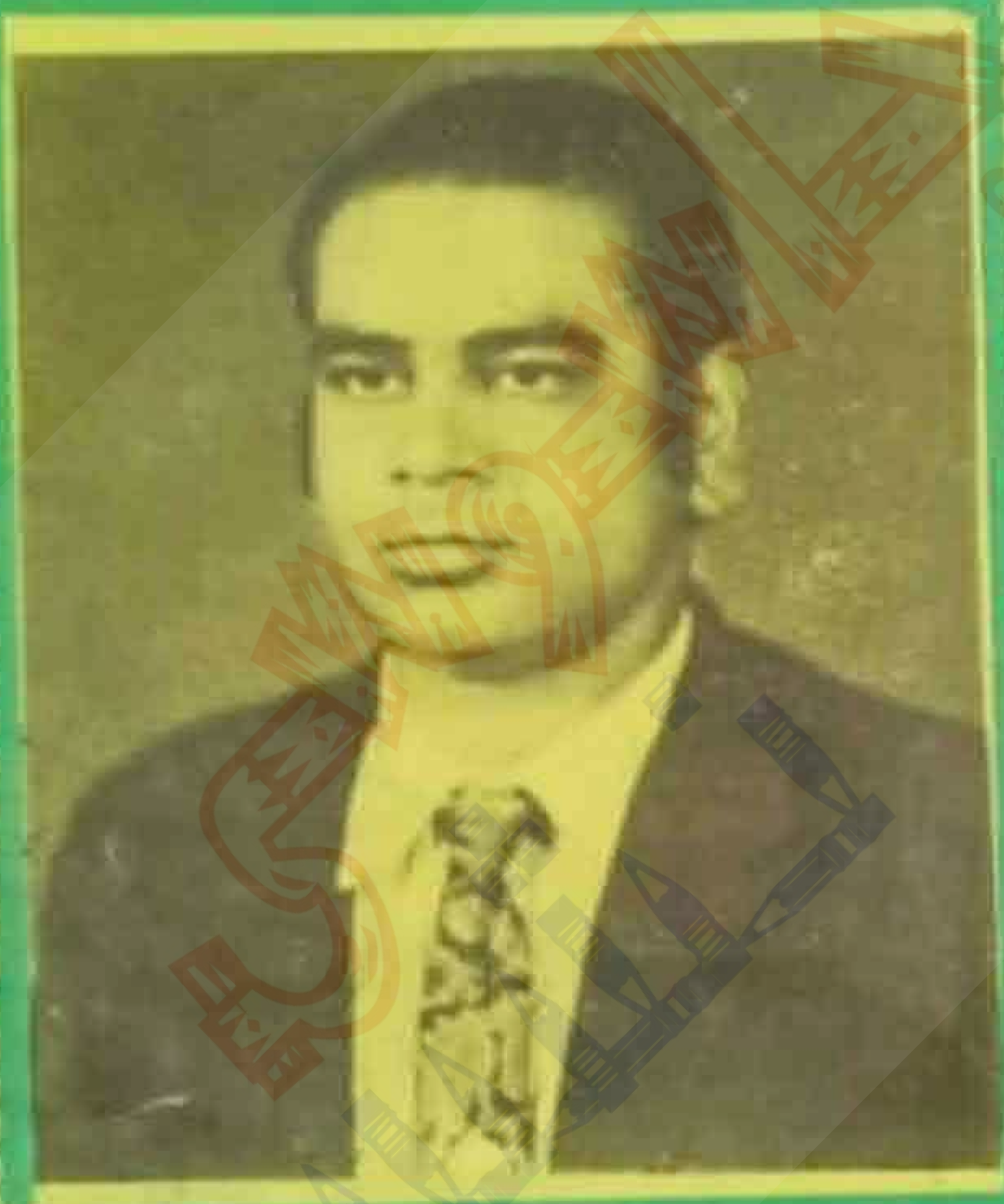
گاڑی کی طرف اچھال دیا۔

ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور عمران کی گاڑی کے پرخچے اڑ گئے اس کا جلتا ہوا ڈھانچہ اڑ کر سڑک کے کنارے کھڑی ہوئی دوسری گاڑی پر گرا تھا پھر وہ گاڑی بھی شعلوں کی لپیٹ میں آگئی چند لمحوں بعد پھر دھماکہ ہوا اور دوسری گاڑی کے ساتھ ہی عمران کی گاڑی کا بچا کچا حصہ بھی ٹکڑوں میں بٹ کر فضا میں بکھر گیا۔

" ختم شد "



ڈاکٹر حامد حسن، ممتاز علی کیانی، عقیل قریشی
محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین
ساگر زمان، ناصر محمود بلوچ



جاسوسی نشست

